Titas®
FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

BAPUJI®
GOODNESS OF HEALTH
باپوجی کیک
ہمیشہ استعمال کریں • ذائقہ سے بھرپور
نیو ہوڑہ بیکری (باپوجی کیک) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Pages-08 ● 133:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Tuesday, 19th May 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۷ھ بمطابق یکم ذی الحجہ ● منگل، ۱۹ مئی ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کی غنڈوں کو سخت سرزنش

ڈرا دھمکا کر پیسہ وصولی اور کٹ منی بالکل نہیں چلے گی

کولکاتا، 18 مئی: مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے شہر میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو دیکھتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے والوں کو سخت سرزنش کی، جب اتوار کو پارک سرکس میں احتجاج کے دوران دس پولس عملہ اور تین سی آر پی ایف جوان زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اس ہنگامے کے سلسلے میں 40 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ بنگال کا موازنہ کشمیر سے کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں اب پولس اور سیکورٹی افسروں پر پتھراؤ کا سلسلہ ختم ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں اس قسم کی پتھر بازی بنگال میں بھی بند ہونی چاہیے۔ بنگال میں کچھ لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ان کے خلاف حکومت کوئی کارروائی نہیں کرسکتی ہے لیکن انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ اب پولس والوں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ سخت ترین اقدامات کریں۔ پارک سرکس کے سیون پوائنٹ میں تلجلا میں بلڈوزر چلنے کے واقعہ کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا جہاں دو غیر قانونی عمارتوں کو حکام نے بلڈوزر کی مدد سے جزوی طور پر توڑ دیا

(باقی صفحہ 5 پر)

بنگال میں 7 واں پے کمیشن کمیٹی کی تشکیل

انتظار کی گھڑیاں ختم، ملازمین کے چہرے پر ہنسی

کولکاتا، 18 مئی: مغربی بنگال کے تمام سرکاری ملازمین بشمول اساتذہ کے لیے خوشخبری۔ آخر کار، مغربی بنگال میں ساتواں تنخواہ کمیشن تشکیل دیا جارہا ہے۔ اس وعدے کا ذکر بی جے پی کی ایک تجویز میں کیا گیا تھا۔ اب ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں اسے منظوری دے دی گئی ہے۔ سوموار کو، کابینہ کی میٹنگ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کی قیادت میں نبنو میں ہوئی۔ اجلاس میں پانچ ارکان موجود تھے۔ ساتویں پے کمیشن کی تشکیل ریاستی سرکاری ملازمین، بورڈز، کارپوریشنز، لوکل باڈیز اور تعلیمی اداروں کے تنخواہوں کے ڈھانچے پر نظر ثانی کے لیے کی گئی تھی۔ واضح ہو کہ مغربی بنگال کے سرکاری ملازمین طویل عرصے سے ساتویں پے کمیشن کا انتظار کر رہے ہیں۔ پے کمیشن کے نفاذ کے بعد تمام ملازمین کو تنخواہ میں اضافہ ملے گا۔ نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر بلدیات اگنی مترا پال نے کہا کہ ریاست کے سرکاری ملازمین، بورڈز، کارپوریشنوں، مقامی اداروں اور تعلیمی اداروں کے تنخواہ کے ڈھانچے پر نظر ثانی کے لیے ساتویں پے کمیشن کی تشکیل کو منظوری دی گئی ہے۔ تاہم، کابینہ نے زیر التواء مہنگائی الاؤنس (DA) کی ادائیگی پر کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ بی جے پی نے انتخابات سے پہلے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کردیا ہے۔ ساتویں تنخواہ کمیشن کا نفاذ بی جے پی کے منشور میں شامل تھا۔ بی جے پی نے انتخابی مہم کے دوران بار بار اس پے کمیشن کی تشکیل کا ذکر

(باقی صفحہ 5 پر)

سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دیں گے، پیار سے مانیں گے تو ٹھیک ورنہ سخت طریقہ اپنائیں گے: یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنؤ، 18 مئی: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ عبادت گاہوں یا شفٹ میں نماز ادا کریں، ورنہ حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملے پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں عوامی سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دی جائے گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ لوگ اگر بات چیت اور قانون سے مان جائیں تو بہتر ہے، ورنہ حکومت سخت طریقہ اپنانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔

لکھنؤ میں ایک پروگرام کے دوران گفتگو کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ان سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کیا اتر پردیش میں اب سڑکوں پر نماز نہیں ہوتی؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ریاست میں سڑکوں پر نماز قطعی طور پر نہیں ہونے دی جاتی۔ ان کا کہنا تھا کہ سڑکیں آمد ورفت کے لیے ہوتی ہیں، انہیں کسی بھی صورت میں بند یا متاثر نہیں ہونے دیا جاسکتا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی مقام پر نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو لوگ شفٹ میں نماز ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت

(باقی صفحہ 5 پر)

یکم جون سے انا پورنا بھنڈار جاری ہوجائے گا

بلا امتیاز 3000 روپئے اکاؤنٹ میں آجائیں گے

کولکاتا، 18 مئی: اقتدار میں آنے پر وعدہ کیا جاچکا تھا کہ انا پورنا بھنڈار ملنے لگے گا۔ سوموار کو دوسری کابینہ میٹنگ میں وزیر اگنی مترا پال نے اس کی توثیق کردی۔ یکم جون سے انا پورنا بھنڈار جاری ہوجائے گا۔ اب یہ کن کن کو ملے گا کیسے درخواست کرنے ہوں گے اس کی تفصیلات بھی انہوں نے دیدی۔ سرکار بن جانے کے 9 دن بعد ہی سوموار کو بھاجپا سرکار کی دوسری کابینہ میٹنگ بیٹھی۔ اس ضروری میٹنگ میں ساتواں پے کمیشن سے شروع کرکے مذہبی پروہت، امام و موذن کو ادا کرنے والی یک

(باقی صفحہ 5 پر)

عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت نہ دیے جانے سے سپریم کورٹ برہم، عدالت عظمیٰ کو اپنے ہی فیصلے پر اعتراض!

نئی دہلی، 18 مئی: سپریم کورٹ نے پیر کے روز اپنے ہی اس فیصلے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جس میں 2020 کے دہلی فسادات کے ملزم عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کردیا گیا تھا۔ اس وقت عدالت عظمیٰ نے نارکو ٹیرر (منشیات کی دہشت گردی) معاملے میں ملزم جموں و کشمیر کے سید افتخار اندرابی کو ضمانت دی تھی اور طلبا لیڈر خالد اور شرجیل کو ضمانت نہ دیئے جانے پر عدم اتفاق کا اظہار کیا تھا۔

یو اے پی اے اور این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات کے تحت الزامات کا سامنا کررہے اندرابی کو رہا

(باقی صفحہ 5 پر)

مندر یا مسجد نہیں چاہیے، اسپتال چاہیے: بھوج شالا پر ہائی کورٹ کے فیصلے پر مسلمانوں کا ردعمل

بھوپال، 18 مئی: 15 مئی کو، ہائی کورٹ کی اندور بنچ نے مدھیہ پردیش کے دھار میں بھوج شالا کمپلیکس کے بارے میں ایک فیصلہ جاری کیا۔ عدالت نے اے ایس آئی کی 98 دن کی سروے رپورٹ کو برقرار رکھا اور بھوج شالا کمپلیکس کو ہندو مندر قرار دیا۔ عدالت نے اسے دیوی سرسوتی (واگ دیوی) کے لیے وقف ایک مقام قرار دیا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد مقامی مسلم کمیونٹی کی جانب سے ردعمل سامنے آنا شروع ہوگیا ہے۔ انہوں نے عدالت کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہاں مندر یا مسجد بنانے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

(باقی صفحہ 5 پر)

شادی بیاہ، تہوار اور خوشی کے موقع پر
گپتا برادرس
کے لذیز مٹھائیوں کیلئے تشریف لائیں
مکھلاوا، کاجو برفی، لڈو اور خالص گھی سے بنے ذائقہ دار مٹھائی

اب پیش خدمت ہے
گپتا برادرس
کے ذائقہ دار ساؤتھ انڈین کھانے / ڈش نارتھ انڈین کھانے، پنیر پلاؤ
نان، ریتا، مکس Veg ورائٹی وغیرہ اس کے علاوہ چائنیز آئیٹم، نوڈلس اور ذائقہ دار چاٹ بھی
Gupta Brothers
Tathastu
Multi Cuisine Restaurant
Fresh Fruits, Dry Fruits, Corporate & Wedding Gift Hampers & Fast Foods
22, Bally Gunj park Road, Kolkata 700019
Phone No:- 033 22878815 / 033 22831025 Mobile No:- 9007080943 / 9903400758

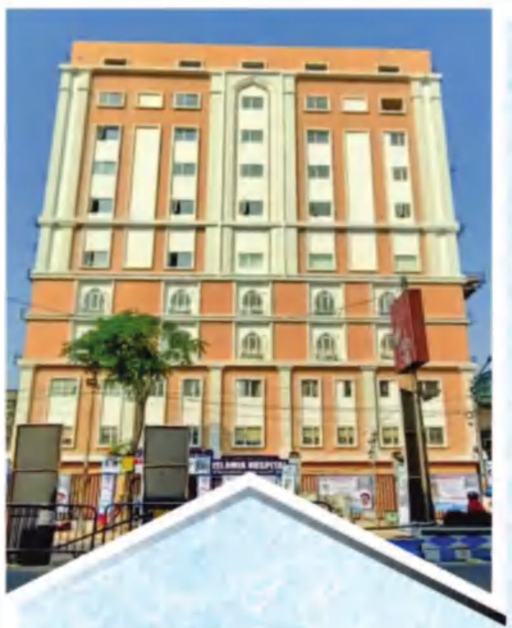
IH
ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سپر اسپیشلیٹی اسپتال
73- چترنجن ایوینیو، کولکاتا- 700012
A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)
DEPARTMENT AVAILABE
• GENERAL MEDICINE
• CHEST MEDICINE
• DIABETIC
• DIABETIC FOOT CARE
• CARDIOLOGY
• SURGERY (GENERAL & LAP)
• GASTROENTEROLOGY
• NURSERY
• ORTHOPAEDIC
• UROLOGY
• GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
• NEUROLOGY & NEUROSURGERY
• NEPHROLOGY
• CANCER SURGERY
• CANCER MEDICINE
• PAEDIATRICS
• DENTISTRY
• OPHTHALMOLOGY
• ENT
• DERMATOLOGY
• PLASTIC SURGERY
سواستھ ساتھی کارڈ قبول کیا جاتا ہے
PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)
• PATHOLOGY • DIALYSIS • CT SCAN • X-RAY • ECG
• ECHOCARDIOGRAPHY • ENDOSCOPY • PHYSIOTHERAPY • ULTRASONOGRAPHY WITH • COLOUR DOPPLER
24x7 EMERGENCY SERVICE
FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

Aawami news
Kolkata
Tuesday, 19th May 2026
Also published from Ranchi & Patna

Suburb & Dist.
مضافات واضلاع

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل، ۱۹/ مئی ۲۰۲۶ء

شبھیندو ادھیکاری نے وعدے کے مطابق پہلا 'جنتا دربار' منعقد کیا

کولکاتا: 18 مئی (عوامی نیوز سروس) عوامی مطالبات اور ان کی شکایات کو سننے اور ان کے مطابق حل کرنے کے لیے، مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی بار یہاں ریاستی پارٹی ہیڈ کوارٹر میں پیر کو اپنا پہلا 'جنتا دربار] منعقد کیا۔

شبھیندو ادھیکاری، جنہوں نے 9 مئی کو ریاست کے پہلے بی جے پی چیف منسٹر کے طور پر حلف لیا، نے باقاعدہ ''جنتا دربار'' (عوامی سماعت) سیشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جیسا کہ بی جے پی کے کئی دیگر وزرائے اعلیٰ کچھ دیگر ریاستوں میں کرتے ہیں، پارٹی ذرائع نے بتایا۔ طلباء اور بزرگ شہریوں سمیت عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے نئے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بات چیت میں حصہ لیا اور اپنی شکایات کو جلد از جلد حل کرنے کے لیے پیش کیا۔

دوسروں کے درمیان، اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ ریاست میں باقاعدگی سے 'جنتا دربار' منعقد کرتے ہیں، جب کہ بہار کے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے بھی اپنے دور میں اس طرح کی لوگوں کی سماعتوں کا اہتمام کیا۔

دریں اثنا، مغربی بنگال بی جے پی نے X پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ریاست میں ''ڈبل انجن'' حکومت نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے پہلے ہفتے - 9 مئی سے 16 مئی تک کئی بڑے فیصلے اور اقدامات کیے ہیں۔

TMC" کے تحت مغربی بنگال 15 سالوں میں جو کچھ نہیں کر سکا، ڈبل انجن حکومت نے اپنے پہلے ہی ہفتے میں دکھانا شروع کر دیا ہے۔ یہ نیا مغربی بنگال اور حقیقی حکمرانی کی رفتار ہے،" انہوں نے کہا۔

تاہم، پچھلے ہفتے کے شروع میں شبھیندو ادھیکاری نے اعلان کیا تھا کہ وہ یکم جون سے 'جنتا دربار' کا انعقاد کریں گے، تاکہ شہریوں سے براہ راست بات چیت کی جا سکے اور باقاعدہ عوامی سماعت کے سیشنوں کے ذریعے عوامی شکایات سن سکیں۔

ریاستی انتظامیہ کے ذرائع کے مطابق، اس پروگرام کو حکومت اور عوام کے درمیان براہ راست رابطے کے پلیٹ فارم کے طور پر ڈیزائن کیا جا رہا ہے، جس سے شہریوں کو شہری مسائل، انتظامیہ، عوامی خدمات، اور سرکاری محکموں سے متعلق شکایات وزیر اعلیٰ اور سینئر حکام کے سامنے پیش کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

عہدیداروں نے کہا کہ اب سے 'جنتا دربار' سیشن ہر ہفتے ایک یا دو بار منعقد کیے جانے کا امکان ہے، وزیر اعلیٰ ہر سیشن کے دوران لوگوں سے بات چیت کرنے میں تقریباً دو گھنٹے گزارتے ہیں۔

سماعت کے دوران موصول ہونے والی شکایات پر فوری جواب اور فالو اپ کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے اہم محکموں کے سینئر بیوروکریٹس کے بھی موجود رہنے کی توقع ہے۔

اس اقدام کی تیاریاں فی الحال انتظامی سطح پر جاری ہیں۔ محکمے مبینہ طور پر شکایات کے اندراج کے نظام، ہجوم کے انتظام، پنڈال کے انتظامات، اور رابطہ کاری کے طریقہ کار پر کام کر رہے ہیں تاکہ اگلے مہینے پروگرام کے باقاعدگی سے شروع ہونے کے بعد ہموار کام کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس اقدام کو بی جے پی حکومت کی ریاست میں اقتدار میں آنے کے بعد مغربی بنگال میں زیادہ قابل رسائی اور شہریوں پر مبنی طرز حکمرانی کو پیش کرنے کی وسیع تر کوشش کے ایک حصے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

سیاسی مبصرین نوٹ کرتے ہیں کہ اسی طرح کی شکایت کے ازالے کے پلیٹ فارم پہلے سے ہی بی جے پی کی حکومت والی کئی ریاستوں میں کام کررہے ہیں۔ اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ باقاعدگی سے 'جنتا دربار' کے اجلاس منعقد کرتے ہیں جہاں شہری براہ راست انتظامیہ کے سامنے شکایات پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کے پبلک آؤٹ ریچ پروگرام مدھیہ پردیش میں بھی سرگرم ہیں، جب کہ اوڈیشہ 'جنا سنائی' کے نام سے شہریوں کی سماعت کا طریقہ کار چلاتا ہے۔

غیر متوقع ملاقات کے بعد بہت سے شہریوں نے راحت اور امید کا اظہار کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ان کی روزمرہ کی شہری اور انتظامی شکایات جیسے ملازمتوں کے مطالبات کو اعلیٰ قیادت کے ذریعے براہ راست سنا جانا ایک اہم تبدیلی ہے۔

سینئر بی جے پی لیڈر جیسے سابق ایم پی لوکیٹ چٹرجی نے اس پہل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ چیف منسٹر کے پہلے ''جنتا دربار'' نے فوری اثر کیا۔ چیف منسٹر کا عوام سے براہ راست رابطہ اور ان سے خطاب قائدین کو قابل رسائی بنانے اور مسائل کو حل کرنے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ بات چیت کے دوران، شبھیندو ادھیکاری نے اس بات پر زور دیا کہ نئی حکومت کا مقصد بنگالی ثقافت کو سب سے آگے بحال کرنا ہے۔ یہ بات حاضرین کے ساتھ سختی سے گونج اٹھی، جنہوں نے محسوس کیا کہ ان کی ریاست اور روایات کو پہلے دبا دیا گیا تھا۔

کچھ نوجوان بیروزگاروں نے بھی وزیر اعلیٰ سے اپنی حالت زار کا اظہار کیا اور فوری ازالے کا مطالبہ کیا۔ ایک بے روزگار نوجوان نے کہا کہ ''وزیر اعلیٰ نے ہماری بات تحمل سے سنی اور ہم سے وعدہ کیا کہ وہ ہمارے مسائل کو دیکھیں گے اور حل کریں گے۔ یہ بالکل غیر متوقع تھا۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم ذاتی طور پر وزیر اعلیٰ کو اپنی حالت زار بیان کر سکیں گے''، ایک بے روزگار نوجوان نے کہا۔

آر جی کار ہسپتال معاملہ میں وزیر اعلیٰ نے ہیلتھ سکریٹری نارائن سوروپ کو ضروری طلب کیا

کولکاتا:18 مئی (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے ہیلتھ سکریٹری نارائن سوروپ نگم کو فوری سمن جاری کیا ہے۔ وہ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی حالت کو بہتر بنانے کے مقصد سے پہلے ہی کئی ہدایات جاری کر چکے ہیں۔ ان اقدامات کے بعد، صحت کے سکریٹری نارائن سوروپ نگم نے آج سواستھ بھون میں ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ تاہم، رپورٹس بتاتی ہیں کہ جب میٹنگ جاری تھی، اسے اچانک نبنو (ریاستی سکریٹریٹ) میں فوری طور پر طلب کیا گیا۔ درحقیقت، یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ نارائن سوروپ اپنی میٹنگ کے درمیان مؤثر طریقے سے وزیر اعلیٰ شبھیندو سے ملاقات کے لیے نبنو پہنچے۔ تاہم اس سمن کی اچانک نوعیت کے حوالے سے سوالات اٹھنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ خاص طور پر اہم ہے کہ آر جی کار ہسپتال تنازعہ کے تناظر میں ہیلتھ سکریٹری پر متعدد الزامات لگائے گئے تھے۔ مشتعل جونیئر ڈاکٹروں نے انہیں ہیلتھ سکریٹری کے عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ کیا وزیر اعلیٰ اس سلسلے میں ایکشن لینے پر غور کررہے ہیں؟ شدید قیاس آرائیاں اس امکان کو گھیر رہی ہیں۔

ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد، R.G. کار ہسپتال ریپ کیس ایک بار پھر شدید بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ کیس کی فائلیں دوبارہ کھول دی گئی ہیں۔ ان پیشرفتوں کے درمیان، ریاستی حکومت نے کولکاتا کے سابق پولس کمشنر ونیت گوئل (موجودہ اے ڈی جی، انٹیلی جنس برانچ)، اس وقت کی ڈپٹی کمشنر (سنٹرل) اندرا مکھرجی (موجودہ اسپیشل سپرنٹنڈنٹ، سی آئی ڈی) اور اس وقت کے ڈپٹی کمشنر (نارتھ) ابھیشیک منڈنگ افسر (ای ایف آر) کو معطل کر دیا ہے۔

مزید برآں ان کے خلاف محکمانہ انکوائری کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں، وزیر اعلیٰ شبھیندو کی طرف سے ہیلتھ سکریٹری کو جاری کیے گئے فوری سمن جو سابق وزیر اعلیٰ سے قریبی تعلقات کے لیے مشہور ہیں، نے بہت سارے سوالات کو جنم دیا ہے۔

اس کے باوجود، صحت کے سکریٹری نے پہلے ہی میدان میں آکر ریاست کے صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہفتہ کی آدھی رات کو، اس نے شہر بھر کے پانچ بڑے سرکاری ہسپتالوں کا ''سرپرائز وزٹ'' کیا۔

جمعہ کو ایس ایس کے ایم اسپتال میں چیف منسٹر شبھیندو ادھیکاری کی میٹنگ کے صرف 72 گھنٹوں کے اندر، نارائن سوروپ نے ذاتی طور پر دورہ کیا اور شہر کے اسپتالوں کے حالات کا معائنہ کیا۔ تاہم، اس فعال کردار میں ان کا مشاہدہ کرتے ہوئے، بہت سے لوگوں نے طنزیہ تبصرے پیش کیے ہیں، جس سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سیکرٹری صحت حکومت میں تبدیلی کے تناظر میں محض ''ڈیمج کنٹرول'' کی کوشش کررہے ہیں۔

اس مہینے سے تمام مذہب پر مبنی اسکیمیں روک دی گئیں
اماموں، مؤذنوں اور پجاریوں کو مزید الاؤنس نہیں ملیں گے

کولکاتا: 18 مئی (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال حکومت نے مذہبی وابستگی کے لحاظ سے درجہ بندی کی تمام اسکیموں کو بند کردیا ہے۔ یہ اعلان خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر اگنی مترا پال نے پیر کو کابینہ کی میٹنگ کے بعد کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ان اسکیموں کے تحت امداد رواں ماہ کے لیے فراہم کی جائے گی، لیکن یہ اگلے ماہ سے مکمل طور پر بند ہو جائے گی۔ اس دن غیر واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے، اگنی مترا نے اعلان کیا، ''محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ساتھ ساتھ محکمہ اقلیتی امور اور مدرسہ تعلیم کے زیر انتظام امدادی اسکیمیں جو کہ مذہبی درجہ بندی پر مبنی ہیں، بند کردی جائیں گی۔ وہ اس مہینے تک جاری رہیں گی۔ تاہم، ان کو روکا جارہا ہے، اگلے ماہ سے مؤثر طریقے سے جاری کیا جائے گا۔ اس معاملے کے بارے میں مختصر تفصیل جاری نہیں کی جائے گی۔

انتخابات سے پہلے بی جے پی نے ''بھتہ نہیں، بھات'' کا نعرہ لگایا تھا۔ اپنے منشور میں ''لوٹس بریگیڈ'' نے روزگار پیدا کرنے اور اچھی حکمرانی کو ترجیح دینے کا عہد کیا۔ اس راستے پر قائم رہتے ہوئے اگنی مترا نے یہ بڑا اعلان نئی حکومت کے قیام کے صرف نو دن بعد کیا۔ چیف منسٹر شبھیندو ادھیکاری کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، خواتین اور بچوں کی ترقی کے وزیر نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کئی اہم اعلانات کیے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ''محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ساتھ ساتھ محکمہ اقلیتی امور اور مدرسہ تعلیم کے زیر انتظام امدادی اسکیمیں جو کہ مذہبی درجہ بندی پر مبنی ہیں، بند کردی جائیں گی۔'' نتیجتاً، یہ بڑے پیمانے پر خیال کیا جاتا ہے کہ ائمہ، مؤذن اور پجاریوں کے ماہانہ الاؤنسز جو کہ اصل میں ممتا کے دور میں متعارف کرائے گئے تھے، کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ بنگال میں ترنمول کی حکومت کے دوران، بی جے پی نے ''مطمئن کرنے کی سیاست'' پر تنقید کرتے ہوئے حکمران جماعت پر الزام لگایا کہ وہ ان الاؤنسز کو سیاسی ''ہتھیار'' کے طور پر استعمال کی۔ اس وقت کی حزب اختلاف کی پارٹی نے بارہا دلیل دی تھی کہ ریاست کی اقتصادی ریڑھ کی ہڈی ''فریبی کلچر'' کے بوجھ تلے دب رہی ہے۔ اب، اس موقف کے مطابق، حکومت نے مذہب کی بنیاد پر ''امتیازی'' سمجھی جانے والی تمام اسکیموں کو بند کرکے ایک اصلاحی قدم اٹھایا ہے۔

پچھلی ریاستی حکومت کے سماجی بہبود کے اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، پجاریوں، اماموں، اور مؤذنوں کو 1,500 کا ماہانہ الاؤنس فراہم کیا گیا تھا۔ حال ہی میں اس سال کے مارچ میں، ممتا بنرجی کی قیادت والی حکومت نے اس الاؤنس میں 500 کا اضافہ کیا تھا، جس سے اماموں، مؤذنوں اور پجاریوں کے لیے ماہانہ وظیفہ کو بڑھا کر 2,000 کردیا گیا تھا۔ تاہم، یہ اسکیم کافی تنازعات کا شکار رہی تھی۔ اپوزیشن کیمپ جس نے ممتا حکومت کے خلاف مسلسل اپنی آواز اٹھائی تھی، اس پر خوشامد کی سیاست میں ملوث ہونے کا الزام لگایا تھا - نے اقتدار سنبھالنے کے بعد، مذہب پر مبنی تمام اسکیموں کو بند کرنے کی کارروائی شروع کردی ہے۔

دیگھا سے دارجلنگ تک، لمبی دوری کی سرکاری بسوں میں بھی مفت سفر
شبھیندو کی زیر قیادت حکومت کا خواتین کیلئے ایک بڑا اعلان

کولکاتا:18 مئی (عوامی نیوز سروس) خواتین کا طویل فاصلہ کی سرکاری بسوں میں سفر اب مکمل طور پر مفت ہوگا۔ ریاستی وزیر اگنی مترا پال نے یہ اعلان نبنو میں منعقدہ نو منتخب حکومت کی دوسری کابینہ میٹنگ کے بعد کیا۔ بی جے پی نے پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر ریاست میں اقتدار میں آیا تو خواتین سرکاری بسوں میں مفت سفر کر سکیں گی۔ تاہم، اس بارے میں کچھ الجھن تھی کہ آیا یہ فائدہ لمبی دوری کی بسوں کو بھی ملے گا۔ آج اس معاملے سے خطاب کرتے ہوئے، ریاستی وزیر برائے بلدیات اور شہری ترقی، جن کے پاس خواتین اور بچوں کی ترقی کا قلمدان بھی ہے، نے واضح کیا کہ خواتین واقعی طویل فاصلے کی سرکاری بسوں میں بھی بغیر کسی کرایہ کے سفر کرسکیں گی۔

یکم جون سے ریاست بھر کی تمام خواتین سرکاری بسوں میں مفت سفر کی سہولت حاصل کرسکیں گی۔ دوسرے لفظوں میں ریاست میں خواتین کو اب بس سے سفر کرتے وقت کوئی کرایہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے، ایک بس مسافر دیبناتھ نے کہا کہ نئی حکومت کا یہ فیصلہ خواتین کے لیے بہترین ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ انہیں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

خواتین کے لیے بس کرایہ پر حکومت کے فیصلے کے بارے میں بائیں بازو کے رہنما سوجن چکرورتی نے نشاندہی کی کہ ریاست میں اس وقت سرکاری بسوں کی کافی تعداد نہیں ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ نئی حکومت کو اس لیے پہلے سرکاری بسوں کے بیڑے کو بڑھانے کے اقدامات کو ترجیح دینی چاہیے۔ تاہم، ایک پریس کانفرنس کے دوران، اگنی مترا نے بتایا کہ سرکاری بسوں کے بیڑے کی توسیع کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ بہر حال، وزیر نے ذکر کیا کہ حکومت کئی الیکٹرک بسیں متعارف کرانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ ریاستی اسمبلی انتخابات سے پہلے، بی جے پی نے اپنے منشور میں خواتین کو بااختیار بنانے اور ترقی کے لیے متعدد وعدے کیے تھے۔ ریاست میں حکومت بننے کے صرف نو دن بعد انتظامیہ نے خواتین سے کیے گئے دو اہم وعدوں کو پورا کیا ہے۔ اب سے خواتین نہ صرف مقامی روٹس پر بلکہ لمبی دوری کی بسوں میں بھی بغیر کرایہ کے سفر کرسکیں گی۔ مزید برآں، اگنی مترا نے آج 'انا پورنا بھنڈار' اسکیم کے حوالے سے ایک بڑا اعلان کیا۔ انا پورنا بھنڈار اسکیم کے فوائد یکم جون سے دستیاب ہوں گے۔ اس اسکیم کے لیے کون اہل ہوگا، اس حوالے سے عوام میں کچھ ابہام پیدا ہو گیا تھا۔ وزیر نے آج اس معاملے کی بھی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے پہلے 'لکشمی بھنڈار' اسکیم کے تحت فوائد حاصل کیے ہیں وہ 'انا پورنا بھنڈار' اسکیم سے 3,000 کی ادائیگی حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ مزید برآں، ان لوگوں کے لیے جلد ہی ایک وقف پورٹل شروع کیا جائے گا جو پہلی بار اس اسکیم کے لیے درخواست دینا چاہتے ہیں۔

کولکاتا کا درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ کو چھو سکتا ہے

کولکاتا:18 مئی (عوامی نیوز سروس) ابر آلود آسمان، شام ہوتے ہی تیز ہواؤں کے ساتھ موسلا دھار بارش برسے گی۔ نیتجتاً، مئی کے پہلے دو ہفتوں کے دوران، درجہ حرارت معمول کی سطح سے نمایاں طور پر نیچے چلا گیا۔ جب کہ سائیکلونک سرکولیشنز اور کم پریشر کے نظام کے مشترکہ اثرات نے ماہِ بیساکھ کی شدید گرمی سے مہلت دی، جس لمحے جیشٹھ کا مہینہ شروع ہوا، شدید گرمی نے اپنی موجودگی کا احساس دلانا شروع کر دیا۔ بارشیں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہو چکی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق رواں ہفتے گرمی اور اس سے منسلک تکلیف دونوں میں شدت آنے والی ہے۔ اس وقت، کولکاتا میں درجہ حرارت 36°C اور 37°C کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ جنوبی بنگال کے زیادہ تر اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36°C سے 38°C تک رہنے کا امکان ہے۔ مغربی اضلاع میں اس ہفتے درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب رہنے کی توقع ہے۔ اگرچہ کولکاتا میں بارش کا امکان نہیں ہے، لیکن جنوبی بنگال کے کئی دیگر اضلاع میں بارش کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔ اگلے دو دنوں کے دوران پرولیا، بانکوڑہ، مشرقی اور مغربی بردوان، بیر بھوم، مرشد آباد، ہگلی اور شمالی 24 پرگنہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ تاہم محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ اگر بارش ہوتی ہے تو بھی جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں گرمی کی وجہ سے ہونے والی تکلیف برقرار رہے گی۔

ہوڑہ میں تبدیلی کے 'بلڈوزر' نے غیر قانونی ڈھانچے کو منہدم کر دیا

ہوڑہ: 18 مئی (عوامی نیوز سروس) غیر قانونی تعمیرات کے خلاف بلڈوزر مہم اب ہوڑہ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد اور وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی ڈھانچوں کو انہدام کا کام فی الحال ریاست کے مختلف علاقوں میں جاری ہے۔ پیر کی سہ پہر، ہوڑہ میونسپل کارپوریشن نے ہوڑہ کے چٹرجی ہاٹ علاقے میں سرت چٹرجی روڈ پر واقع ایک زیر تعمیر عمارت کو گرانے کا کام شروع کیا۔ بتایا گیا ہے کہ جب تین منزلہ عمارت کی تعمیر کی اجازت دی گئی تھی، اس جگہ پر چھ منزلہ ڈھانچہ تعمیر کیا جارہا تھا۔ اسی وجہ سے میونسپل کارپوریشن نے عمارت کو گرانے میں پہل کی۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے علاقے میں مرکزی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ ریاست میں حکومت بنانے کے بعد سے، نو منتخب بی جے پی انتظامیہ نے غیر قانونی تعمیرات کے حوالے سے ''زیرو ٹالرینس'' کی پالیسی اپنائی ہے۔ نتیجتاً ریاست کے مختلف حصوں میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف انہدامی مہم شروع ہوگئی ہے۔ اب ہوڑہ میونسپل کارپوریشن نے اسی پالیسی کو اپنے دائرہ اختیار میں لاگو کرنا شروع کر دیا ہے۔ پیر کی سہ پہر، میونسپل اہلکار مرکزی فورسز کے اہلکاروں اور ایک بلڈوزر کے ہمراہ سرت چٹرجی روڈ پر پہنچے۔

اس کے بعد 27 سرت چٹرجی روڈ پر واقع زیر تعمیر عمارت کو گرانے کا کام شروع ہوا۔ عمارت کے اندر سے انہدام کا کام کرنے کے لیے کارکنان داخل ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ زمین کے مالک کا نام بشنوپا دتہ ہے۔ پنکج دتہ نامی ایک رئیل اسٹیٹ ڈویلپر بشنوپدا دتہ کی اصل رہائش گاہ کو منہدم کرنے کے بعد اس جگہ پر فلیٹ تعمیر کر رہا تھا۔ ان فلیٹس کی تعمیر نو ماہ قبل شروع ہوئی تھی۔ بشنوپا دتہ کے پاس زمین کے اس پلاٹ پر تین منزلہ عمارت بنانے کے لیے ضروری اجازت نامے تھے۔ تاہم، الزامات سامنے آئے کہ اس کی بجائے چھ منزلہ عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔

ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد ریاستی حکومت نے ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کو غیر قانونی عمارتوں کو منہدم کرنے کی واضح ہدایات جاری کیں۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہوڑہ میونسپل کارپوریشن نے فوری طور پر چھ غیر قانونی ڈھانچوں کی نشاندہی کی جنہیں فوری طور پر مسمار کرنے کی ضرورت تھی۔

اس کے مطابق اب ان عمارتوں میں سے پہلی عمارت کو گرانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں 2022 اور 2026 کے درمیان تعمیر کیے گئے تقریباً 600 ایسے غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ ڈھانچے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

فرہاد حکیم منظر سے اوجھل، راکیش سنگھ سرگرم ...... پورٹ اسمبلی میں نئی بحث

کولکاتا:18 مئی (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پورٹ اسمبلی حلقے میں حالیہ انتخابات کے نتائج کے بعد سیاسی ماحول میں غیر معمولی صورتِ حال دیکھنے میں آ رہی ہے، جہاں کامیاب امیدوار فرہاد حکیم کی خاموشی اور شکست خوردہ امیدوار راکیش سنگھ کی مسلسل عوامی سرگرمیوں نے علاقے میں بحث چھیڑ دی ہے۔

انتخابی نتائج کے مطابق ترنمول کانگریس کے امیدوار فرہاد حکیم نے مبینہ طور پر مسلم ووٹوں کے مضبوط حمایت کے ساتھ مسلسل چوتھی مرتبہ اسمبلی کی نشست حاصل کی۔ تاہم نتائج کے بعد سے ان کی سیاسی سرگرمیاں محدود دکھائی دے رہی ہیں اور وہ نہ صرف عوامی مقامات بلکہ اپنے دفتر میں بھی کم ہی نظر آ رہے ہیں، جس پر مختلف حلقوں میں سوالات اٹھ رہے ہیں۔

دوسری جانب بی جے پی امیدوار راکیش سنگھ، جو ماضی میں 2016 اور 2021 کے انتخابات میں بھی شکست کا سامنا کر چکے ہیں، شکست کے باوجود مسلسل عوام کے درمیان سرگرم ہیں۔ وہ مختلف علاقوں میں روڈ شو اور عوامی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، جس سے سیاسی فضا میں ان کی موجودگی نمایاں دکھائی دے رہی ہے۔

4 مئی کو انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد پورٹ اسمبلی کے کئی علاقوں میں غیر معمولی خاموشی اور تناؤ کی کیفیت بھی دیکھی گئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ صورتحال اس وقت مزید نمایاں ہوئی جب کامیاب امیدوار اور ان کی ٹیم منظر سے غائب ہوگئی، جبکہ مخالف امیدوار اور ان کے کارکن مسلسل متحرک رہے۔

اس دوران راکیش سنگھ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عام شہریوں کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے مطابق نئی سیاسی صورت حال میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کسی پر دباؤ ڈالنے کی اجازت دی جائے گی۔

انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ ہفتے میں دو دن فتح پور علاقے میں ''جنتا دربار'' منعقد کریں گے، جہاں عام لوگ اپنے مسائل کے ساتھ براہ راست ان سے رجوع کر سکیں گے۔ ان کے مطابق وہ عوامی مسائل کے حل کے لیے اپنی طرف سے ہر ممکن مدد فراہم کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ کسی پارٹی سے نکل کر ان کے ساتھ آنا چاہیں گے، انہیں نہیں لیا جائے گا، تاہم کسی بھی قسم کی زبردستی یا شکایت کی صورت میں فوری کارروائی کی جائے گی۔

خیال رہے کہ گزشتہ روز بھی راکیش سنگھ نے گارڈن ریچ کے فتح پور بازار سے ایک جلوس نکالا، جو پہاڑ پور روڈ سے ہوتا ہوا کچی سڑک موڑ پر ایک عوامی میٹنگ کی شکل اختیار کر گیا۔ اس موقع پر انہوں نے ایک بار پھر عوام کو یقین دہانی کرائی کہ بی جے پی عوامی مفاد کو ترجیح دے گی اور پوری توانائی اسی سمت میں صرف کرے گی۔

سیاسی مبصرین کے مطابق ایک طرف کامیاب امیدوار کی خاموشی اور دوسری طرف شکست کے باوجود مخالف امیدوار کی مسلسل سرگرمی علاقے کی سیاست میں نئی بحث کو جنم دے رہی ہے۔

حکومتی ہدایات کے بعد صدیوں پرانی مویشی منڈی ویران، الام بازار کے تاجروں نے کہا، ہمیں شدید مالی نقصان پہنچا ہے

بیر بھوم:18 مئی (عوامی نیوز سروس) ایک بار، جیسے ہی ہفتہ کی صبح ہوتی، الام بازار کے سکھ بازار میں صدیوں پرانی مویشی منڈی سرگرمی سے زندہ ہو جاتی۔ دور دراز سے تاجر آتے تھے - مویشیوں کو ٹرک، وین یا پیدل لے جایا کرتے تھے۔

منڈی کے میدان بیچے مویشیوں کی قطاروں، سودے بازی اور خریداروں اور بیچنے والوں کے ہجوم سے بھرے ہوئے۔ اس علاقے کے ہفتہ وار تہوار کی روح کو مجسم نظر آتے تھے۔ تاہم، وہ مانوس منظر اب ماضی کی بات ہے۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد، حکومتی پابندیوں نے الام بازار کے سکھ بازار مویشی منڈی کو عملی طور پر ویران کر دیا ہے۔ ان حکومتی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ اب ضلع بھر کی مویشی منڈیوں پر کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سوریہ پرتاپ یادو نے کہا، ''سرکاری ہدایات کی تعمیل میں، صرف درست دستاویزات رکھنے والوں کو ہی کاروبار کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ دفعات دوسروں پر لاگو نہیں ہوں گی۔ تمام بازار کی کارروائیاں سخت نگرانی میں کی جائیں گی، حکومتی ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔ ضلع بھر کے مختلف حصوں میں واقع بازاروں کی نگرانی کو نمایاں طور پر تیز کر دیا گیا ہے۔'' مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ جانوروں کی نقل و حمل، صحت کے معائنے اور ضروری دستاویزات کی لازمی شرط کے حوالے سے سخت ہدایات جاری ہونے کے بعد تاجروں نے عارضی طور پر منڈی کا دورہ کرنا بند کر دیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سی بی آئی اور ای ڈی نے پہلے اس منڈی سے مرشد آباد کے راستے بنگلہ دیش میں مویشیوں کی اسمگلنگ کے الزامات کی تحقیقات شروع کی تھیں۔ انوبرت منڈل کو بعد میں اس کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اب، وہ صدیوں پرانی مارکیٹ مکمل طور پر بند ہے۔ قربانی کا تہوار (عید الاضحیٰ) تیزی سے قریب آ رہا ہے۔ اس تہوار کے دوران، گائے کے گوشت کی مانگ اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے، اور مویشیوں کو عام طور پر پریمیم قیمتوں پر خریدا اور فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود، الام بازار میں سکھ بازار جانوروں کی منڈی، جو جنوبی بنگال میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا بازار ہے، مکمل طور پر بند ہے۔ تاجروں کا الزام ہے کہ کسی بھی ممکنہ بدامنی کو روکنے کی کوشش میں انتظامیہ نے اس ہفتہ بازار کو فی الحال بند رکھنے کی غیر سرکاری ہدایت جاری کی ہے۔ اس کے باوجود، تاجر اور انتظامی اہلکار دونوں اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ جانوروں کی یہ تاریخی منڈی، بذات خود، غیر قانونی نہیں ہے۔

پوربی ریلوے

ٹنڈر نوٹس نمبر: ای ایل/ایچ ڈبلیو ایچ/21/25 (نوٹس)/757، بتاریخ: 15.05.2026
کھلا ای-ٹنڈر مطلوب ہے بذریعہ ڈویژنل ریلوے منیجر، پوربی ریلوے، ہوڑہ، نئی ڈی آر ایم بلڈنگ، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ-711101 سے مندرجہ ذیل الیکٹریکل کام کے لئے۔
سلسلہ نمبر 1: ٹنڈر نمبر: ای ایل-ایچ ڈبلیو [illegible] 3617-21-25 [illegible] 13,28,53,031.00 [illegible] 8,14,300.00 [illegible] 3818-21-25 [illegible] 5,53,36,075.00 [illegible] 4,26,700.00 [illegible] 29.05.2026 [illegible] 15.00 [illegible]
www.ireps.gov.in
HWH-67/2026-27
www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in
Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

پوربی ریلوے

ٹنڈر نوٹس نمبر: ای ایل ڈی-125- ڈبلیو سی-او ٹی 44A-25، بتاریخ: 13.05.2026
ای ٹنڈر نوٹس مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر (ٹی آر ڈی)، پوربی ریلوے، ہوڑہ، نئی آر ڈی ایم بلڈنگ، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ-711101 سے ٹنڈر [illegible] 1,89,07,411.70 [illegible] 3,78,100.00 [illegible] 05.06.2026 [illegible] 15.00 [illegible]
www.ireps.gov.in
HWH-77/2026-27
www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in
Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ایس-ای-ریلوے- ٹنڈر

[illegible] 15.05.2026 [illegible] 700043 [illegible] 1,97,36,879.52 [illegible] 3,94,700 [illegible] 08.06.2026 [illegible] 15.00 [illegible]
www.ireps.gov.in
(PR-181)

پوربی ریلوے

ای ٹنڈر نوٹس نمبر: ای ایل ڈی 300 - ڈبلیو سی-6-27-2026، بتاریخ: 14.05.2026
ای ٹنڈر نوٹس مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر، ٹی آر ڈی، سیالدہ، پوربی ریلوے، کنٹرول بلڈنگ، پہلی منزل، ڈی آر ایم آفس، قیصر اسٹریٹ، کولکاتا-700014 سے مندرجہ ذیل کام [illegible] 4,90,08,096.00 [illegible] 9,80,200.00 [illegible] 18.06.2026 [illegible] 15.00 [illegible]
www.ireps.gov.in
SDAH-46/2026-27
www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in
Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

زیروٹالرینس، وزیر اعلیٰ شبھیند و نے ادارہ جاتی بدعنوانی اور'کٹ منی' کی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دی

کولکاتا: 18 مئی (عوامی نیوز سروس) بی جے پی حکومت بدعنوانی کے خلاف زیروٹالرنس کی پالیسی پر قائم ہے۔ وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے ادارہ جاتی بدعنوانی اور 'کٹ منی' (غیر قانونی کمیشن) کے عمل کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیشن کلکتہ ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس بسواجیت باسو کی قیادت میں تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کمیٹی میں جے رامن بھی شامل ہیں، جو ایک اعلیٰ درجہ کے افسر ہیں جو آئی پی ایس کے عہدے پر فائز ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ یہ تحقیقاتی کمیٹی یکم جون سے اپنا کام شروع کرے گی۔ بدعنوانی کے خلاف اس فیصلہ کن قدم کو انتہائی اہم قرار دیا جارہا ہے۔

آج پیر کو صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے کہا کہ چیف سکریٹری اور ہوم سکریٹری اس کمیٹی کو تمام ضروری مدد فراہم کریں گے۔ ریاستی پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) کمیٹی کے ذریعہ درخواست کردہ کسی بھی دستاویزات کو پیش کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ پریس کانفرنس کے دوران وزیر اعلیٰ نے امید ظاہر کی کہ اس کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق آئندہ 30 دنوں میں مناسب کارروائی کی جائے گی۔ شبھیند وادھیکاری نے مزید واضح پیغام پہنچایا کہ، جہاں قابل اطلاق ہو، پولس بی این ایس (بھارتیہ نیا سنہتا) کے متعلقہ سیکشنز کے تحت ایف آئی آر (پہلی معلوماتی رپورٹس) درج کرے گی۔ مزید برآں، انہوں نے کہا کہ کمیٹی چوری شدہ اثاثوں کی بازیابی کے مقصد کے ساتھ غلط استعمال شدہ فنڈز کی پگڈنڈی کی مکمل چھان بین کرے گی۔ اس دن، محض ادارہ جاتی بدعنوانی کے خلاف ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کرنے اور 'کٹ منی' کے علاوہ، وزیر اعلی شبھیند و ادھیکاری نے ریاست کے اندر خواتین کے خلاف جرائم کی تحقیقات کے لیےایک نئی کمیٹی کی تشکیل کے لیے ہدایات بھی جاری کیں۔ یہ کمیٹی کلکتہ ہائی کورٹ کی ریٹائرڈ جسٹس سمپتی چٹرجی کی قیادت میں تشکیل دی گئی ہے۔ آئی پی ایس افسر دمیانتی سین بھی اس کمیٹی میں تفتیش کار کے طور پر کام کریں گے۔ غور طلب ہے کہ انتخابی مہم کے دوران، امت شاہ اور وزیر اعظم نریندر مودی جیسے لیڈروں نے بار بار 'کٹ منی' اور 'سنڈیکیٹ راج' (منظم بھتہ خوری) کے مسائل اٹھائے جو مبینہ طور پر اس وقت کی ترنمول حکومت کے تحت چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے بنگال کے لوگوں سے یہ عہد کیا کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو ان کا بنیادی مقصد 'کٹ منی' اور بدعنوانی کی حکومت کو ختم کرنا ہوگا۔ حکومت کی تشکیل کے بعد گزشتہ پیر کو کابینہ کا پہلا اجلاس ہوا۔ اس میٹنگ کے دوران وزیر اعلیٰ شبھیند و نے اعلان کیا تھا کہ ادارہ جاتی بدعنوانی اور خواتین کے خلاف جرائم سے متعلق الزامات کو زیر بحث لایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے یہاں تک کہ بدعنوانی کے خلاف مکمل زیرو ٹالرنس کی پالیسی کا اعلان کیا اور "کٹ منی" کی۔ اس پس منظر میں اب ادارہ جاتی بدعنوانی، 'کٹ منی' اور خواتین کے خلاف تشدد کی تحقیقات کے لیے دو الگ الگ انکوائری کمیشن تشکیل دیے گئے ہیں۔

☆

بنگال میں قومی تعلیمی اصول کی تجدید کاری

تعلیمی اداروں کو شوبھندو کا سخت پیغام

کولکاتا،18 رمئی: حکومت تبدیل ہوتے ہی قومی تعلیمی اصول میں بھی بدلاؤ آگیا۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو نے سرکاری تعلیمی بندوبست کو نکھارنے کے لئے ایک بڑے اعلان کا موجب بنے۔ اتنا ہی نہیں بنگال کے سبھی پرائیویٹ اسکولوں کو بھی سختی سے ساتھ لیا۔ سوموار کو دھن دھنیا کے وسیع ہال میں مدھیا مک۔ ہائر سکنڈری کے طلبا و طالبات کو ان کی بڑی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس ریاست میں بھاجپا نے عنان حکومت سنبھال لیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ یہاں قومی تعلیمی اصول کو بھی نافذ کردیا گیا ہے۔ قومی تعلیمی اصول کو لے کر جو معاہدہ ہوا ہے اس کے دو سے اس بات ریاست میں پی ایم شری ودیالیہ کے زیر اثر سبھی بلاک میں کم سے کم ایک اسکول کو اس اسکیم سے جوڑنے کا ہدف لیا گیا ہے۔ ملک میں تعلیمی بندوبست کے تحت ریاست کے سرکاری اسکولوں کے لئے ریاستی حکومت نے موثر قدم اٹھالیا ہے۔ نصاب میں تبدیلی کے ساتھ اسمارٹ کلاس شروع کو لے کر کئی معاملے میں یہ تبدیلی اسکولوں میں چالو ہونے جارہا ہے۔ یہ محض کولکاتا میں ہی نہیں بلکہ ضلع کے علاوہ دور دراز علاقے کے سرکاری و سرکاری اعانت سے چلنے اسکولوں میں بھی لاگو ہوگا تاکہ معیار تعلیم اونچا ہو۔ سابقہ حکومت کے زمانے میں اسکولوں کا معیار بالکل ہی نیچے چلا گیا تھا۔ لاتعداد اسکول بند ہوئے۔ کئی اسکولوں میں تو پڑھنے والوں کی تعداد مایوس کن رہی۔ کیونکہ ٹیچروں کی بحالی میں بدعنوانی کا جراثیم پھیل گیا تھا اسکول انتظامیہ نے بھی اسی کا رونا رویا۔ اسکولوں میں ٹیچروں کی بحالیاں رکی رہیں اب بھاجپا ان اسکولوں کی قسمت کو چمکانے کے لئے کئی مفید اقدامات اٹھا چکا ہے۔

شوبھیندو نے ذہین ''سپر کوپ'' دمینتی کو بڑی ذمہ داری دی

پارک اسٹریٹ، سندیش کھالی، قصبہ پھر سے جانچ کے دائرے میں

کولکاتا، 18 رمئی: 6 فروری 2012 کو رات کو پارک اسٹریٹ کے نائٹ کلب سے باہر آتے چلتی گاڑی میں سجیت جارڈن کی عصمت تارتار کیا گیا۔ اب اس بیتے ہوئے حادثے کی جانچ حکومت نے دمینتی سین کو سونپ دیا۔ گرچہ دمینتی کا طریقہ کار نہایت ہی حساس تھا پھر بھی ان کو سابقہ حکومت نے ایسے کاموں سے دور کردیا۔ ان کی کارکردگی سے اعتنائی برتی گئی۔ اب اسی دمینتی سین کو شوبھندو ادھیکاری نے اس مایوس خاتون کو پھر سے اس بڑے کام کی ذمہ داری سونپ دی۔ سوموار کو ریاستی وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے عنو میں پریس کانفرنس کرنے کے بعد ہی یہ فیصلہ لے لیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ بھی کہا کہ سابقہ ترنمول کانگریس کے دور میں سندیش کھالی سے قصبہ و باگوئی ہاٹی میں کئی خواتین و بچے پر تشدد کیا گیا۔ انہیں سنسنی خیز واقعات کو لے کر ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے سبکدوش جج سماپت چٹرجی کی نگرانی میں یہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اور ان سبھی واردات کی جانچ آئی پی ایس دمینتی سین کو سونپا گیا ہے۔ یکم جون سے یہ کمیٹی حرکت میں آجائے گی۔ اس سے پہلے سبھی متعلقہ کاغذات کو اکٹھا کیا جارہا ہے۔

☆

بنگال میں نافذ کی جائے گی قومی تعلیمی پالیسی

نجی تعلیمی اداروں کو سخت پیغام: شوبھیندو

کولکاتا،18 مئی: حکومت کی تبدیلی کے بعد قومی تعلیمی پالیسی کے تحت بنگال۔ وزیر اعلی سوبیندو ادھیکاری نے ریاست کے سرکاری تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک بڑا پیغام دیا۔ اتنا ہی نہیں انہوں نے ریاست کے نجی تعلیمی اداروں کو بھی سخت پیغام دیا۔ آج، پیر، ریاستی حکومت نے دھندھنیا آڈیٹوریم میں سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکولوں کے ٹاپرز کے لیے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ وزیر اعلی سوبیندو ادھیکاری نے سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسکولوں کے ٹاپرز کے لیے استقبالیہ تقریب میں بڑا اعلان کیا۔ قومی تعلیمی پالیسی ریاست میں بی جے پی کی حکومت کے قیام کے بعد نافذ کی گئی تھی۔ قومی تعلیمی پالیسی پر معاہدے کے بعد اب پی ایم شری ودیالیہ بھی ریاست میں ہے! بتایا جاتا ہے کہ ریاست کے ہر بلاک میں کم از کم ایک اسکول کو اس پروجیکٹ کے تحت لانے کا مقصد لیا گیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کا مقصد ملک کے تعلیمی نظام کو جدید بنانا ہے۔ اس مقصد کے ساتھ، ریاستی حکومت نے ریاست کے سرکاری تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی پہل کی ہے۔ سلیبس میں تبدیلی سے لے کر سمارٹ کلاس رومز متعارف کرانے تک کئی چیزیں سرکاری اسکولوں میں متعارف کروائی جارہی ہیں۔ ریاستی حکومت نے صرف کولکتہ نواضلاع اور پسماندہ علاقوں میں سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ترنمول دور میں ریاست کا سرکاری تعلیمی نظام نیچے کی طرف چلا گیا ہے۔ کئی سکول بند ہونے کے دہانے پر! بہت سے سکولوں میں طلباء کی تعداد بتدریج کم ہورہی ہے۔ تعلیمی برادری کا دعویٰ ہے کہ ترنمول دور میں اساتذہ کی بھرتی میں بدعنوانی نے ریاست کے طلباء کو بالواسطہ اور بالواسطہ طور پر متاثر کیا ہے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ سکولوں میں عرصہ دراز سے اساتذہ اور ایجوکیشن ورکرز کو بھرتی نہیں کیا گیا۔ اقتدار میں آنے کے بعد، سیندو نے ریاست کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کا پیغام دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے نئی بھرتیوں کے ذریعے سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ چیف منسٹر سیندوادھیکاری نے آج دھندھنیا آڈیٹوریم سے یہ پیغام دیا۔ ترنمول حکومت کے دور میں ریاست میں بڑی تعداد میں نجی تعلیمی ادارے قائم ہوئے ہیں۔ طلبہ کی اسکول فیسوں میں بے قابو اضافہ، پیسوں کے عوض سرٹیفکیٹس کی تقسیم سمیت کئی شکایات سامنے آئی ہیں۔ آج، سیندو کا نجی تعلیمی اداروں کے لیے ایک مضبوط پیغام ہے۔ طلبہ کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے مختلف امور کی نگرانی کرنے کی بات بھی کی گئی ہے، غیر اخلاقی طور پر فیسوں میں اضافہ نہ کیا جائے۔ بی جے پی حکومت نے اب ریاست کے سرکاری تعلیمی نظام میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کام شروع کردیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کا ہدف ملک کے تعلیمی نظام کو جدید بنانا ہے۔ باخبر حلقے پر امید ہیں کہ اس معاہدے سے بنگال میں تعلیمی نظام مضبوط ہوگا۔

او بی سی باہر ہونگے 77 پچھڑی جاتی

کابینہ نے فہرست میں ترمیمی کی منظوری دیدی

کولکاتا،18 رمئی: حکومت میں تبدیلی کے بعد مغربی بنگال میں بہت سی چیزیں بدل گئی ہیں۔ بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد، بنگال حکومت نے قواعد و ضوابط کی تعمیل کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ شوبھندو ادھیکاری کی حکومت کی کابینہ میں او بی سی فہرست کو لے کر ایک بڑا فیصلہ لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیشوبھندو ادھیکاری کی صدارت میں سوموار کو ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں او بی سی سے متعلق ایک اہم فیصلہ کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے احکامات کی تعمیل میں، ادھیکاری کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ میں او بی سی فہرست میں ترمیم کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ شہری وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ او بی سی فہرست پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ اگنی مترا سوموار کو عنو میں کابینہ کی میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں اگنی مترا نے کئی فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا، "مغربی بنگال حکومت کے تحت ملازمتوں اور عہدوں میں دیگر پسماندہ طبقات (OBCs) کے لیے ریزرویشن پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت ذیلی زمرہ بندی کو ختم کر کے OBC فہرست میں ترمیم کرے گی۔" وزیر نے کہا کہ فہرست میں 22 مئی 2024 کو کلکتہ ہائی کورٹ ڈویژن بنچ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق ترمیم کی جائے گی۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے کیا حکم دیا؟ بائیں بازو کے دور کے اختتام سے لے کر ترنمول کانگریس کے دور کے آغاز تک، ریاستی حکومت نے کل 77 برادریوں کو او بی سی (دیگر پسماندہ طبقات) کے طور پر درج کرنے کا فیصلہ کیا۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے 2024 میں اس فیصلے کو پلٹ دیا۔ اس وقت کی ممتا بنرجی حکومت نے ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگانے کے لیے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ عدالت نے دلیل دی کہ ان تمام کمیونٹیز کو مذہب کی بنیاد پر او بی سی کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ عدالتی حکم کے مطابق 2010 سے جاری کیے گئے تقریباً 5 لاکھ او بی سی سرٹیفکیٹس کو منسوخ کردیا گیا ہے۔

20 گھنٹے میں "بولی سنسکرت"! 2000 رضا کار تربیت میں، کیا پدم بھیان کی حلف برداری کا رجحان بڑھ رہا ہے؟

کولکاتا،18 مئی: 20 گھنٹے میں انگریزی بولی، گلے میں سنسکرت! اس مقصد کے ساتھ، سنگھ کی ساتھی 'سنسکرت بھارتی' ریاست میں دیو بھاشا آندولن میں زیادہ سرگرم ہوگئی ہے۔ آر ایس ایس سنسکرت کو بولی جانے والی زبان میں تبدیل کرنے کے لیے طویل عرصے سے کام کر رہی ہے۔ زبان کی تحریک 1981 میں بنگلور میں شروع ہوئی۔ خانقاہوں اور مندروں میں چھوٹے کیمپوں میں، گھروں کی چھتوں پر سنسکرت پڑھائی جاتی تھی۔ مسلسل 10 دنوں تک روزانہ دو گھنٹے کی کلاسز سنسکرت بولنے کا اعتماد پیدا کرے گی۔ اس ماڈل کو ذہن میں رکھتے ہوئے سنسکرت کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں پڑھانا شروع کیا گیا۔ سن 1995 میں سنسکرت کو فروغ دینے کے لیے ایک علیحدہ 'ذیلی' تنظیم 'سنسکرت بھارتی' بنائی گئی۔ تب سے کام جاری ہے۔ تاہم، اس تنظیم نے بائیں بازو کے دور میں 2008 میں مغربی بنگال میں کام کرنا شروع کیا۔ تبدیلی کے بعد ریاست میں سنسکرت کی تعلیم کی اس مہم نے زور پکڑا ہے۔ پدما کے 16 ایم ایل ایز کو اسمبلی میں اس کے برانڈ ایمبیسڈر کے طور پر دیکھا گیا۔ ایک مثال قائم کرتے ہوئے ان سب نے سنسکرت میں حلف لیا۔ ہیرن چٹوپادھیائے، چندنا بوری، لکشمی کانت سو، ڈاکٹر راجیش کمار، دودھ کمار منڈل کی فہرست ایک طویل ہے۔ پروجیکٹ کے جنوبی بنگال رابطہ ارون چکرورتی نے کہا کہ ایم ایل اے کے حلف نے عوام میں کافی دلچسپی پیدا کی ہے۔ امید ہے کہ اس بار زیادہ لوگ سنسکرت بولنے میں دلچسپی لیں گے۔ ارون بابو کا دعویٰ ہے، "ہندوستانی ثقافت کو بیدار کرنے کے لیے سنسکرت کی تعلیم ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے مسلسل کام جاری ہے۔ اب تک ریاست میں تقریباً 50 ہزار لوگ ایم ایل اے کی حلف برداری کے لیے سنسکرت بھارتی کے 'دس روزہ سنسکرت تقریر کیمپ' میں حصہ لے چکے ہیں۔ وہ سبھی سنسکرت بول سکتے ہیں کم و بیش ہم مدد کر سکتے ہیں۔" سنگھ کا دعویٰ ہے کہ اس مہم کا ذات، مذہب، رنگ یا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دس روزہ کیمپ میں مسلم کمیونٹی کے بہت سے لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ وہ سنسکرت سیکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ نہ صرف مغربی بنگال بلکہ متحدہ عرب امارات، قطر اور کویت میں بھی بہت سے لوگ سنسکرت بولنا سیکھ رہے ہیں۔ ارون بابو نے کہا کہ اس کیمپ میں سنسکرت سیکھنے کے لیے پیسے کی ضرورت نہیں ہے۔ نوٹ بک، قلم یا کتابوں کی ضرورت نہیں ہے۔ کیمپ میں خالی ہاتھ آنا ہے۔ آپ کو صرف دو گھنٹے دینا ہوں گے۔ باقی انسٹرکٹر کی ذمہ داری ہے۔ 'اکھل بھارتیہ آیوروید مہا سمیلن' کے ریاستی صدر، ڈاکٹر سمیت سور نے اس اقدام کی بہت تعریف کی اور کہا، "اگر آپ سنسکرت جانتے ہیں، تو ویدوں، اپنشدوں اور پرانوں کے ساتھ ساتھ آیوروید، چرکا اور سشروتا سمیتا کے اہم متن کو پڑھنا اور سمجھنا بہت آسان ہو جائے گا۔ ترجمے کے بغیر اصل کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔"

وویکانند میرٹ اسکالرشپ جاری کردیا گیا

ذہین و فطین طلباء و طالبات کو وزیر اعلیٰ کی خوشخبری

کولکاتا، 18 رمئی: مدھیا مک، ہائر سکنڈری میں بہتر رزلٹ کرنے کی استقبالیہ تقریب میں وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے ایک بڑا اعلان میں کہا کہ وویکانند میرٹ اسکالرشپ آج سے ہی چالو سمجھئے۔ کسی بھی مذہب کی طرفداری سے پرے ذہین و مالیاتی طور پر پسماندہ طلبا و طالبات کو اس اسکیم سے فائدہ پہنچایا جائے گا۔ اس اسکیم سے پڑھنے والوں کے اندر زیادہ شوق و ہمت پیدا ہوگا۔ سوموار کو دھن دھنیا آڈیٹوریم میں مدھیا مک، ہائر سکنڈری کے کامیاب امیدواروں کی استقبالیہ تقریب میں وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری بھی موجود تھے۔ وہاں انہوں نے ذہین طلبا و طالبات کی جم کر پذیرائی کی ایشور چندر ودیا ساگر، اے پی جے عبدالکلام جیسے مشہور لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم کا کوئی بھی متبادل نہیں، پھر سبھی طلبا و طالبات کو ہمت دیتے ہوئے کہا کہ بے فکر ہوکر آگے بڑھیئے حکومت آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔ اسی منچ سے انہوں نے مذہبی بنیاد پر نذرانے و بھتے کو بند کردینے کی بھی بات کہی۔ وہیں انہوں نے وہاں موجود سبھی لائق و فائق طلبا و طالبات کو یہ خوشخبری دی کہ آج سے ہی ان کے لئے وویکانند میرٹ اسکالرشپ جاری ہوجائے گی۔ یہ اسکالرشپ مذہبی بنیاد پر نہیں بلکہ ذہانت و فطانت کی وجہ سے دی جائے گی۔ یہ بھی بتادیا کہ اس اسکالرشپ کو حاصل کرنے کے لئے تعلیمی دفتر سے رجوع کرنا ہوگا۔ گرچہ یہ پہلے بھی چالو تھا مگر بعد میں بند کردیا گیا۔ یہ بھی بتادیا کہ مذہب کے نام جو بھی بخششیں و عنایات رقموں کی صورت میں دیتی تھی اب وہ کابینہ میں منظوری کے بعد سرے سے بند کردیا گیا ہے۔

''وشوا بنگلہ'' کی جگہ اب ''اشوک لاٹ'' کی نمائش

شوبھندو حکومت نے گیروا کو ہر شعبے میں نمایاں کیا

کولکاتا، 18 رمئی: مغربی بنگال میں حکومت کے بدلتے ہی شوبھندو حکومت عود کر آگئی اور اب بھاجپا حکومت سابقہ حکومت کی سبھی نشانیاں مٹانے پر آمادہ ہوگئی ہے اور اسی کے تحت ممتا حکومت کی شان بڑھانے والا ''وشوا بنگلہ'' لوگوں کو ابھی اب شوبھندو حکومت بے نام و نشان کرنے پر اقدامات کررہی ہے۔ اس کی جگہ ہندوستان کے قومی ثار اشوک لاٹ کو وزیر اعلیٰ نے شان بان کے ساتھ نصب کردیا۔ موجودہ حکومت کے اس فیصلے سے سب سے زیادہ اثر کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں نظر آیا، جہاں سے ''وشو بنگلہ'' کا نظارہ کیا جاتا تھا۔ اب اس نشان کو ہٹا کر اس کی جگہ ''اشوک لاٹ'' کو نصب کردیا گیا ہے۔ پورٹل کے پرانا سفید اور نیلا تھیم کو بدل کر گیروا رنگ میں رنگ دیا گیا ہے۔ سفید اور نیلا رنگ ترنمول کی پہچان تھی۔ پورٹل پر اب سفید بیک گراؤنڈ کے ساتھ اشوک لاٹ اور وزیر اعلیٰ شوبھندو کی تصویر دکھنے لگی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورزم، کارخانے اور محکمہ زراعت کے آئیکون کو بدل کر گیروا گرافکس کے ساتھ پھر سے ڈیزائن کردیئے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ وشو بنگلہ کا آغاز 16 رستمبر 2013ء کو ہوا تھا۔ یہ بنگال کی تہذیب کی پہچان ہے۔ ٹورزم و دستکاری کی شکل میں اسے پیش کیا گیا تھا۔ یہ لوگوں گزشتہ 13 ربرسوں سے بنگال کے ہر چھوٹے بڑے سرکاری منصوبے، ویب سائٹ اور عمارتوں پر غالب تھا۔

پارک سرکس ہنگامے میں 40 رافراد گرفتار

حکومت نے پولس پر حملے کو لے کر کڑا رویہ اپنایا

کولکاتا،18 رمئی: بنگال میں شورش زدگی حالات کو لے کر وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کا عندیہ سخت، پارک سرکس میں پولس عملے پر حملے کی واردات سے وزیر اعلیٰ سخت رویہ اپنانے کے درپے، انہوں نے واضح کردیا کہ کسی قسم کے تشدد اور شورش پسندی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بدامنی پھیلانے والے لوگوں کو وزیر اعلیٰ نے متنبہ کیا کہ اگر پولس اہل کاروں پر کسی قسم کا بھی تشدد کیا گیا تو پھر انجام برا ہوگا، سخت کارروائی ہوگی۔ وزیر اعلیٰ سوموار کو پارک سرکس کے 7 پوائنٹ کے ایسٹ ڈویژن دفتر میں پہنچے۔ وہاں انہوں نے پولس افسران سے گفتگو کی۔ اتوار کو پارک سرکس میں جس طرح سے لوگوں نے تشدد مچایا اس سے کئی پولس والے گھائل ہوگئے، حالات کا جائزہ لینے کے بعد وزیر اعلیٰ نے پولس افسران کے ساتھ ضروری میٹنگ کی۔ میٹنگ کے بعد انہوں نے پریس کانفرنس میں واضح کردیا کہ تشدد ناقابل برداشت ہوگا۔ پولس کے ساتھ دراز دستی یا ان پر حملہ کرنے کا نتیجہ ایک دم خراب ہوگا اور بتادوں کہ مجھ سے زیادہ برا کوئی نہیں، بہت کچھ دیکھ چکا ہوں اب نہیں۔ کولکاتا پولس ریاست کی شان ہے، اب جو بھی دکھاوے کے شان والے ہوں گے ان کو بھی بخشا نہیں جائے گا۔

رابندر سروور میٹرو میں پھر سے خودکشی کی کوشش

سروس متاثر، مسافروں میں ہیجان

کولکاتا،18 رمئی: میٹرو میں پھر سے خودکشی کی کوشش شام 4 بج کر 10 منٹ پر رابندر سروور جانے والی میٹری پٹری پر ایک فرد نے چھلانگ لگادی جس کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے آمدرفت میں رخنہ پڑا، تاہم اب یہ سروس بحال ہوگئی ہے۔ شہید کھودی رام سے مہانایک اتم کمار و میدان سے دکھنیشور تک میٹرو بے دھڑک دوڑ رہی ہے۔ کولکاتا کا میٹرو لائف لائن سمجھا جاتا ہے۔ زمین دوز میٹرو سے ہر روز لاکھوں لاکھ لوگ آتے اور جاتے ہیں اور یہ سنسنی خیز معاملہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر روز اس میٹرو میں کوئی نہ کوئی انہونی بات ہوتی رہتی ہے۔ خودکشی بھی اب تو پرانی بات ہوچکی ہے، تاہم اس سے یومیہ مسافروں کو پریشانیاں ہوتی ہیں۔ سوموار کو پھر سے یہ تازہ ہوگیا۔ بتایا جارہا ہے کہ روز کی طرح سوموار کی شام کو رابندر سروور میٹرو اسٹیشن میں مسافروں کی بھیڑ تھی اور ٹھیک 4 بج کر 10 منٹ پر ایک ٹرین اسٹیشن میں داخل ہوئی، اسی وقت ایک شخص نے پٹری پر چھلانگ لگادی۔ فوراً ہی پٹری کے کرنٹ کو کاٹ دیا گیا اور اس شخص کو پٹری سے باہر لایا گیا۔ وہ شخص بچ تو گیا مگر میٹرو کی آمدورفت پر کچھ دیر کے لئے رخنہ رہا۔ بعد میں میٹرو سروس پھر سے بحال ہوگئی۔

خواتین کے لئے بس کا سفر یکم جون سے مفت

دیگھا سے دارجلنگ کا سہانا سفر بنا پیسے کے

کولکاتا،18 رمئی: مغربی بنگال کی نئی حکومت نے خواتین کے لیے ایک بڑا فیصلہ کیا ہے۔ یکم جون سے خواتین سرکاری بسوں میں مفت سفر کرسکیں گی۔ اس فیصلے کو پیر کو کابینہ کے اجلاس میں حتمی شکل دی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا خواتین بھی لمبی دوری کی سرکاری بسوں میں مفت سفر کرسکیں گی؟ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کی صدارت میں آج کابینہ کی میٹنگ کے بعد وزیر اگنی مترا پال نے واضح کیا کہ خواتین کسی بھی لمبی دوری کی سرکاری بس میں مفت سفر کرسکیں گی۔ اسمبلی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی نے کہا تھا کہ اگر وہ ریاست میں برسر اقتدار آئی تو وہ خواتین کے لیے سرکاری بسوں میں مفت سفر کو یقینی بنائے گی۔ اس کا تذکرہ بی جے پی کے منشور میں بھی کیا گیا تھا، جس میں خواتین کے لیے کئی اقدامات کا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ بی جے پی بھاری اکثریت کے ساتھ اقتدار میں آئی اور 9 مئی کو چیف منسٹر کے طور پر حلف لینے کے بعد شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ بی جے پی حکومت منشور میں کئے گئے تمام وعدوں کو پورا کرے گی۔

حکومت کے قیام کے بعد کابینہ کے دوسرے اجلاس میں کئی فیصلے کیے گئے۔ کابینہ کی میٹنگ کے بعد خواتین، اطفال اور سماجی بہبود اور شہری ترقیات کی وزیر اگنی مترا پال نے پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ یکم جون سے مغربی بنگال میں خواتین ریاست میں کسی بھی سرکاری بس میں مفت سفر کرسکیں گی۔ اس بارے میں تجسس تھا کہ آیا اس فیصلے کا اطلاق لمبی دوری کی سرکاری بسوں پر بھی ہوگا، جیسا کہ کولکاتا سے دیگھا اور سلی گوڑی تک۔ اس تجسس کو ختم کرتے ہوئے وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ خواتین کسی بھی لمبی دوری کی سرکاری بس میں مفت سفر کرسکیں گی۔ کولکاتا سے دیگھا تک سرکاری نان اے سی بس کا کرایہ تقریباً 150 سے 200 روپے تک ہے، جب کہ اے سی بس کا کرایہ 450 سے 900 روپے کے درمیان ہے۔ کولکاتا سے دارجلنگ تک کوئی براہ راست سرکاری بس نہیں ہے۔ مسافروں کو پہلے کولکاتا سے سلی گوڑی کا سفر کرنا ہوگا۔ پھر سلی گوڑی سے دارجلنگ کا سفر کرسکتے ہیں۔ مجموعی طور پر، کولکاتا سے دارجلنگ تک ایک نان اے سی بس کا کرایہ تقریباً 550 روپے ہے، جبکہ ایک اے سی بس کا کرایہ تقریباً 1500 روپے ہوگا۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل، ۱۹ مئی ۲۰۲۶ء

2011 سے 2026 تمام ایس سی/ایس ٹی اور او بی سی سرٹیفکیٹ کی دوبارہ جانچ ہوگی

حکومت مغربی بنگال نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے کہ 2011 سے 2026 کے اوائل تک شیڈول کاسٹ (ایس سی)، شیڈول ٹرائب (ایس ٹی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے جو سرٹیفکیٹ جاری کیئے گئے ہیں ان سب کی از سر نو جانچ پڑتال ہوگی جب ایسے سنگین الزامات ابھر کر سامنے آئے ہیں کہ ہزاروں ہزار کی تعداد میں ایسے سرٹیفکیٹ جاری کیئے گئے جو سرے سے سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے افسروں نے لاکھوں کروڑوں کمائے ہیں۔ اب ان تمام سرٹیفکیٹ کی جواز سرنو چھان پھٹک ہوگی تو آسانی سے پتہ چل جائے گا کہ اصلیت کیا ہے اور اس میں جھوٹ فریب کا شائبہ کس حد تک ہے۔ گزشتہ 14 مئی کو پسماندہ طبقات کے ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ایک کمیونیکے میں بتایا گیا کہ ریاست گیر سطح پر حکام کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ ان تمام جاری شدہ سرٹیفکیٹ کی جانچ پڑتال شروع کریں اور یہ چھان بین موجودہ قوانین کے عین مطابق ہو اور ساتھ ہی سرکاری احکامات کی پابندی بھی۔ پسماندہ طبقات ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے تمام ضلع مجسٹریٹوں کو یہ حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم نامہ سکریٹری کی طرف سے جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ انتہائی حساس ہے اور اس کی خاصی اہمیت ہے۔ اعلی سطحی ریویو کمیٹی نے پورے طور پر اس صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد یہ حکم دیا ہے کہ تمام اضلاع کے مجسٹریٹوں کے یہ فرائض منصبی میں شامل ہے کہ وہ انتہائی سختی کے ساتھ پورے حالات کا بغور جائزہ فوراً سے پیشتر کام کی شروعات کردیں جنہوں نے ایس ٹی، ایس سی اور او بی سی کے سرٹیفکیٹ جاری کیئے۔

سرکاری ذرائع کے مطابق 2011 سے 1.69 کروڑ ذات پات کے سرٹیفکیٹ حکومت مغربی بنگال نے جاری کیئے، ان میں سے 47.8 لاکھ سرٹیفکیٹ دوارے سرکار کیمپوں کے ذریعہ تقسیم کئے گئے جو سابق ترنمول حکومت نے جاری کیئے۔ جس کے ساتھ اندازاً ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کے جو سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اس میں 32.51 لاکھ ایس سی، 6.65 لاکھ ایس ٹی اور 8.64 لاکھ سرٹیفکیٹ او بی سی کے جاری ہوئے اور متعلقہ افسران نے بہتی گنگا میں صرف ہاتھ نہیں دھوئے بلکہ پورا پورا اشنان کرلیا اور کروڑوں کی رقم بطور رشوت جو حاصل کئے اسے ہناڈ کار لئے ہضم کر گئے۔ اس وقت آدیواسی ترقیات کے وزیر کھودی رام ٹوڈو جو اس عہدے میں وزیر بنائے گئے ہیں، انہوں نے الزام عائد کیا کہ ترنمول کانگریس کے دور حکومت میں گزشتہ 15 برسوں کے دوران یہ سب خرابات ہوئے ہیں جس کا کوئی شمار نہیں ہے۔ ٹوڈو نے دعویٰ کیا کہ بہت سارے بیکار محض لوگوں نے ان سرٹیفکیٹوں کے ذریعہ سرکاری سہولتیں بے شمار حاصل کی ہیں۔ وزیر موصوف نے دھمکی دی کہ اب چھان بین کے ذریعہ جب حقیقت سامنے آئے گی تو متعلقہ تمام افسران بھی زد میں آئیں گے اور ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس وقت جس طرح سے ایس سی/ایس ٹی/او بی سی کے کروڑوں سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں اور یہ سوچنے والی بات ہے کہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے متعلقہ لوگوں نے کس طرح سے دونوں ہاتھوں سے رشوت کی کمائی کھائی ہوگی اصل تنازع ذات پات کے مسئلہ کا تھا جو جنگل محل میں ایک بڑا سیاسی ایشو بن کر سامنے آگیا تھا۔ 2026 کے مغربی بنگال اسمبلی الیکشن میں پہلی مرتبہ بنگال میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد بی جے پی حکومت نے سابقہ حکومت کی بہت ساری پالیسیوں کی چھان بین شروع کرادی ہے اور ساتھ ہی ویلفیئر اسکیموں کا بھی پوری تندہی کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا جو 2011 سے 2026 کے دوران نافذ العمل ہوا اور اسی معاملے کی چھان بین کے دوران ذات پات کا معاملہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر سامنے آیا جب جنگل محل کے خطے میں اسی ذات پات کی پالیسی نے زبردست کھیل پیش کیا اور صرف جنگل محل ہی نہیں ساتھ میں پرولیا، جھاڑ گرام، بانکوڑہ، مغربی مدنا پور اضلاع میں بہت ہی حساس معاملوں کی طرح سے ابھر کر سامنے آیا جب اپوزیشن پارٹیوں نے وقفے وقفے سے جعلی دستاویزات کے ذریعہ غلط لوگوں کے درمیان ذات پات کا سرٹیفکیٹ تقسیم کیا گیا اور انہوں نے ان سرٹیفکیٹ کے ذریعہ حکومت کے تمام ترقیاتی پروجیکٹوں میں شامل ہو کر ہر قسم کی سہولت اور فائدہ اٹھایا جبکہ اس کے اصل حقدار اس سہولت سے ہمیشہ محروم ہی رہے۔ لیکن اب جبکہ پرانی حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں اس کی واپسی غیر ممکن نظر آتی ہے ایسے حکمراں بی جے پی اگر ایس سی/ایس ٹی/او بی سی مسئلے پر سنجیدگی سے دھیان دے کر ''حق بحقدار رسید'' والی پالیسی اپنائے تو یہ ایک اچھی بات ہوگی اور دوسروں کے لئے سبق آموز بھی اور انہیں یہ احساس جانگزیں ہوگا کہ دیر سے سہی لیکن ان کا حق بالآخر مل گیا جس کی وہ آس کھو بیٹھے تھے اور اب تو اچھی بات ہوگی کہ ''کیا خوب سودا نقد ہے.... اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے'' (خ الف ف)

لندن کی فضاؤں میں اردو کی خوشبو

فہیم اختر۔ لندن

شام کا رنگ آہستہ آہستہ گہرا ہو رہا تھا اور لندن کی فضا میں ایک خاص سی ادبی خنکی در آئی تھی۔ گھر سے تیار ہو کر جب باہر قدم رکھا تو ذہن میں ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا کہ آج کی یہ محفل محض ایک مشاعرہ نہیں بلکہ اردو کی ایک اور زندہ روایت سے ملاقات ہے۔

ڈاکٹر اکرم شیخ اور ان کی بیگم ڈاکٹر نیوفر شیخ کے ہمراہ سفر کا آغاز ہوا تو راستے کی روشنیوں اور شہر کی مصروف خاموشی کے درمیان گفتگو بھی اسی ادبی ماحول میں ڈھلتی چلی گئی، جیسے ہر لمحہ کسی شعر کی صورت اختیار کر رہا ہو۔ نیو مالڈین کے اس ہال کی طرف بڑھتے ہوئے دل میں ایک مانوس سا انتظار تھا۔ وہی انتظار جو ہر ادبی نشست سے پہلے ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی جب قدم اندر کی طرف بڑھے تو فضا میں اردو لفظوں کی بازگشت محسوس ہونے لگی۔ اور اسی لمحے معروف شاعر غالب ماجدی نے نہایت گرمجوشی اور محبت کے ساتھ استقبال کیا، جیسے کسی ادبی کارواں کی پہلی رسم خیر مقدم ادا ہو رہی ہو۔ یہ ملاقات محض ایک رسمی آغاز نہیں تھا بلکہ اس شام کے اس پورے ادبی سفر کا پہلا روشن استعارہ تھا، جس نے آنے والی محفل کو پہلے ہی لمحے میں ایک خاص وقار اور اپنائیت عطا کردی۔ بزم اردو لندن کا عالمی عید ملن مشاعرہ اردو ادب کے ان خوبصورت اور یادگار ادبی اجتماعات میں سے ایک تھا جو نہ صرف زبان و ادب کی خدمت کرتے ہیں بلکہ مختلف خطوں میں بسنے والے اہلِ قلم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے تہذیبی رشتوں کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ یہ محفل ہفتہ 25 اپریل کو نیو مالڈین لندن کے میتھوڈسٹ چرچ ہال میں منعقد ہوئی، جہاں علم و ادب کے چراغ روشن کرنے والے اہلِ سخن نے اپنی فکر انگیز تخلیقات سے محفل کو وقار اور حسن عطا کیا۔ اس بزم کی صدارت جناب عقیل دانش نے فرمائی، جن کی موجودگی نے نشست کو ایک سنجیدہ اور بامعنی ادبی وقار عطا کیا۔ نظامت کے فرائض جناب سہیل ضرار خلش نے نہایت خوش اسلوبی، روانی اور متوازن انداز میں انجام دیے، جس سے محفل کی فضا میں تسلسل اور دلکشی برقرار رہی۔ نظامت کا فن محض الفاظ کو جوڑنے کا نام نہیں بلکہ سامعین اور شعراء کے درمیان ایک ہم آہنگ ربط قائم کرنے کا ہنر ہے، جس میں موصوف کامیاب رہے۔

اس محفل کی خاص بات برلن سے تشریف لائے ہوئے ممتاز ادیب، ناول نگار، افسانہ و سفرنامہ نگار جناب سرور غزالی کی بطور مہمانِ خصوصی شرکت تھی۔ ان کی علمی شخصیت اور ادبی خدمات نے محفل کو بین الاقوامی رنگ عطا کیا اور اردو زبان کی وسعت اور اثر انگیزی کو ایک بار پھر نمایاں کیا۔ ان کی نظم "مٹی کے مادھو" بہت عمدہ تھی۔ محفل کا آغاز محترمہ تانیہ حسن کی جانب سے بزم اردو لندن کے تعارف سے ہوا، جس کی بنیاد ان کے والد مرحوم سید حسن کیفی نے 1986 میں رکھی تھی۔ اس تعارف نے نہ صرف بزم کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ اس تسلسل کو بھی نمایاں کیا جو کئی دہائیوں سے اردو ادب کی خدمت میں جاری ہے۔ اس موقع پر راقم نے بھی بطور شاعر شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ مشاعرے میں لندن کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے ہوئے شعراء نے اپنے تازہ، فکری اور جذباتی اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ان شعراء میں نجمہ عثمان، رفعت شمیم، مصطفیٰ شہاب، انجم شہزاد، فہیم اختر، احسان شاہد، صالحہ عندلیب، منان قدیر منان، کامران زبیر کامی، سعید شان کانپوری، راشد ماہی،، مزمل صابر، ڈاکٹر ابراہیم عاجز، آفتاب احمد، تانیہ حسن، صدف خان اور دیگر اہلِ سخن شامل تھے۔ ہر شاعر نے اپنے منفرد اسلوب اور فکر سے محفل کو رنگا رنگی بخشی اور اردو شاعری کی روایت کو آگے بڑھایا۔

یہ مشاعرہ اس بات کی روشن مثال تھا کہ اردو شاعری آج بھی اپنے اندر وہ تاثیر رکھتی ہے جو دلوں کو جوڑتی، فکر کو جلا بخشتی اور تہذیبی شناخت کو مضبوط کرتی ہے۔ لندن اور برطانیہ کو طویل عرصے سے اردو زبان و ادب کا ''تیسرا بڑا مرکز'' کہا جاتا رہا ہے۔ برصغیر سے باہر، دہلی اور لاہور کے بعد ایک ایسا شہر جہاں اردو مشاعروں، ادبی تنظیموں اور ثقافتی سرگرمیوں نے اپنی ایک مضبوط روایت قائم کی۔ مگر آج کے حالات میں یہ سوال زیادہ سنجیدگی سے اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا واقعی لندن اب بھی "اردو کا تیسرا مرکز" ہے، یا یہ صرف ایک خوبصورت ادبی دعویٰ بن کر رہ گیا ہے؟

برطانیہ اور اس کی راجدھانی لندن میں اردو ادب کی تاریخ نسبتاً پرانی نہیں مگر نہایت مؤثر رہی ہے۔ 1950 سے لے کر 1990 کی دہائیوں میں ہجرت کرنے والے ادیب، شاعر اور استاد جب یہاں آباد ہوئے تو انہوں نے ادبی حلقے، مشاعرے اور انجمنیں قائم کیں۔ انہی کوششوں سے بزم اردو لندن جیسے ادارے وجود میں آئے، جنہوں نے نہ صرف مقامی سطح پر اردو کو زندہ رکھا بلکہ پاکستان، بھارت اور یورپ کے دیگر ممالک سے شعرا کو بھی جوڑا۔ اس دور میں مشاعرہ صرف تفریح نہیں تھا بلکہ شناخت، وابستگی اور زبان کے تحفظ کا ذریعہ تھا۔ اردو بولنے والی کمیونٹی کے لیے یہ محفلیں اپنی تہذیب سے جڑے رہنے کا واحد سماجی راستہ تھیں۔ مگر آج صورتِ حال کافی مختلف ہے۔ نئی نسل، جو برطانیہ میں پیدا اور پروان چڑھی ہے، اس کا اردو سے رشتہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ زبان کا فاصلہ صرف لسانی نہیں بلکہ ثقافتی بھی ہے۔ نوجوان نسل کے لیے مشاعرہ اکثر ایک روایتی یا بزرگوں کی محفل بن کر رہ گیا ہے، جس سے وہ جذباتی یا فکری طور پر پوری طرح جڑ نہیں پاتے۔ دوسری طرف، ادبی محفلوں کی ساخت بھی بڑی حد تک وہی پرانی ہے، طویل نشستیں، رسمی انداز، اور بعض اوقات ایک ہی طرح کی شاعری۔ یہ عوامل مل کر نئی نسل کی دلچسپی کو مزید کم کر دیتے ہیں۔

اگر ہم مرکز کو صرف مشاعروں کی تعداد یا ادبی تنظیموں کی موجودگی سے ناپیں تو شاید یہ دعویٰ کسی حد تک برقرار رکھا جا سکے۔ لیکن اگر ہم زندہ ادبی تحریک، نئی تخلیقی آوازوں، تنقیدی مکالمے اور نوجوان شرکت کو معیار بنائیں تو یہ سوال اٹھتا ہے کہ یا یہ مرکزیت واقعی فعال ہے یا محض تاریخی شناخت؟ آج اردو کا تخلیقی مرکز صرف مشرقی شہروں تک محدود نہیں رہا بلکہ ڈیجیٹل دنیا نے اسے ایک عالمی زبان بنا دیا ہے۔ آن لائن میگزین، یوٹیوب مشاعرے، اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے روایتی ادبی مرکزیت کے تصور کو چیلنج کیا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ روایتی مشاعرے نقصان کا باعث ہیں۔ انہوں نے اردو کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، خاص طور پر بیرون ملک۔ مگر مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب روایت خود کو بدلنے سے انکار کر دے۔ اگر مشاعرے صرف ایک ہی طرز کے موضوعات، ایک ہی لہجے اور ایک ہی سامعین تک محدود رہیں تو وہ بتدریج اثر کھو دیتے ہیں۔ ادبی سرگرمی اگر نئی نسل کو ساتھ نہ ملا سکے تو وہ رفتہ رفتہ ایک بند حلقہ بن جاتی ہے۔ اصل ضرورت روایت کے خاتمے کی نہیں بلکہ اس کی تجدید کی ہے۔ اگر لندن کو واقعی اردو کا تیسرا مرکز برقرار رکھنا ہے تو اسے نئی نسل کے لیے قابلِ فہم اور قابلِ رسائی بنانا ہوگا۔

لندن اب بھی اردو ادب کا ایک اہم مرکز ہے، مگر اس کی مرکزیت اب روایت پر زیادہ اور تحریک پر کم قائم نظر آتی ہے۔ اگر یہ روایت خود کو وقت کے ساتھ ہم آہنگ کر لے تو یہ مرکزیت نہ صرف برقرار رہ سکتی ہے بلکہ مزید مضبوط بھی ہو سکتی ہے۔ بصورت دیگر یہ ایک تاریخی شناخت بن کر رہ جائے گی۔ قابلِ احترام ضرور، مگر محدود اثر کے ساتھ بھی ہو۔ اردو زبان کی اصل طاقت اس کی لچک اور جذب کرنے کی صلاحیت میں ہے۔ اگر یہ لچک ادبی اداروں اور مشاعروں میں بھی پیدا ہو جائے تو لندن واقعی ایک زندہ ادبی مرکز کے طور پر اپنی حیثیت برقرار رکھ سکتا ہے۔

آٹھ بجنے کے بعد جب مشاعرے کی فضا اپنے عروج پر تھی اور شعراء اپنے اپنے رنگ بکھیر رہے تھے، اسی لمحے نظامت کی جانب سے ایک نہایت بامعنی اور قابلِ توجہ اعلان وقفے اور نمازِ مغرب کی ادائیگی کا ہوا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس نے محفل کے ادبی تسلسل کو وقتی طور پر ضرور منقطع کیا، مگر اس کے ساتھ ہی ایک اور سطح پر اجتماعیت اور تہذیبی وقار کو نمایاں کر دیا۔ ہال میں موجود شعراء ہی نہیں بلکہ سامعین کی بڑی تعداد بھی اس اعلان کے ساتھ احتراماً اٹھ کھڑی ہوئی۔ کوئی رسمی جھجک، کوئی غیر ضروری توقف نہیں، بلکہ ایک فطری سا بہاؤ تھا جو سب کو ایک ہی سمت لے گیا۔ چند ہی لمحوں میں ہال کا ماحول بدل گیا؛ جہاں کچھ دیر پہلے اشعار کی گونج تھی، وہاں اب سکون، انکسار اور عبادت کی کیفیت چھا گئی۔ یہ منظر بظاہر سادہ تھا مگر اپنی معنویت میں نہایت گہرا۔ ادب اور عقیدت کا یہ امتزاج اس بات کی روشن مثال تھا کہ تہذیبی محفلیں صرف لفظوں کی بازی گری نہیں ہوتیں بلکہ اپنے اندر اجتماعی شعور اور روحانی وابستگی کو بھی سموئے رکھتی ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد جب لوگ دوبارہ نشست کی طرف لوٹے تو محفل میں ایک نئی تازگی، ایک نیا توازن اور ایک اور طرح کی سنجیدگی پیدا ہو چکی تھی۔ گویا ادب نے عبادت سے توانائی لے کر پھر سے اپنا سفر شروع کیا ہو۔

ادبی محفل اپنی جگہ، مگر اصل امتحان اکثر وقفے میں سامنے آتا ہے اور یہاں بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ مشاعرے کے درمیان جب ذرا سا وقفہ آیا تو ہال کے ایک کونے میں سموسے، چھولے، مٹھائی اور نمک پاروں کی وہ ادبی خدمت سجی ہوئی تھی جس نے فوراً ماحول کا رخ سنجیدہ شاعری سے ہلکے پھلکے ذوقِ طعام کی طرف موڑ دیا۔ یوں محسوس ہوا جیسے شعر و سخن کی محفل ایک لمحے کو باورچی خانے کی توسیع بن گئی ہو۔ بعض اہلِ ذوق نے اشعار پر جتنا غور نہیں کیا تھا، اس سے کہیں زیادہ سنجیدگی ان سموسوں کے انتخاب میں دکھائی کہ کون سا پہلے لیا جائے اور کون سا بعد میں، یہ بھی ایک طرح کا ادبی فیصلہ معلوم ہوتا تھا۔ چھولوں کی خوشبو نے کئی سنجیدہ سامعین کو بھی مصرعہ چھوڑ کر لقمہ کی طرف مائل کر دیا۔ مٹھائی نے روایتی شیرینی کا حق ادا کیا اور نمک پاروں نے ثابت کیا کہ مشاعرے صرف لطافتِ فکر کا نہیں بلکہ ذائقے کے توازن کا بھی نام ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے یوں لگا کہ یہاں شعر و ادب کے ساتھ ساتھ معدے کی بھی ایک باقاعدہ نشست ہو رہی ہے، اور حاضرین دونوں میدانوں میں یکساں کامیابی حاصل کرنے کے مشن پر تھے۔

اس محفل میں ایک اور پہلو میرے لیے ذاتی طور پر نہایت اہم اور جذباتی تھا۔ وہ تھی معروف ادیب، ڈرامہ نگار، شاعر اور دانشور جناب رفعت شمیم کی شرکت۔ ان کی موجودگی نے اس ادبی نشست کو صرف ایک مشاعرے تک محدود نہیں رہنے دیا بلکہ اسے یادوں، نسبتوں اور فکری رشتوں کی ایک لڑی میں پرو دیا۔ رفعت شمیم ان شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے ادب کے سفر میں نہ صرف رہنمائی کا کردار ادا کیا بلکہ حوصلہ بھی دیا اور راستہ بھی دکھایا۔ میری ابتدائی ادبی تربیت اور لکھنے پڑھنے کے شوق کو جلا بخشنے میں ان کی حوصلہ افزائی اور تعمیری تنقید ہمیشہ ایک بنیادی حوالہ رہی ہے۔ خاص طور پر میری پہلی کتاب "ایک گریزاں لمحہ" کی اشاعت کے مرحلے میں ان کی سرپرستی اور عملی تعاون ایک ایسا احسان ہے جسے الفاظ میں سمیٹنا میرے لیے ممکن نہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ بعض رشتے محض ملاقاتوں یا رسمی تعلقات تک محدود نہیں رہتے بلکہ وقت کے ساتھ وہ فکری اور جذباتی وابستگی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ رفعت شمیم کی شخصیت میرے لیے اسی نوعیت کی ہے۔ ایک ایسا حوالہ جس کے بغیر میرے ادبی سفر کا ابتدائی باب مکمل نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کا احسان ایک ایسی یاد ہے جو نہ وقت کے ساتھ دھندلی پڑتی ہے اور نہ ہی لفظوں میں پوری طرح بیان کی جا سکتی ہے۔

محفل کے اختتام پر یہ احساس مزید گہرا ہوا کہ بزم اردو لندن نہ صرف ایک ادبی ادارہ ہے بلکہ ایک ایسا تہذیبی پل ہے جو مختلف ممالک میں بسنے والے اردو ادب کے شائقین کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔ مرحوم سید حسن کیفی کی اس کاوش نے لندن میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے جو بنیاد رکھی، وہ آج بھی مضبوطی سے قائم ہے اور نئی نسلوں کو اپنی تہذیبی وراثت سے جوڑ رہی ہے۔ لندن کی فضاؤں میں اردو کی خوشبو اس مشاعرے کے ذریعے یوں رچ بس گئی جیسے برسوں سے بچھڑی ہوئی کوئی محبت اچانک لوٹ آئی ہو۔ اس محفل نے یہ ثابت کیا کہ زبانیں سرحدوں کی پابند نہیں ہوتیں، بلکہ دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔ مشاعرے میں گونجتے اشعار کبھی ہنسا گئے، کبھی رُلا گئے اور کبھی ماضی کی یادوں میں لے گئے۔

حجاب، سیاست اور تاخیر سے جاگی ہوئی حکومت
کیا یہ آئینی انصاف ہے، سیاسی مجبوری یا انتخابی شطرنج کی نئی چال؟

از: عبدالحلیم منصور

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

کرناٹک حکومت نے بالآخر وہ متنازعہ حکمنامہ واپس لے لیا ہے جس نے گزشتہ چار برسوں کے دوران ریاست کی سیاست، تعلیمی اداروں، عدالتوں، میڈیا مباحثوں اور سماجی تعلقات کو مسلسل متاثر کیا۔ 5 فروری 2022 کو اُس وقت کی بی جے پی حکومت نے تعلیمی اداروں میں ''یونیفارم ڈسپلن'' کے نام پر جو سرکلر جاری کیا تھا، اُس کی بنیاد پر باحجاب مسلم طالبات کو کلاس رومز اور امتحانی مراکز سے روکا گیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک تعلیمی مسئلہ پورے ملک میں سیاسی، سماجی اور نظریاتی تصادم کی علامت بن گیا۔ اب 13 مئی 2026 کو کانگریس حکومت نے وہی حکمنامہ منسوخ کرتے ہوئے یونیفارم کے ساتھ ''محدود مذہبی علامات'' استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے، جس میں حجاب، جنیو، پگڑی، رودراکش اور دیگر مذہبی شناختیں شامل ہیں۔

یہ محض ایک سرکاری فیصلہ نہیں، بلکہ ریاست کی بدلتی ہوئی سیاست، مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے سیاسی شعور، اور اقتدار و اصول کے درمیان جاری کشمکش کی ایک اہم داستان بھی ہے۔ سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ اگر حجاب پر پابندی غلط تھی تو اسے ختم کرنے میں تقریباً تین سال کیوں لگے؟ اور اگر کانگریس واقعی اس فیصلے کے خلاف تھی تو اقتدار میں آنے کے فوراً بعد کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ آخر ایسا کیا بدل گیا کہ اچانک حکومت کو وہی مسئلہ یاد آگیا جو ہزاروں مسلم طالبات کیلئے گزشتہ برسوں میں ذہنی اذیت، تعلیمی رکاوٹ اور سماجی عدم تحفظ کی علامت بن چکا تھا؟

یہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پورے معاملے کو محض ''مذہبی آزادی'' کے محدود دائرے میں دیکھنا شاید حقیقت کا ادھورا مطالعہ ہوگا۔ اس کے پس منظر میں سیاست، ووٹ بینک، انتخابی دباؤ، سماجی ردِعمل، برہمن طبقے کی ناراضگی، مسلم ووٹروں کی بےچینی، اور آنے والے بلدیاتی و جی بی اے انتخابات کی گونج سب کچھ شامل دکھائی دیتا ہے۔

یہ حقیقت فراموش نہیں کی جاسکتی کہ حجاب تنازعہ نے صرف عدالتوں اور اسمبلیوں میں بحث پیدا نہیں کی بلکہ ہزاروں خاندانوں کی زندگیوں کو براہِ راست متاثر کیا۔ کئی طالبات کو کالج کے دروازوں سے واپس لوٹایا گیا، بعض نے تعلیم ادھوری چھوڑ دی، کچھ نے فاصلاتی تعلیم اختیار کی، اور متعدد ایسی بچیاں بھی تھیں جن کے تعلیمی خواب خاموشی کے ساتھ ختم ہوگئے۔

اس پورے عرصے میں مسلم طالبات کو صرف انتظامی پابندی کا سامنا نہیں تھا بلکہ انہیں ایک ایسی نفسیاتی کیفیت سے بھی گزرنا پڑا جہاں اُن کی مذہبی شناخت کو مسلسل سیاسی بحث کا موضوع بنایا گیا۔ ٹیلی ویژن اسٹوڈیوز میں حجاب کو ''خطرہ'' بنا کر پیش کیا گیا، کالجوں کے باہر نعرے بازی ہوئی، اور بعض حلقوں نے اس معاملے کو اکثریتی و اقلیتی صف بندی کیلئے ایک مؤثر سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔

اُس وقت بی جے پی حکومت نے اس فیصلے کو ''یکساں یونیفارم'' اور ''سیکولر ماحول'' سے جوڑا تھا۔ لیکن ابتدا ہی سے یہ سوال اٹھتا رہا کہ اگر مقصد واقعی صرف یونیفارم تھا تو پھر مختلف مذہبی علامات کے ساتھ الگ الگ رویہ کیوں اختیار کیا گیا؟ سکھ طلبہ کی پگڑی یا دیگر مذہبی علامات پر وہ سختی کیوں نظر نہیں آئی جو صرف حجاب کے معاملے میں دکھائی گئی؟ یہی وہ سوال تھا جس نے اس پورے تنازعے کی نیت پر شکوک کو مضبوط کیا۔

سیاسی تجزیہ نگاروں کی ایک بڑی تعداد اُس وقت بھی یہ مانتی تھی کہ حجاب کا مسئلہ صرف تعلیمی ضابطے تک محدود نہیں بلکہ انتخابی پولرائزیشن کی ایک منظم کوشش تھی۔ 2023 کے اسمبلی انتخابات نے کسی حد تک اس تاثر کو مضبوط بھی کیا، کیونکہ اس پورے تنازعے کے بعد مسلمانوں کی بڑی تعداد ایک سیاسی سمت میں سمٹتی ہوئی نظر آئی۔

لیکن اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس حکومت نے بھی فوری طور پر پابندی واپس نہیں لی۔ یہی خاموشی آج سب سے زیادہ سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ اگر یہ واقعی آئینی آزادی اور بنیادی حقوق کا مسئلہ تھا تو پھر تین سال کی تاخیر کیوں؟ اگر یہ انصاف کا معاملہ تھا تو پھر متاثرہ طالبات کو اتنا طویل انتظار کیوں کروایا گیا؟

یہاں داونگیرے جنوبی ضمنی انتخاب نے پورے سیاسی منظرنامے کو نئی سمت دی۔ کانگریس کی جانب سے مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہ دیے جانے پر مسلم حلقوں میں ناراضگی کھل کر سامنے آئی۔ پہلی بار بڑے پیمانے پر یہ بحث شروع ہوئی کہ کیا مسلمانوں کے ووٹ کو مستقل طور پر ''خوف کی سیاست'' کے ذریعے ایک ہی سمت میں رکھا جاسکتا ہے؟ کیا صرف بی جے پی کو روکنے کے نام پر ہر فیصلہ قبول کرلیا جائے؟

اسی دوران مختلف مسلم تنظیموں کی سرگرمیاں، تنظیمی اجتماعات اور سیاسی مباحثوں میں نمائندگی، ریزرویشن، تحفظ، بجٹ اور سرکاری ملازمتوں جیسے مسائل زیادہ شدت سے اٹھنے لگے۔ متبادل سیاسی آوازوں کی بحث سے سیاسی حلقوں میں یہ احساس پیدا ہوا کہ مسلم ووٹر اب صرف وعدوں یا جذباتی نعروں سے مطمئن ہونے کیلئے تیار نہیں بلکہ عملی اقدامات دیکھنا چاہتا ہے۔ یہی وہ ماحول تھا جس نے کانگریس حکومت پر دباؤ بڑھایا۔

سیاسی مبصرین یہ بھی مانتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سدارامیا اس وقت اپنی روایتی ''اہندا'' سیاست کو دوبارہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کرناٹک کی سیاست میں ''اہندا'' یعنی اقلیتوں، پسماندہ طبقات اور دلتوں کا اتحاد سدارامیا کی سیاسی طاقت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حالیہ مہینوں میں ولت ریزرویشن، قبائلی طبقات کے مسائل، گارنٹی اسکیموں کیلئے فنڈز کے استعمال، اور سرکاری ملازمتوں میں بھرتیوں کی سست رفتاری پر مختلف طبقات میں ناراضگی پیدا ہوئی۔ ایسے میں حجاب معاملے پر فیصلہ صرف مذہبی آزادی کا مسئلہ نہیں بلکہ اپنے بنیادی ووٹ بینک کو دوبارہ متحد رکھنے کی سیاسی کوشش بھی سمجھا جا رہا ہے۔

اسی لیے حکومت نے اس بار براہِ راست ''حجاب پابندی ختم'' کرنے کے بجائے ''تمام محدود مذہبی علامات'' کی اجازت دی۔ جنیو، رودرکش اور دیگر ہندو مذہبی علامات کو شامل کر کے حکومت نے واضح طور پر ایک سیاسی توازن قائم کرنے کی کوشش کی تاکہ فیصلہ صرف مسلمانوں کیلئے مخصوص نہ لگے۔

اسی دوران سی ای ٹی امتحانات کے موقع پر برہمن طلبہ کے ''جنیو'' سے متعلق پیش آیا واقعہ پورے منظرنامے کو بدل دینے والا ثابت ہوا۔ چند طلبہ کو امتحانی مرکز میں مقدس دھاگہ ہٹانے کیلئے کہنے پر ایسا شدید ردِعمل سامنے آیا کہ پوری ریاستی مشینری حرکت میں آگئی۔ وزراء متحرک ہوگئے، پولیس انتظامیہ حرکت میں آئی، ایف آئی آر درج ہوئی، کالج کے خلاف کارروائی ہوئی، تحقیقاتی کمیٹی بنی، اور سیاسی قیادت نے فوری مداخلت کی۔

یہیں سے عام لوگوں کے ذہن میں ایک فطری سوال پیدا ہوا کہ جب ہزاروں مسلم طالبات برسوں تک ذہنی اذیت، تعلیمی رکاوٹ اور سماجی تحقیر کا سامنا کر رہی تھیں، تب اتنی تیزی اور حساسیت کیوں دکھائی نہیں دی؟ اگر مذہبی شناخت کا احترام ضروری تھا تو پھر یہ اصول سب کیلئے پہلے دن سے یکساں کیوں نہیں تھا؟

یہ سوال صرف جذباتی نہیں بلکہ سیاسی اور آئینی اعتبار سے بھی انتہائی اہم ہے۔

دوسری طرف بی جے پی اب اس فیصلے کی مخالفت کر رہی ہے اور اسے ''خوشامد کی سیاست'' قرار دے رہی ہے۔ لیکن سیاسی حلقوں میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ اگر مذہبی علامات واقعی تعلیمی ماحول کیلئے خطرہ تھیں تو پھر جنیو کے معاملے پر اتنی شدید سیاسی حساسیت کیوں دیکھی گئی؟

ادھر کانگریس اور اس کے حامی حلقے اس فیصلے کو سیکولر اقدار اور آئینی آزادی کی جیت قرار دے رہے ہیں۔ مگر دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ اب اس فیصلے کا کریڈٹ لینے کی ایک خاموش مگر شدید دوڑ بھی شروع ہو چکی ہے۔ مختلف مسلم سیاسی قائدین، مسلم تنظیمیں، سماجی کارکن، وکلا، مذہبی حلقے اور مقامی گروہ اس فیصلے کو اپنی جدوجہد کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ کوئی اسے قانونی لڑائی کی کامیابی کہہ رہا ہے، کوئی داونگیرے کے باشعور مسلم ووٹروں کا سیاسی پیغام، کوئی مسلم کونسلوں کے دباؤ کا اثر، اور کوئی اسے سدارامیا کی ''سیکولر سیاست'' کا ثبوت قرار دے رہا ہے۔

حقیقت شاید یہ ہے کہ یہ فیصلہ کسی ایک فرد، ایک جماعت یا ایک تنظیم کی کامیابی نہیں بلکہ سیاسی دباؤ، عوامی بےچینی، مسلم ووٹروں کے بدلتے ہوئے سیاسی شعور، اور حکومت کی انتخابی ضرورتوں کے مجموعی اثرات کا نتیجہ ہے۔

اس پورے معاملے میں کانگریس حکومت کے بعض اقدامات نے مزید سوالات بھی پیدا کیے ہیں۔ خاص طور پر اُس پرنسپل کو ''بہترین ٹیچر'' کا اعزاز دیے جانے پر شدید تنقید ہوئی، جنہوں نے حجاب تنازعے کے دوران باحجاب طالبات کو کالج میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ اگر حکومت واقعی سابقہ پالیسی کو ناانصافی سمجھتی ہے تو پھر ایسے افراد کی سرکاری سطح پر ستائش کس پیغام کی عکاسی کرتی ہے؟

اسی طرح انتخابی منشور کے دیگر وعدے بھی اب دوبارہ زیرِ بحث آچکے ہیں۔ 2B ریزرویشن کی بحالی، انسدادِ گاؤکشی قانون کی سخت دفعات میں ترمیم، اقلیتوں کے احساسِ تحفظ، فرقہ پرست عناصر کے خلاف کارروائی، بہتر نمائندگی، بجٹ میں حصہ داری اور تعلیمی مواقع جیسے وعدے اب بھی مکمل طور پر عملی شکل اختیار نہیں کرسکے۔ یہی وجہ ہے کہ باشعور حلقے اب یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ کیا حکومت نے داونگیرے کے سیاسی پیغام سے صرف ''حجاب'' والا سبق سیکھا یا باقی وعدے بھی یاد رکھے جائیں گے؟

یہ تنازعہ ایک اور بنیادی حقیقت بھی واضح کرتا ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی معاشرے میں مذہبی شناختوں کو سیاسی ہتھیار بنانا وقتی فائدہ تو دے سکتا ہے، مگر اس کے سماجی اثرات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حجاب جیسے معاملات کو سیاسی تنازعہ بنانے سے کس طرح ووٹوں کی صف بندی، خوف کی سیاست، اور انتخابی پولرائزیشن پیدا ہوتی ہے۔

لیکن تمام سیاسی بحثوں کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ آخر ایک باحجاب طالبہ سے اتنی بےچینی کیوں؟ اگر ایک لڑکی اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق لباس پہن کر تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس سے دوسروں کو کیا تکلیف ہوسکتی ہے اور ان کی تعلیم کیسے متاثر ہوسکتی ہے؟ اگر تعلیمی ادارے مختلف شناختوں کو برداشت نہیں کرسکتے تو پھر مسئلہ لباس میں نہیں بلکہ سوچ میں ہے۔

کرناٹک کی حالیہ پیش رفت نے ایک بار پھر یہ ثابت کیا ہے کہ سیاسی جماعتیں اکثر اصولوں سے زیادہ حالات کی اسیر ہوتی ہیں۔ عوامی دباؤ، انتخابی نتائج، اور زمینی ردِعمل جب شدت اختیار کرتے ہیں، تبھی فیصلے بدلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب مسلمان بھی پہلے کی طرح خاموش یا جذباتی ووٹر نہیں رہے۔ وہ سوال پوچھ رہے ہیں، حساب مانگ رہے ہیں، اور وعدوں کو یاد دلا رہے ہیں۔ اور یہی شاید جمہوریت کی اصل روح بھی ہے۔

صرف ہنگامہ کھڑا کرنا مرا مقصد نہیں
میری کوشش ہے کہ یہ صورت بدلنی چاہیے

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
منگل، ۱۹/مئی ۲۰۲۶ء
آسنسول Asansol
Aawami news
Kolkata
Tuesday, 19th May 2026
Also published from Ranchi & Patna

آسنسول بھائی چارگی کا شہر ہے اسے افواہوں نے گھیر رکھا ہے

ریلپار کو بدنام کرنے کی سازش ہو رہی اس سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) آسنسول راہالین جی ٹی سے متصل واقع پچھم بردوان ترنمول ضلع آفس میں ضلع ترنمول اقلیتی سیل کی جانب سے ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی، اس پریس کانفرنس میں ضلع ترنمول اقلیتی سیل کے صدر سید محفوظ الحسن مونو بھائی، آسنسول نارتھ ترنمول کے صدر محمد افتخار نیر، وارڈ 24 کی ترنمول کاونسلر فنصی عالیہ سونی، وارڈ25 کے یوتھ ترنمول رہنما خالق خان ڈائس پر جلوہ افروز تھے۔ سید محفوظ الحسن نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آسنسول دی سٹی آف برادر ہوڈ کہلاتا ہے بھائی چارے کا شہر ہے شہر کی بھائی چارگی پوری ریاست میں مشہور ہے یہاں ہندو مسلم سکھ عیسائی سب ملکر رہتے ہیں اس شہر کی بھائی چارگی کی ایک تاریخ ہے الیکشن ہوئے ہوتے رہتے ہیں۔ بہت سے راج نیتی دل آئیں اور آکر چلی گی لیکن یہ جو بھائی چارہ ہے یہ ہمیشہ سب سے اوپر رہا ہے انہوں نے کہا کہ جہانگیری محلّہ پولیس پھانڑی میں جو واقعہ ہوا یہ بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہے اسکی مذمت کرتا ہوں اسکے پیچھے سازش ہے ریلپار کو بدنام کرنے کی۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کی معرفت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس واقعے سے بازار ہو یا ریلپار کا علاقہ خوف وہراس میں مبتلا ہے لوگ سہمے ہوئے ہیں افواہیں گشت کر رہی ہیں جس سے لوگ پریشان ہیں میڈیا کے زریعے میں تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ افواہ پر قطعی توجہ نہ دیں حکومت کی جو گائیڈ لائنس ہے وہ سوشل میڈیا ودیگر زرائع سے موصول ہو رہا ہے اس سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

انہوں نے ریلپار کے واقعے پر کہا کہ یہ واقعہ یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ لاوڈ اسپیکر کی جو حد مقرر آواز ہے اس سے شروع ہوتا ہے یہ ہدایت یا قانون سپریم کورٹ کا ہے جو بہت پہلے سے ہے مسجدوں مندروں گردواروں چرچوں میں آواز کی حد مقرر کی گئی ہے لیکن دیکھا گیا کہ بہت ساری مسجدوں میں پولیس کی جانب سے آواز کم کرنے کو کہا گیا اور کچھ مسجدوں میں زبردستی ہدایت دی گئی کہ مائیک کھول دیں لاوڈ اسپیکر کو کھولنا ہوگا پھر یہاں سے افواہیں گشت کرنی شروع ہوئی کہ مغرب اور عشاء کی اذان نہیں ہوئی جبکہ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اذان ہوئی ہے کسی نے افواہ اڑا دیا کہ اذان نہیں ہوئی محفوظ الحسن نے کہا کہ جس پولیس نے جبراً مائیک کھولنے کی بات کی تھی اسے تبادلہ کر دیا گیا جلدا ایکشن لیکر اس پولیس والے کا ٹرانسفر کر دیا گیا۔ اسی دن ندی پار عیدگاہ والی مسجد میں ائمہ کرام اور مسجد کے صدر سکریٹری کو اور معزز لوگوں کو لیکر اس معاملے پر میٹنگ بھی بلائی گئی تھی، میٹنگ چل رہی تھی اس وقت کچھ لوگ جہانگیری محلّہ پھانڑی میں جاکر حملہ بول دیا توڑ پھوڑ کی، میں اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں اور پولیس انتظامیہ سے گزارش کرتا ہوں کہ ایکشن ہو ستائس لوگوں کا نام نامزد کیا گیا ہے سی سی ٹی وی کیمرے سے فوٹیج نکال کر صحیح جانچ ہو بے قصور کو سزا نہیں ملنی چاہئیے۔ انہوں نے کہا کہ اتوار کی شب ایک افواہ اڑائی گئی کہ ایک فرد جو گرفتار شدگان ہے لاک اپ کسٹڈی میں مرگیا ہے اس افواہ نے پورے ریلپار ہی نہیں پورے شہر میں افراتفری پھیلا دی دوکانیں بند ہونے لگی لوگ سہمے ہوئے دیکھے گئے۔ اسطرح کی افواہیں کون پھیلا رہا ہے ہم لوگ پولیس انتظامیہ سے گزارش کر رہے ہیں اسکا پتہ جلد لگایا جائے مرنے کی خبر پھیلائی گئی جبکہ ایسا ہوا نہیں اج ریلپار کو جس طرح دکھلایا جا رہا ہے ویسا ریلپار ہے نہیں ریلپار میں ترقیاتی کام بہت ہوئے ہیں تعلیم یافتہ علاقہ شمار ہوتا ہے ریلپار کے بیشتر لوگ کاروباری ہیں۔ آج بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ بازار میں جتنی دوکانیں ہیں اسمیں ریلپار کے لوگوں کی کثیر تعداد ہے انہوں نے کہا کہ سیاست ہے الیکشن ہوا عوام کا فیصلہ آیا آج نئی حکومت بنی ریلپار کے واقعے کو لیکر وزیر اعلی کا بھی بیان آیا آسنسول اترا اسمبلی کے نومنتخب ایم ایل اے کا بھی بیان آیا لیکن اسکے بعد ہم لوگ دیکھ رہے ہیں کہ بہت ساری چیزیں ایسی ہو رہی ہیں میں پولیس سے گزارش کروں گا پوری ایکشن میں پولیس اپنی خدمات انجام دے اوسی کا ٹرانسفر ہوا ہے انہوں نے کہا کسی بھی طرح کی افواہ ہو، فوری ذمہ داران سے رابطہ کریں۔ مغربی بنگال بالخصوص آسنسول کا بھائی چارہ اسے ہمیشہ بنا کر رکھیں حکومت کی جو گائیڈ لائن ہے اس پر پولیس اور علماء کے ساتھ گفت وشنید ہوئی ہے کسی بھی طرح سے کسی بات پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے سرکاری گائیڈ لائن جو آرہا ہے اسی گائنڈ لائن پر ہمکو آپ کو چلنا ہے ریلپار کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ حقیقت سامنے آنی چاہئے کہ کس نے سازش رچی ہے۔ قانون کسی کو ہاتھ میں نہیں لینا ہے پولیس اپنا کام کرے گی۔

تلابازی اور دہشت پھیلانے کے الزام میں پنڈیشورا اسمبلی سے بڑی گرفتاریاں

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) اس بار درگاپور-فرید پور بلاک ترنمول کانگریس کے صدر شند یپ گھٹک کو تولابازی، دہشت پھیلانے اور عوام کو ڈرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے وہ درگاپور فرید پور کے لاڈوہا علاقے کا رہنے والا ہے۔ الزام ہے کہ وہ کافی عرصے سے ان کی حفاظت میں تھا بتایا جاتا ہے کہ ان کی حفاظت میں علاقے میں کافی دیر تک خوف کی فضا قائم تھی۔ بی جے پی کارکنوں کو دھمکیاں دینے اور عام لوگوں پر دباؤ ڈالنے کے الزامات بھی مسلسل سامنے آرہے ہیں۔ ان پر اسمبلی انتخابات کے دوران اپوزیشن کارکنوں پر دباؤ ڈال کر جمہوری عمل کو متاثر کرنے کی کوشش کرنے کا بھی الزام تھا مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بار بار شکایات کے باوجود انتظامیہ کے کردار پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ دریں اثنا، ریاست میں سیاسی تبدیلی کے بعد سے وزیر اعلی سوبھیندو ادھیکاری نے ریاستی پولیس کو امن وامان کے حوالے سے سخت پیغام جاری کیا ہ وزیر اعلیٰ نے واضح طور پر ہدایت کی ہے کہ امن وامان برقرار رکھنے میں کسی قسم کا سیاسی دباؤ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بعد سے پولیس انتظامیہ ریاست کے مختلف اضلاع میں مسلسل کارروائیاں کر رہی ہے۔ ریاست کے مختلف حصوں میں ترنمول کے سربراہوں، نائب سربراہوں اور بلاک سطح کے لیڈروں کو دہشت گردی، بھتہ خوری اور سماج دشمن سرگرمیوں کے الزام میں مسلسل گرفتار کیا جا رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان الزامات کی بنیاد پر فرید پور پولیس نے اتوار کی رات آپریشن شروع کیا اور شند یپ گھٹک کو گرفتار کر لیا گرفتاری سے علاقے میں کھلبلی مچ گئی بتایا جاتا ہے کہ پولس نے ملزم کو پیر کی صبح درگاپور مجسٹریٹ کورٹ میں پیش کرتے ہوئے پولس تحویل کی درخواست کی۔

اطلاع کے مطابق پولیس اسٹیشن سے نکل کر عدالت میں داخل ہوتے ہوئے، گرفتار ترنمول لیڈر نے کہا کہ انہیں 2021 کے ایک کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ سوگ میں تھے جب ملزم کو عدالت میں پیش کیا جا رہا تھا تو ایک شخص نے اسے دیکھ کر "چور، چور" کے نعرے لگائے۔

امن وامان بحال کرنے کے لیے آسنسول کے علماء اکرام کے وفد کی پولیس کمشنر سے ملاقات

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) سپریم کورٹ کے آرڈر کے مطابق تمام مذہبی عبادت خانوں کے لاوڈ اسپیکر کی آواز کو حکومت کی طرف سے جاری گائیڈ لائن پر عمل آوری کے غرض سے کئی روز سے مقامی پولیس مساجد کا دورہ کر کے اس کے نفاذ کا کام کر رہی تھی لیکن مقامی لوگوں کا کہنا ہی کہ پولیس انتظامیہ حکومت کے گائیڈ لائن میں اضافہ کے ساتھ اس پر سختی اہل مساجد کے ساتھ کر رہی تھی۔ اسی بنا پر عوام میں غصہ پھوٹ پڑا عوام کا کہنا ہیکہ ہم حکومت کی ہدایت ہی پر عمل کرینگے اس میں زرہ برابر ترمیم قبول نہیں اسی اثناء پولیس پھانڑی میں بھیڑ پہونچی دیکھتے ہی دیکھتے سنگ باری اور لاٹھی چارج شروع ہوئی بھیڑ کو قابو میں کرنے اور حالات کو قابو میں کرنے کے لیے مرکزی دستہ علاقوں کا گشت شروع کیا۔ مرکزی دستہ کے گشت کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد دیکھا گیا کہ نورانی مسجد کی مختلف کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے پائے گئے عام مسلمانوں کی موٹر سائیکل کار ٹوٹو اوٹو کافی تعداد میں مخدوش پائے گئے شہر آسنسول کے علماء کرام کا موقر وفد الحاج مفتی زبیر احمد قاسمی قاضی شریعت امارت شرعیہ آسنسول، مفتی سعید اسعد قاسمی امارت شرعیہ آسنسول، الحاج مولانا فردوس احمد نعمانی امام وخطیب قریشی محلّہ مسجد، مولانا طاہر رشیدی امام وخطیب بوتل مسجد، مولانا تبارک حسین قاسمی امام عیدگاہ والی مسجد ندی پار نے پولیس کمشنر سے ملاقات کر کے حالات کو قابو میں رکھنے اور امن وامان بحال کرنے کی گزارش کی۔

آسمانی بجلی گرنے سے ایک طالب علم جاں بحق فٹبال کھیلتے ہوئے حادثے میں دوسرا زخمی ہو گیا

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) ضلع پچھم بردوان کے برن پور علاقے میں گزشتہ شام اچانک آندھی اور آسمانی بجلی نے ایک خاندان کی خوشیاں چھین لیں۔ ہیراپور پولیس اسٹیشن کے تحت ریور سائیڈ کے بی آر ایس گیراج گراؤنڈ میں فٹبال کھیلنے والے نوجوانوں پر آسمانی بجلی گرنے سے ایک اسکولی طالب علم کی المناک موت ہو گئی اور دوسرا شدید زخمی ہو گیا۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں خوف وہراس کی فضا پھیل گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اتوار کی شام برن پور اور آس پاس کے کئی نوجوان معمول کے مطابق فٹ بال کھیلنے گراؤنڈ پہنچے تھے کھیل کے دوران اچانک موسم بدل گیا اور کالبیساکھی طوفان کے ساتھ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اسی دوران اچانک آسمانی بجلی گر گئی جس سے کئی نوجوان زمین پر گر گئے اور خوف وہراس پھیل گیا۔

مقامی باشندوں اور دوستوں کی مدد سے زخمی نوجوانوں کو فوری طور پر آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے برن پور کے علاقے کے رہائشی 16 سالہ شیخ فیروز دسویں جماعت کے طالب علم کو مردہ قرار دے دیا۔ 17 سالہ وویک گھوش شدید زخمی ہو گئے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وویک کا گھر مانک چند علاقے میں بتایا جاتا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ریاست کی خواتین اور بچوں کی ترقی اور شہری ترقی کی وزیر اگنی مترا پال اسپتال پہنچیں۔

آواز ریاستی کمیٹی نے مائیک، آذان اور بقرعید کے موضوع پر تشویش کا اظہار کیا

آسنسول :18 مئی (عوامی نیوز سروس) مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی تنظیم آواز کی پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے سکریٹری جناب نعمان اسفر خان سے ملی جانکاری کے مطابق آواز ریاستی کمیٹی کے صدر سابق رکن پارلیمنٹ پروفیسر سعید الحق اور ریاستی کمیٹی سکریٹری روح الامین غازی نے ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی کمیٹی نہایت تشویش کے ساتھ یہ مشاہدہ کر رہی ہے کہ آر ایس ایس کے ہندوتوا نظریے کو نافذ کرنے کے لیے ہماری ریاست کی نو تشکیل شدہ بی جے پی حکومت سرگرم ہو گئی ہے حکومت بلڈوزر سیاست کو نافذ کرنا چاہتی ہے اور اتر پردیش کے یوگی ادیتیہ ناتھ ماڈل کی پیروی شروع کر دی ہے یہ درست ہے کہ شہروں میں غیر قانونی تعمیرات کو روکا جانا چاہیے لیکن اس کے نام پر صرف قصبہ، تلجلہ، مومن پور، اقبال پور اور آسنسول کے ریل پار جیسے علاقوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اب ایک سرکاری نوٹیفکیشن جاری کر کے کہا گیا ہے کہ کسی بھی جانور (گائے، بھینس، بچھڑا، سانڈ وغیرہ) کو ذبح کرنے کے لیے کچھ مخصوص شرائط پوری کرنی ہوں گی، اور ذبح (حلال) سے پہلے شہری علاقوں میں میونسپلٹی کے چیئرمین، دیہی علاقوں میں پنچایت سمیتی کے صدر، اور سرکاری ویٹرنری ڈاکٹر سے اس بات کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا کہ جانور قربانی کے لیے موزوں ہے یہ عملاً ناممکن ہے۔ مقررہ طریقہ کار کے مطابق درخواستیں دیتے دیتے بقرعید کا تہوار گزر جائے گا ساتھ ہی حکومت نے نہ تو سرکاری ڈاکٹر کا انتظام کیا ہے اور نہ کسی میونسپلٹی اور کارپوریشن نے کسی افسر کو اس معاملے میں کوئی ذمہ داری دی ہے یہ ایک طبقہ کو پریشان کرنے کی حکمت عملی ہے۔

چند دنوں بعد اقلیتی مسلم برادری کا بڑا تہوار بقرعید یا قربانی آنے والا ہے اس تہوار میں مخصوص جانور کی قربانی دینا ان کے مذہبی احکام کا لازمی حصہ ہے ہزاروں برس سے مسلمان اس حکم پر عمل کرتے آرہے ہیں ہماری ریاست میں اس حوالے سے کبھی کوئی تنازعہ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی مسئلہ سامنے آیا لیکن موجودہ ریاستی حکومت اب ہندوتوا نظریے کے تحت اسے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اقلیتی برادری کے غریب لوگ جو مویشیوں کی خرید وفروخت سے وابستہ ہیں مختلف طریقوں سے ہراسانی کا شکار ہو رہے ہیں مویشی منڈیوں میں گائے کے تاجروں کو پریشان کیا جا رہا ہے وہ پولیس کے ظلم وستم اور نام نہاد گورکشک گروہوں کی دھمکیوں کا سامنا کر رہے ہیں آسنسول، مشرقی بردوان، بیر بھوم، ہوڑہ سمیت کئی اضلاع میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ ان تمام حالات کے نتیجے میں اقلیتی مسلم عوام میں قربانی کے تہوار کے حوالے سے شدید خوف اور تشویش پیدا ہو گئی ہے سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا حکومت کسی خاص برادری کو نشانہ بنانا چاہتی ہے؟ حکومت کس نظریے کے تحت چلائی جا رہی ہے؟ یہ سوال بھی اٹھا ہے کہ جس جماعت کی حکومت ہے کیا اس جماعت نے گوشت برآمد کرنے والوں سے چندہ لیا ہے یا نہیں؟ کیا ہمارے ملک سے اس گوشت کی برآمد قانونی حیثیت رکھتی ہے؟ اور کون کون لوگ اس کاروبار سے وابستہ ہیں؟

آنے والی بقرعید کے پس منظر میں آواز ریاستی کمیٹی کی ریاستی حکومت سے اپیل ہے کہ وہ اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کرے اور اس نوٹیفکیشن میں ترمیم کرے تاکہ ریاست کی اقلیتی برادری کے لوگ گزشتہ برسوں کی طرح پُرامن ماحول میں مکمل عزت و احترام کے ساتھ بقرعید منا سکیں۔ ساتھ ہی آذان کے معاملے میں من مانی طریقے سے ہدایت نامہ جاری نہ کر کے اس معاملے میں عدالتی حکمنامے کا احترام کرے آواز ریاستی کمیٹی تمام اقلیتوں اور ملک کے سیکولر عوام بلاتفریق مذہب و ملت زبان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ متحد ہو کر اس مطالبے کے حق میں پُرامن تحریک منظم کریں۔

آسنسول بس اسٹینڈ پر مبینہ غیر قانونی بھتہ خوری پر پھر ہنگامہ

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) آسنسول بس اسٹینڈ پر سیاسی اور انتظامی حلقوں میں مبینہ غیر قانونی بھتہ خوری اور "کٹ منی" پر ایک نئی بحث چھڑ گئی۔ یہ معاملہ اچانک اس وقت توجہ کا مرکز بن گیا جب بی جے پی لیڈر نیلو ہزارہ نے ایک شخص کو مبینہ طور پر بس ڈرائیوروں سے پیسے بٹورتے ہوئے پکڑنے کا دعویٰ کیا اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی منظر عام پر آئی ہے، جس نے شلپنچال کے پورے علاقے میں سیاسی الزامات اور جوابی الزامات کو جنم دیا ہے ویڈیو میں دکھائی دینے والا شخص مبینہ طور پر آسم مترا ہے، جسے بچو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جس پر نام نہاد "ترقیاتی فیس" کے نام پر برسوں سے بس اسٹینڈز پر پیسے بٹورنے کا الزام ہے ویڈیو میں انہیں مبینہ طور پر یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ماضی میں بھتہ خوری ہوئی تھی اور موجودہ سیاسی صورتحال میں بھی انہیں ایسا کرنے کی ہدایات ملی تھیں۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سیاسی ماحول مزید گرم ہو گیا ہے۔ واقعہ کے دوران، بی جے پی لیڈر نیلو ہزارہ نے مبینہ طور پر بھتہ خوری پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ آسنسول شمالی اسمبلی حلقہ میں کسی بھی طرح کی غیر قانونی بھتہ خوری، سنڈیکیٹ یا بدعنوانی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی قیادت نے واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ پارٹی کے نام پر کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کو برداشت نہیں کیا جائے گا انہوں نے انتظامیہ سے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا اس تنازع کے بعد پرانے الزامات پھر سے سامنے آئے ہیں الزام ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے بس اسٹینڈ پر بس ڈرائیوروں سے ترقیاتی فیس کے نام پر باقاعدہ بھتہ وصول کیا جا رہا ہے۔ کچھ مزدور تنظیموں اور ٹرانسپورٹ کے نمائندوں نے اس سے قبل یہ الزام لگایا تھا کہ اس بھتہ خوری کے ذریعے جمع ہونے والے فنڈز کی مکمل رقم منظر عام پر نہیں لائی گئی ویڈیو کی وجہ سے سیاسی ہلچل بڑھ گئی۔

اس معاملے کو لے کر انتظامیہ اور میونسپل کارپوریشن سے پہلے ہی شکایات درج کی جا چکی ہیں۔ ذرائع کے مطابق معلومات کے حق قانون کے تحت پہلے بھی کئی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ ان میں یہ جاننے کے مطالبات بھی شامل تھے کہ نجی افراد کو رقم جمع کرنے کی اجازت کس بنیاد پر دی گئی، جمع کی گئی کل رقم اور اس میں سے کتنی رقم سرکاری کھاتوں میں جمع کرائی گئی ان سوالات نے اس وقت بھی انتظامی شفافیت کے بارے میں بحث چھیڑ دی تھی۔ اطلاع کے مطابق بی جے پی ایم ایل اے کرشنیندو مکھرجی نے اس معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی سیاسی پارٹی یا سرکاری ادارے کے نام پر غیر قانونی طور پر بھتہ خوری کی جا رہی ہے تو مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ نظام کے تحت کرپشن اور سنڈیکیٹ کلچر کو تحفظ نہیں دیا جائے گا اور کسی بھی شکایت کی سنجیدگی سے تحقیقات کی جائیں گی۔

معلومات کے مطابق آسنسول بس اسٹینڈ سے روزانہ بڑی تعداد میں منی اور لمبی بسیں روانہ ہوتی ہیں ٹرانسپورٹ کے شعبے سے وابستہ افراد کا دعویٰ ہے کہ ہر گاڑی سے فیس کی باقاعدہ وصولی کی وجہ سے روزانہ ہزاروں روپے کا لین دین ہو رہا ہے۔ تاہم ان الزامات کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

دریں اثنا، بس ڈرائیوروں اور ملازمین میں الجھن اور خوف کا ماحول ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ دیرینہ نظام کی وجہ سے کئی ڈرائیوروں نے کھلے عام احتجاج کرنے سے گریز کیا ہے۔

صوتی آلودگی پر قابو پانے کے حوالے سے آسنسول پولیس کی مذہبی تنظیموں کے ساتھ میٹنگ

آسنسول:18 مئی (عوامی نیوز سروس) صوتی آلودگی پر قابو پانے اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن میں ایک خصوصی بیداری میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس میں مختلف مذہبی تنظیموں اور اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پولیس انتظامیہ نے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال، مقررہ وقت کی حدود اور قانونی دفعات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ عہدیداروں نے واضح کیا کہ قانون تمام مذاہب اور اداروں پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے اور اس کی تعمیل کو یقینی بنانا ہر ایک کی ذمہ داری ہے اس میٹنگ میں مندروں، مساجد، گرودواروں اور گرجا گھروں کے نمائندے موجود تھے پولیس حکام نے ساؤنڈ سسٹم کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔

آلودگی کنٹرول ایکٹ 2000 کے تحت جاری کردہ رہنما خطوط کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے وضاحت کی کہ کسی بھی مذہبی، سماجی یا عوامی تقریب میں آواز بڑھانے والے آلات کے استعمال کی اجازت صرف مقررہ معیارات اور وقت کی حدود میں ہونی چاہیے۔ ان ہدایات کی خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی جائے گی پولیس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حال ہی میں لاؤڈ سپیکر کو لے کر کئی علاقوں میں جھگڑے اور تناؤ پیدا ہوا تھا۔ اس لیے ضروری تھا کہ عوام میں شعور بیدار کیا جائے اور قانون کے حوالے سے وضاحت فراہم کی جائے اس مقصد کے لیے، تمام مذہبی تنظیموں کے نمائندوں کو قواعد وضوابط اور انتظامی طریقہ کار پر تبادلہ خیال کے لیے اکٹھا کیا گیا۔ آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر بسواجیت مکھرجی نے کہا کہ پولیس کی ترجیح سماجی امن اور باہمی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ میٹنگ کسی الجھن یا غلط فہمی سے بچنے کے لیے کی گئی تھی تاکہ مستقبل میں کوئی ناخوشگوار صورتحال پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ تمام اداروں نے انتظامیہ کو اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اے سی پی عبدالغفار نے کہا کہ قانون کے مطابق تمام مذہبی اداروں پر لازم ہے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق ضوابط کی پابندی کریں۔ انہوں نے کہا کہ شورا ایکٹ 2000 کی ہر شق کی تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے اور تمام نمائندوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں ان ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنائیں عہدیداروں نے یہ بھی واضح کیا کہ انتظامیہ کسی خاص مذہب یا برادری کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی ہے بلکہ امن عامہ اور شہری سہولیات کو ذہن میں رکھ کر کارروائی کر رہی ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: وزیر اعلیٰ شوبھیندو

تھا۔ کولکاتا کے کمک اسٹریٹ میں ایک پروگرام میں شرکت کے بعد شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی خود اپنے حلقہ بھوانی پور سے جیت نہیں سکیں اور میں پورے دعوے سے کہتا ہوں ممتا بنرجی کا سیاسی کیریئر غرق ہو گیا ہے اور وہ پھر کبھی نہیں ابھر کر منظر عام پر آسکیں گی۔ کمک اسٹریٹ میں بی جے پی کو بھاری ووٹ دے کر کامیاب بنانے والے ووٹروں کا شکریہ ادا کرنے پہنچے ادھیکاری نے کہا کہ ممتا بنرجی کا سیاسی کیریئر ختم ہو چکا ہے اور ریاست کے لوگوں نے انہیں الوداع کہہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھوانی پور میں اب ڈرا دھمکا کر پیسہ وصولی اور کٹ منی کا معاملہ نہیں چلے گا۔ غنڈہ گردی کرنے والوں کی جگہ اب صرف جیل ہوگی۔ انہوں نے بھوانی پور کے لوگوں کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں 15 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے کامیابی دلائی۔ انہوں نے ایسے لوگوں کی سخت سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ اب غنڈہ گردی، ڈرا دھمکا کر پیسہ وصولی، کٹ منی سب بند اور ایسے غنڈوں کی اصل جگہ اب صرف جیل ہوگی۔

بقیہ: سڑکوں پر نماز

عبادت سے نہیں روک رہی لیکن قانون اور نظم وضبط سب کے لیے یکساں ہے۔ ان کے مطابق ہر شخص کو اپنے مذہبی مقام یا مناسب جگہ پر عبادت کرنی چاہیے، نہ کہ عوامی سڑکوں پر۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت کسی بھی صورت میں سڑکوں پر افراتفری یا رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عام شہری، مریض، ملازمین، مزدور اور تاجر سڑکوں سے گزرتے ہیں، اس لیے کسی کو بھی راستہ روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے آبادی کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر لوگوں کے پاس مناسب جگہ نہیں ہے تو انہیں تعداد کو قابو میں رکھنے کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ نظام کے ساتھ چلنے کے لیے قوانین اور ضابطوں پر عمل ضروری ہے۔ عیدالاضحیٰ سے قبل یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ بیان خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سال 28 مئی کو مسلمان عیدالاضحیٰ منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کئی شہروں میں مساجد اور عیدگاہوں میں جگہ کم پڑنے کے باعث عیدین یا بعض اوقات نماز جمعہ کے دوران کچھ لوگ مسجدوں کے باہر یا سڑکوں پر بھی نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ تاہم، موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اس معاملہ میں انتہائی سخت رویہ اپنایا جاتا ہے اور اب باقاعدہ طور پر پولیس گشت کر کے یہ یقینی بناتی ہے کہ کوئی بھی شخص سڑک پر نماز ادا نہ کرے۔

یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیان کو بھی اس بات کا اشارہ مانا جا رہا ہے کہ اتر پردیش حکومت عوامی سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملہ میں مزید سخت اقدامات لے سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت پہلے بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پیار سے مانیں گے تو ٹھیک، نہیں مانیں گے تو دوسرا طریقہ اپنائیں گے۔" یوگی آدتیہ ناتھ نے بریلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں بعض لوگوں نے طاقت آزمانے کی کوشش کی تھی لیکن حکومت نے اپنی طاقت بھی دکھا دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی ہر حال میں برقرار رکھی جائے گی اور تمام قوانین سب پر یکساں طور پر نافذ ہوں گے۔

بقیہ: بنگال میں 7واں

کیا۔ قیادت کی تبدیلی کے بعد کارکن اس فیصلے کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اس بار وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری کی حلف برداری کے ڈیڑھ ہفتہ کے اندر پے کمیشن کی تشکیل کو منظوری دے دی گئی۔ اس اعلان کا ملازمین نے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ سرکاری ملازمین کا کہنا ہے کہ اگر ساتواں پے کمیشن بنتا ہے اور اسے نافذ کیا جاتا ہے تو ان کی بنیادی تنخواہوں میں ایک ہی بار میں 10 سے 12 ہزار تک کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ پے کمیشن کے قوانین کے مطابق حکومت کو ہر 10 سال بعد ملازمین کی تنخواہوں کے ڈھانچے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس اصول کی کئی بار خلاف ورزی دیکھی گئی ہے۔ مودی حکومت نے یکم جنوری 2016 کو ساتویں تنخواہ کمیشن کو لاگو کیا تھا۔ کم از کم بنیادی تنخواہ 18,000 روپے ہوگی۔ ساتواں پے کمیشن کم از کم بنیادی تنخواہ 18,000 اور زیادہ سے زیادہ بنیادی تنخواہ 2.5 لاکھ فراہم کرتا ہے۔ سنگرامی جوئی منچ کے نمائندوں نے ساتویں پے کمیشن کی تشکیل کا خیر مقدم کیا۔ جب کہ سنگرامی جوئی منچ کے نمائندوں کو امید تھی کہ حکومت آج زیر التواء مہنگائی بھتے کے سلسلے میں کوئی اعلان کرے گی، وہ ابھی تک مایوس نہیں ہوئے ہیں۔

بقیہ: یکم جون سے انا

مشت عنایت کا بھی ذکر ہوا۔ اسی میٹنگ میں خواتین واطفال بہبود کی وزیر اگنی مترا پال نے پورے وثوق سے یہ اعلان بھی کر دیا کہ یکم جون سے انا پورنا بھنڈار ملنے لگیں گے۔ بہتوں کے دلوں میں یہ وسوسہ بھی تھا کہ اب کن کن کو یہ بخشش دی جائے گی۔ اس دن اس کا بھی خلاصہ کر دیا گیا۔ بتایا گیا کہ اب سے پہلے جو بھی لکشمی بھنڈار پا رہی تھیں اب انا پورنا بھنڈار کی بڑھتی رقم 3000 روپے ان کے اکاؤنٹ میں آجائیں گے۔ SIR کارروائی میں کافی خواتین کا نام حذف ہوا ہے۔ جو لکشمی بھنڈار پا رہی تھیں اب ان کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہونے لگا ہے کہ اب ان کا کیا ہوگا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے یہ بھی بتا دیا گیا کہ جو جو ایس اے اے کے ذریعہ شہریت حاصل کر چکی ہیں اور جن کے نام حذف ہو جانے کے بعد ٹریبونل میں عرضیاں ڈالی ہیں وہ بھی انا پورنا بھنڈار کی آسانیاں پائیں گی۔ اور جو اس رعایت کو پانا چاہتی ہیں ان کے لئے جلد ہی پورٹل چالو ہوگا۔ اگنی مترا پال نے بتا دیا کہ اس پورٹل کے ذریعہ درخواست کو جانچنے کے بعد براہ راست 3 ہزار روپے اکاؤنٹ میں آجائیں گے۔

بقیہ: عمر خالد اور شرجیل امام

کرتے وقت سپریم کورٹ نے بغیر ٹرائل طویل عرصہ تک جیل میں رہنے کو بنیاد بنایا۔ اندرابی کو جون 2020 میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یواے پی اے کے معاملوں میں بھی 'ضمانت اصول ہے اور جیل استثنیٰ' والا قانون نافذ ہوتا ہے۔ جنوری میں عدالت نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا جبکہ باقی تمام ملزمین کو رہا کر دیا گیا تھا۔

اپنے فیصلے میں جسٹس بی وی ناگرتنا اور اجول بھوئیاں کی بنچ نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت نہ دینے والی دوسری بنچ کے فیصلے سے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے کے اے نجیب فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اندرابی کو جس عدالتی اصول کے تحت ضمانت دی جا رہی ہے وہ 3 ججوں کی بنچ نے طے کیا تھا۔ عمر خالد کے معاملے میں 2 ججوں کی بنچ نے اس اصول پر عمل نہیں کیا۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق سپریم کورٹ نے کہا کہ ضمانت ایک اصول ہے اور قید استثنیٰ ہے۔ یہ آرٹیکل 21 اور 22 سے ماخوذ ایک آئینی اصول ہے اور بے گناہی کا تصور قانون کی حکمرانی کے تحت چلنے والے کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔ بینچ نے کہا کہ کے اے نجیب معاملے میں اس کا فیصلہ پابند قانون ہے اور اسے ماتحت عدالتوں، ہائی کورٹس اور یہاں تک کہ سپریم کورٹ کے ماتحت بینچ بھی اسے کمزور، نظر انداز یا درکنار نہیں کر سکتی ہیں۔ عدالت نے 2021 کے 'کے اے نجیب بمقابلہ یونین آف انڈیا' کے تاریخی فیصلے میں یہ طے کیا تھا کہ یواے پی اے جیسے سخت انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت بھی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اگر مقدمے کی سماعت میں غیر معمولی تاخیر ہو اور مستقبل قریب میں ملزم کی رہائی کا امکان نہ ہو۔

سپریم کورٹ نے کہا کہ گلفشاں فاطمہ بمقابلہ ریاست فیصلے میں کے اے نجیب فیصلے کی صحیح طریقے سے پیروی نہیں کی گئی۔ عدالت نے 2024 کے گروندر سنگھ مقابلہ یونین آف انڈیا فیصلے پر بھی نااتفاقی ظاہر کی اور کہا کہ چھوٹی بینچ بڑی بینچ کے فیصلوں کو کمزور نہیں کر سکتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ گلفشاں معاملے میں بینچ کا یہ کہنا کہ کے اے نجیب کا اصول صرف غیر معمولی مقدمات میں نافذ ہوگا، صحیح تشریح نہیں ہے۔ جسٹس اجول بھوئیاں نے اپنے فیصلے میں کہا کہ چھوٹی بنچ بڑی بنچ کے وضع کردہ قانون کی پابند ہوتی ہے۔ عدالتی نظم وضبط کا تقاضا ہے کہ پابند نظیر کی پیروی کی جائے اور اگر کوئی شک ہو تو کیس کو بڑی بنچ کے پاس بھیجا جائے۔ چھوٹی بینچ، بڑی بینچ کے فیصلے کو درکنار، کمزور یا نظر انداز نہیں کر سکتی۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ 'وتالی' فیصلے کا استعمال یواے پی اے معاملوں میں غیر معینہ مدت کی حراست کو صحیح ٹھہرانے کے لیے نہیں کیا جا سکتا۔ رواں برس جنوری میں سپریم کورٹ کے 2 ججوں کی بینچ نے دہلی فسادات کے ملزمین میران حیدر، گلفشاں فاطمہ، شفاالرحمان، محمد سلیم خان اور شاداب احمد کو مشروط ضمانت دے دی تھی، جبکہ اس معاملے کے مرکزی ملزمین عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی گئی تھیں۔ دونوں ستمبر 2020 سے جیل میں بند ہیں۔

بقیہ: مندر یا مسجد نہیں چاہئے

بھوپال کے ایک مسلمان نے کہا، "اس جگہ پر نہ تو مندر بننا چاہیے اور نہ ہی مسجد۔ وہاں اس سے بہتر ہے کہ اسپتال بنا دیا جائے۔ ہر بیمار وہاں جائے گا، لوگوں کا علاج ہوگا۔ اس لیے بہتر ہے کہ وہاں اسپتال بنا دیا جائے۔" عدالتی حکم کے مطابق مسلمانوں کو نماز کے لیے علیحدہ زمین دی جائے گی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک صاحب نے کہا، "مساجد تو بہت ہیں، لیکن اسپتالوں کی کمی ہے، اگر اسپتال بن جائے تو تمام مذاہب کے لوگ، ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، علاج کے لیے وہاں جا سکیں گے۔ اسپتال سے بڑا کوئی مذہبی مقام نہیں ہو سکتا۔" ایک مسلم نوجوان نے کہا کہ ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کیا جا رہا ہے، اس لیے اس جگہ پر مندر یا مسجد بنانے کے بجائے اسکول، کالج یا اسپتال بنانا بہتر ہوگا۔ تب ہی یہ جگہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلے گی۔ ایک اور مسلمان شخص نے کہا، "ان دنوں مندر اور مسجد کے نام پر تمام تنازعات لڑے جا رہے ہیں، اس لیے اس معاملے میں ایسے فیصلے کی ضرورت ہے جو ہندو مسلم اتحاد کی مثال قائم کرے۔ ہم خود ہندو خاندانوں کے ساتھ ایک ہی محلے میں رہتے ہیں۔" آج بھی ہماری دعائیں اور سلام ہمارے ہندو بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اس لیے اس مسئلے کا کوئی ایسا حل نکالیں جس سے یہاں یہ پریشانی ختم ہو جائے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
منگل، ۱۹ رمئی ۲۰۲۶ء

قومی و بین الاقوامی خبریں
National / International

Aawami news
Kolkata
Tuesday, 19th May 2026
Also published from Ranchi & Patna

'بی جے پی- جے ڈی یو میں سب کچھ ٹھیک نہیں'، آر جے ڈی کا بڑا دعویٰ

پٹنہ 18 رمئی: بہار میں اہم اپوزیشن پارٹی راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی اور جے ڈی یو میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ پیر (18 مئی) کو جب آر جے ڈی کے ترجمان مرتیونجے تیواری سے پوچھا گیا کہ آنند موہن نے کہا ہے کہ جے ڈی یو میں کچھ لوگ پیسہ لے کر وزیر بنے ہیں یا انہی کو آگے بڑھایا جا رہا ہے جو پیسے دے رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اب ساری پول تو جے ڈی یو کے لیڈر ہی کھول رہے ہیں۔ ابھی تو ایک سامنے آئے ہیں، فہرست کافی لمبی ہے۔ بہت سارے لوگ بغاوت کرنے والے ہیں، جے ڈی یو خاتمے کے دہانے پر ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جے ڈی یو جلد ہی 2 حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ آر جے ڈی لیڈر مرتیونجے تیواری کے مطابق بی جے پی- جے ڈی یو میں اندرونی طور پر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ تیجسوی یادو نے پیش گوئی کر دی ہے کہ یہ حکومت زیادہ دنوں تک چلنے والی نہیں ہے۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ مرکزی وزیر اور جے ڈی یو کے سینئر لیڈر للن سنگھ کے بیان 'سمراٹ چودھری نتیش کمار کے جانشین ہے' پر آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ "یہ بات تو ہم مسلسل کہہ رہے ہیں کہ جے ڈی یو کا بی جے پی میں انضمام ہو گیا ہے۔ کچھ لوگ جو جے ڈی یو میں ہیں ان کی روح بی جے پی میں بستی ہے۔" دوسری جانب وزیراعظم مودی کی اپیل پر مرتیونجے تیواری نے کہا کہ "تمام اپوزیشن پارٹیاں اور ملک کی عوام دیکھ رہی ہے کہ وزیراعظم کس طرح اپیل کرتے ہیں کہ ایندھن بچائیے، پٹرول- ڈیزل بچائیے، سونا مت خریدیے، بیرون ممالک سفر مت کریے اور خود گھوم رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "وزیراعظم اچھے دن کا کہہ رہے تھے، آپ کے اچھے دن تو آ گئے بیرون ممالک گھومنے کے، لیکن ملک کی عوام بیرون ممالک نہیں جا سکتی، سونا نہیں خرید سکتی، گاڑیوں پر نہیں گھوم سکتی، یہی ان کے اچھے دن ہیں..." اس سوال پر کہ جے ڈی یو کی جانب سے آر جے ڈی پر الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ نشانت کمار کو ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کل بھی بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تیجسوی یادو نے کہا کہ ہم وزیر صحت پر کچھ نہیں بولیں گے۔ نشانت کے بارے میں تیجسوی یادو نے کچھ نہیں کہا ہے اور عوام سب دیکھ رہی ہے۔ عوام اب اندازہ لگائے گی کہ تیجسوی یادو نے جو جو کہا سب سچ ثابت ہوا۔

69 ہزار اساتذہ بھرتی معاملہ:
کانگریس کا بی جے پی پر دلت اور پسماندہ مخالف ہونے کا الزام

لکھنؤ، 18 رمئی: لکھنؤ کی شدید گرمی کے درمیان 69 ہزار معاون اساتذہ بھرتی معاملہ ایک بار پھر سیاسی بحث کا مرکز بن گیا ہے۔ کانگریس نے اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پر دلت اور پسماندہ طبقوں کے ساتھ ناانصافی کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے ریزرویشن کے اصولوں کو نظرانداز کر کے ہزاروں نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں کئی امیدوار سڑکوں پر لیٹ کر آگے بڑھتے اور احتجاج کرتے نظر آئے، جس کے بعد یہ معاملہ مزید گرم ہو گیا۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں کا کہنا ہے کہ وہ برسوں سے انصاف کے لیے در بدر بھٹک رہے ہیں لیکن ان کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی۔ کئی نوجوانوں نے الزام لگایا کہ چونکہ وہ دلت اور پسماندہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے ان کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا۔ امیدواروں کے مطابق انہوں نے امتحان اور تمام مراحل مکمل کیے مگر تقرری اب تک نہیں ہو سکی۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے 69 ہزار اساتذہ بھرتی میں ریزرویشن گھوٹالہ کیا، جس کے سبب دلت، پسماندہ اور دیگر محفوظ طبقات کے ہزاروں امیدوار متاثر ہوئے۔ پارٹی نے کہا کہ یہ نوجوان گزشتہ کئی برسوں سے نوکری کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں لیکن حکومت ان کے مطالبات پر توجہ دینے کے بجائے معاملے کو ٹالتی رہی ہے۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ یہی بی جے پی حکومت کا اصل چہرہ ہے جو پسماندہ طبقات کو ان کا حق نہیں دینا چاہتی۔ یہ پورا تنازعہ دسمبر 2018 میں نکلی 69 ہزار معاون اساتذہ کی بھرتی سے جڑا ہے۔ امتحان جنوری 2019 میں ہوا تھا جبکہ نتیجہ 2020 میں جاری کیا گیا۔ اسی دوران امیدواروں نے الزام لگایا کہ بھرتی میں ریزرویشن قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔ ان کے مطابق دیگر پسماندہ طبقات کو 27 فیصد ریزرویشن کے بجائے صرف 3.86 فیصد حصہ دیا گیا، جبکہ درج فہرست ذات کے امیدواروں کو بھی مقررہ کوٹے سے کم نشستیں ملیں۔

وی ڈی ستیسن نے کیرلم کے وزیراعلیٰ عہدہ کا لیا حلف
تقریب میں نظر آئے 3 ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ

تریوننتھاپورم، 18 رمئی: کانگریس کے سینئر لیڈر وی ڈی ستیسن نے کیرلم کے وزیراعلیٰ عہدہ کا حلف ایک پُروقار تقریب میں لیا، جہاں کئی بڑی ہستیاں موجود تھیں۔ ستیسن کے علاوہ 20 دیگر اراکین اسمبلی نے وزارتی عہدہ کا حلف بھی لیا، جو ستیسن کابینہ کا حصہ بنیں گے۔ یہ حلف برداری تقریب ترووننت پورم کے سنٹرل اسٹیڈیم میں منعقد ہوئی اور وزیراعلیٰ عہدہ کا حلف گورنر راجندر وشوناتھ ا؟ رلیکر نے دلایا۔ حلف لینے کے بعد ستیسن لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سے گلے ملے۔ اس کی ویڈیو تیزی کے ساتھ سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس حلف برداری تقریب میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی، تلنگانہ کے وزیراعلیٰ ریونت ریڈی، کرناٹک کے وزیراعلیٰ سدارمیا اور ہماچل پردیش کے وزیراعلیٰ سکھوندر سکھو، کرناٹک کے نائب وزیراعلیٰ ڈی کے شیوکمار، وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سمیت کئی سرکردہ لیڈران موجود رہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ تھلاپتی وجے بھی اس تقریب میں شرکت کرنے والے تھے، لیکن سیکورٹی وجوہات سے وہ کیرلم نہیں پہنچ سکے۔ کانگریس کی قیادت والی یو ڈی ایف حکومت میں جن 21 اراکین اسمبلی نے وزارتی عہدہ کا حلف لیا ہے، ان میں وزیراعلیٰ وی ڈی ستیسن کے علاوہ 11 کانگریس اراکین اسمبلی ہیں۔ ا؟ ئی یو ایم ایل کے 5 اراکین اسمبلی نے وزارتی عہدہ کا حلف لیا ہے، جبکہ یو ڈی ایف میں شامل دیگر پارٹیوں کے 4 اراکین اسمبلی نے حلف برداری کی۔ حلف لینے والوں کے نام اس طرح ہیں:

نیٹ پیپر لیک روکنے کے لیے امتحان کو کمپیوٹر پر مبنی کرانے کا مطالبہ، سپریم کورٹ میں عرضی داخل

نئی دہلی، 18 رمئی: سپریم کورٹ میں ایک نئی عرضی داخل کر 'نیٹ یو جی' امتحان کو فوری طور پر کمپیوٹر پر مبنی ٹیسٹ (سی بی ٹی) موڈ میں بدلنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ بار بار ہونے والے پیپر لیک اور سیکورٹی کی خامیوں نے موجودہ پین- پیپر سسٹم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کا موجودہ طریقہ اب محفوظ نہیں رہا۔ عرضی کے مطابق 2024 کے تنازعہ کے بعد اسرو کے سابق چیئرمین کے رادھا کرشنن کی کمیٹی نے اصلاحات کی سفارشات پیش کی تھیں۔ اس کے باوجود 2026 کا امتحان پرانے طرز پر ہی کرایا گیا۔ اس میں پیپر کی چھپائی، اسے لانے لے جانے اور رکھنے میں بہت خطرہ ہوتا ہے۔ اس مکمل عمل میں کئی ایسے نکات ہیں جہاں سے پیپر لیک ہونے کا امکان بنا رہتا ہے۔ عرضی میں دلیل دی گئی ہے کہ مرکزی حکومت پہلے ہی 2027 سے اس امتحان کو کمپیوٹر پر مبنی کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم زیادہ محفوظ ہے۔ ایسے میں اس عمل کو نافذ کرنے کے لیے 2027 تک کا انتظار کرنا صحیح نہیں ہے۔ کمپیوٹر پر مبنی امتحان میں پیپر محفوظ ڈیجیٹل کوڈ کے ذریعہ بھیجے جاتے ہیں۔ اس میں بایومیٹرک جانچ اور اے آئی پر مبنی نگرانی جیسے محفوظ انتظام ہوتے ہیں، جس سے گڑبڑی کی گنجائش کم ہو جاتی ہے۔ عرضی گزاروں نے مطالبہ کیا ہے کہ 21 جون کو ہونے والا ری- ٹیسٹ پین- پیپر کے بجائے کمپیوٹر پر کرایا جائے۔ ساتھ ہی مرکزی حکومت کو مستقبل کے امتحانات کے لیے ایک وقت کی حد طے کرنے کی ہدایت دی جائے۔ عرضی میں این ٹی اے کو ہٹا کر ایک نئی آزاد شفاف تنظیم بنانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ نئی تنظیم قانونی طور پر جوابدہ ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ ایک اعلیٰ سطحی نگرانی کمیٹی بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں ریٹائرڈ جج، ماہرین تعلیم، سائبر ماہرین اور سائنسداں شامل ہونے چاہیے۔ عرضی میں پیپر لیک میں شامل لوگوں اور کوچنگ سنٹروں کے خلاف فاسٹ- ٹریک تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی سی بی آئی سے 2026 کے پیپر لیک معاملے میں 4 ہفتے کے اندر اسٹیٹس رپورٹ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 3 مئی 2026 کو ہوئے امتحان میں 22 لاکھ سے زائد طلبہ شامل ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ امتحان سے قبل ہی واٹس ایپ اور ٹیلی گرام پر پیپر لیک ہو گیا تھا۔ اس کے بعد 12 مئی کو امتحان منسوخ کر دیا گیا تھا۔ عرضی میں 2021 اور 2024 کے تنازعات کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ عرضی آر جے ڈی رکن پارلیمنٹ سدھا کر سنگھ، ڈاکٹر دھرو چوہان اور دیگر سماجی کارکنان نے وکیل ستیم سنگھ راجپوت کے ذریعہ داخل کی ہے۔

شدید گرمی میں انڈیگو پرواز کی بجلی گل،
اے سی بند ہونے سے مسافروں کی حالت خراب

نئی دہلی، 18 رمئی: وڈودرا سے دہلی جا رہی انڈیگو کی پرواز میں تکنیکی خرابی کے باعث تقریباً 25 منٹ تک بجلی اور اے سی بند رہے۔ شدید گرمی اور گھٹن سے مسافر پریشان ہو گئے، جبکہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ وڈودرا سے دہلی جا رہی انڈیگو ایئرلائنز کی ایک پرواز میں شدید گرمی کے دوران اچانک بجلی بند ہو جانے سے مسافروں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اطلاعات کے مطابق انڈیگو کی پرواز 6ای 657 پیر کی رات وڈودرہ ایئرپورٹ پر روانگی سے پہلے تکنیکی خرابی کا شکار ہو گئی، جس کے بعد طیارے کے اندر بجلی کی فراہمی مکمل طور پر معطل ہو گئی۔ بجلی بند ہوتے ہی طیارے کا ایئر کنڈیشننگ نظام اور کیبن کی لائٹیں بھی بند ہو گئیں، اس دوران مسافر شدید گرمی اور گھٹن میں پھنسے رہے۔ ذرائع کے مطابق رات تقریباً 8 بج کر 50 منٹ سے 9 بج کر 15 منٹ تک طیارے میں بجلی موجود نہیں تھی۔ اس دوران طیارے کے اندر اندھیرا چھا گیا اور گرمی تیزی سے بڑھنے لگی۔ کئی مسافر بے چینی کا شکار ہو گئے جبکہ کچھ لوگ فائلوں، اخباروں اور دیگر سامان سے خود کو ہوا کرتے نظر آئے۔ بند کیبن میں مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے کئی افراد کو گھٹن محسوس ہونے لگی۔ طیارے میں موجود ایک مسافر نے اس پورے واقعے کی ویڈیو اپنے موبائل فون میں ریکارڈ کر لی، جو بعد میں سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گئی۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مسافر اندھیرے اور گرمی کے باعث سخت پریشان ہیں۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر ایئرلائن کی انتظامی تیاریوں اور مسافروں کی سہولتوں پر سوال اٹھائے جانے لگے۔ ایئرپورٹ کے سرکاری ذرائع کے مطابق خرابی طیارے کے گراؤنڈ پاور یونٹ میں پیدا ہوئی تھی۔ اسی یونٹ کے ذریعے زمین پر کھڑے طیارے کو بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ جب طیارہ رن وے یا ٹرمینل پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مرکزی انجن بند رہتے ہیں، ایسے میں گراؤنڈ پاور یونٹ ہی کیبن لائٹس، ایئر کنڈیشننگ، کاک پٹ کے نظام اور دیگر ضروری آلات کو بجلی فراہم کرتا ہے۔

'حکم تھا 72 کا اور منہدم کر دیے 240 چیمبر'
لکھنؤ سول کورٹ میں بلڈوزر کارروائی کے بعد وکلاء کا الزام

لکھنؤ، 18 رمئی: اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں اتوار کو وکلاء کے غیر قانونی چیمبر پر ہوئی بلڈوزر کارروائی نے تنازعہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ انتظامیہ کی کارروائی کے دوران بھاری پولس فورس تعینات رہی اور مخالفت کر رہے وکلاء پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد بار ایسوسی ایشن اور وکلاء میں بھی شدید ناراضگی دیکھنے کو ملی ہے۔ وکلاء نے اسے 'جمہوری حقوق کو کچلنا' قرار دیتے ہوئے ایک بڑی تحریک کی وارننگ دی ہے۔ دراصل ہائی کورٹ نے کچھ غیر قانونی چیمبروں کو ہٹانے کا حکم دیا تھا، جس کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم کے ساتھ بڑی تعداد میں پولیس فورس پہنچی اور چیمبر توڑنے کی کارروائی شروع ہوئی۔ حالانکہ اس دوران وکلاء نے مخالفت بھی کی، جس کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا۔ وکلاء کا الزام ہے کہ ہائی کورٹ نے صرف 72 چیمبر کو ہٹانے کا حکم دیا تھا، لیکن انتظامیہ نے حکم کی آڑ میں تقریباً 240 چیمبروں پر کارروائی کر دی۔ ان کا کہنا ہے کہ جن چیمبروں کو نشان زد کیا گیا تھا، ان میں کئی وکلاء کے چیمبر شامل نہیں تھے، باوجود اس کے اسے بھی منہدم کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ بلڈوزر کارروائی کے دوران کئی وکلاء کی طبیعت بھی بگڑ گئی۔ کچھ وکلاء زمین پر بیٹھ کر مخالفت کرتے رہے تو کچھ نے کارروائی روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے انتظامی افسران سے بحث کی۔ موقع پر بھاری پولیس فورس تعینات رہی اور پورے علاقے کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ وکلاء کا کہنا ہے وہ گزشتہ تقریباً 30 سالوں سے وہیں بیٹھ کر وکالت کر رہے ہیں اور اچانک اس طرح کی کارروائی ان کے روزگار پر براہ راست حملہ ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے انتظامیہ پر منمانی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں وہاں سے ہٹایا جا رہا ہے تو پہلے ان کے لیے متبادل انتظام کیا جانا چاہیے تھا۔ احتجاج کر رہے وکلاء نے وارننگ دی ہے کہ اگر انتظامیہ نے کارروائی نہیں روکی اور مناسب حل نہیں نکالا تو ریاست بھر میں ایک تحریک شروع کی جائے گی۔ جبکہ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تجاوزات ہٹانے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس معاملہ میں ڈی سی پی ویسٹ کملیش دیکشت کا بھی بیان آیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام کو نوٹس دیا جا چکا ہے۔ عدالت کے حکم پر کارروائی ہو رہی ہے، ایسے کاموں میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تیار ہیں ایسی کارروائی کے لیے، قانون سب کے لیے برابر ہے۔

بین الاقوامی خبریں

چین میں 5.2 شدت کا زلزلہ
کئی عمارتیں زمیں بوس، 2 لوگوں کی موت، کئی لاپتہ

بیجنگ، 18 رمئی: زلزلہ کے جھٹکے چین کے لیوڑو شہر کے نزدیک محسوس کیے گئے جس سے لوگوں میں زبردست دہشت پھیل گئی۔ بعد ازاں انتظامیہ نے 7 ہزار سے زیادہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ چین کے جنوبی علاقے میں پیر کو علی الصبح زلزلہ کے تیز جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ری ایکٹر اسکیل پر 5.2 شدت والے زلزلے کی وجہ سے اب تک 2 لوگوں کی موت کی خبر آ رہی ہے اور کئی لاپتہ ہے۔ زلزلہ کے سبب عمارتوں کو بھاری نقصان ہوا ہے۔ اس دوران متاثرہ علاقے میں کچھ عمارتیں زمیں بوس ہو گئی ہیں۔ زلزلہ کے بعد کئی عمارتوں کو فوری طور پر خالی کرا لیا گیا تا کہ کسی طرح کا جانی نقصان نہ ہو۔ راحت اور ریسکیو مہم جنگی پیمانے پر جاری ہے اور تباہ عمارتوں کے ملبے میں ممکنہ طور پر دبے لوگوں کی تلاش کی جا رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق زلزلہ کے جھٹکے چین کے لیوڑو شہر کے نزدیک محسوس کیے گئے جس سے لوگوں میں زبردست دہشت پھیل گئی۔ بعد ازاں انتظامیہ نے 7 ہزار سے زیادہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ایمرجنسی سروسیز کے اہلکار لگاتار راحت اور بچاو؟ مہم میں مصروف ہیں۔ کئی لوگوں کے تباہ عمارتوں کے ملبے میں پھنسے ہونے کا اندیشہ ہے۔ چین کے سرکاری میڈیا 'سی سی ٹی وی' کے مطابق زلزلہ کے جھٹکوں سے کم سے کم 13 عمارتیں تباہ ہوئی ہیں۔ جس میں کئی لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ حالانکہ کسی کے بھی سنگین طور سے زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے۔ زخمیوں میں سے 4 لوگوں کو اسپتال میں بھرتی کرایا گیا ہے۔ زلزلہ سے ہوئی تباہی کے سبب 2 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ زلزلے کے جھٹکوں کو دیکھتے ہوئے علاقے میں پبلک ٹرانسپورٹ متاثر ہوا ہے۔ خاص طور پر ریلوے ٹریفک جانچ کے بعد بحال کیا جائے گا۔

شیئر بازار میں زلزلہ!
ٹرمپ کی دھمکی کے بعد جنگ پھر سے شروع ہونے کے اندیشہ نے سینسیکس کو کیا بے حال

واشنگٹن، 18 رمئی: مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے دوران شیئر بازار کے لیے بیرون ممالک سے لگاتار خطرے کا سگنل مل رہا تھا اور آخر کار وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ کھلنے کے ساتھ ہی شیئر بازار کریش ہو گیا۔ بامبے اسٹاک ایکسچینج کا 30 شیئروں والا سینسیکس جہاں کھلنے کے کچھ دیر بعد ہی 1000 پوائنٹس سے زیادہ غوطہ لگاتا نظر آیا، وہیں دوسری طرف نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی بھی 280 پوائنٹ سے زیادہ کی گراوٹ کے ساتھ کاروبار کرتا ہوا دکھائی دیا۔ اس بڑی گراوٹ کے درمیان پاور گرڈ، ٹاٹا اسٹیل، ماروتی، ایچ ڈی ایف سی بینک، اڈانی پورٹس اور ٹائٹن جیسی بڑی کمپنیوں کے شیئر بکھرے ہوئے دکھائی دیے۔ سینسیکس- نفٹی کی اوپننگ پر نظر ڈالیں تو بی ایس ای سینسیکس اپنے گزشتہ جمعہ کے بند 75 ہزار 237 کے مقابلے میں تیز گراوٹ کے ساتھ 74 ہزار 807 کی سطح پر کھلا تھا اور اگلے 5 منٹ میں ہی یہ بڑی گراوٹ کے ساتھ پھسلتے ہوئے 907 پوائنٹ ٹوٹ گیا اور 74 ہزار 330 کی سطح پر آ گیا اور کچھ دیر بعد ہی 1000 پوائنٹ سے زیادہ پھسل کر کاروبار کرنے لگا۔ این ایس ای نفٹی کی رفتار بھی سینسیکس کے جیسی ہی نظر آئی اور یہ 50 شیئروں والا انڈیکس اپنے پچھلے بند 23 ہزار 643 کے مقابلے میں گر کر پہلے 23 ہزار 482 پر کھلا اور پھر اچانک اس میں گراوٹ بھی تیز ہوتی چلی گئی۔ شیئر مارکیٹ میں ٹریڈنگ شروع ہونے کے 5 منٹ بعد ہی یہ انڈیکس بھی 280 پوائنٹ ٹوٹ کر 23 ہزار 361 پر کاروبار کرتا نظر آیا۔ شیئر مارکیٹ میں ہفتہ کے پہلے کاروباری دن آئی بڑی گراوٹ کے درمیان تمام بڑی کمپنیوں کے شیئر بکھرے ہوئے نظر آئے۔ بی ایس ای لارج کیپ پر نظر ڈالیں تو اس میں شامل ٹاٹا اسٹیل شیئر 3.75 فیصد، پاور گرڈ شیئر 3.50 فیصد، ماروتی شیئر 2.40 فیصد، ٹرینٹ شیئر 2.25 فیصد، ایس بی آئی شیئر 2.05 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ کاروبار کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ایٹرنل، ٹائٹن، اڈانی پورٹس جیسے اسٹاک میں بھی تقریباً 2 فیصد کی گراوٹ آئی۔

اسٹاک مارکیٹ کے گرنے کی وجوہات کے بارے میں بات کریں تو ان میں سب سے بڑی وجہ امریکہ اور ایران کے درمیان نئی ممکنہ جنگ کی سرگوشی کو مانا جا سکتا ہے۔ درحقیقت دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پھر بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر ایران کو دھمکی دی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کہا کہ "ایران کے لیے گھڑی کی سوئیاں تیز بھاگ رہی ہیں اور انہیں جلد سے جلد قدم اٹھانے ہوں گے، بصورت دیگر ان کا کچھ بھی باقی نہیں بچے گا، وقت قیمتی ہے۔"

امریکی صدر ٹرمپ نے 'اے آئی تصویر' کے ذریعہ پیش کیا ایران پر جنگ کا مکمل منصوبہ

واشنگٹن، 18 رمئی: ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر کچھ گھنٹوں کے اندر 20 سے زائد تصویریں پوسٹ کیں، جن میں ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کی تصویریں دکھائی گئی ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ چین کے دورہ سے واپسی کے بعد ایران کے خلاف زیادہ جارحانہ انداز میں بیان بازی کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اب انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ خلیجی خطے کا ایسا نقشہ پیش کیا ہے جس میں امریکی پرچم اور دھماکوں کی تصویریں موجود ہیں۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ کے بعد کشیدگی مزید بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ پوسٹ اس لیے بھی تشویش پیدا کرنے والا ہے، کیونکہ گزشتہ روز ہی ٹرمپ نے ایران کو سخت تنبیہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسے جلد امن معاہدہ کی سمت میں قدم بڑھانا ہوگا، ورنہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔

وزیراعظم نریندر مودی سویڈن کا سفر ختم کر کے ناروے کے لیے روانہ

وزیراعظم نریندر مودی پیر کو تیسرے ہندوستان- نورڈک سمٹ اور 2 طرفہ ملاقات کے لیے ناروے کے دورے پر ہیں۔ پی ایم مودی کے ناروے دورہ کو لے کر وہاں موجود ہند نژاد لوگوں میں انتہائی خوشی کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اس دورہ سے لوگوں کی خوشی اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ یہ 4 دہائی بعد کسی ہندوستانی وزیراعظم کا ناروے دورہ ہے۔ پی ایم مودی کے ناروے دورہ پر ہندوستانی نژاد ایک شخص نے کہا کہ "یہ بہت اچھی بات ہے کہ وزیراعظم آ رہے ہیں۔ وہ گزشتہ سال ہی آنے والے تھے، لیکن یوکرین جنگ کی وجہ سے نہیں آ سکے تھے۔ وزیراعظم کا آنا ہم لوگوں (ہندوستانی برادری) کے لیے کافی اچھا ہے۔" اس نے مزید کہا کہ "وزیراعظم مودی کافی اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کے یہاں آنے سے ہم لوگوں کو طاقت ملے گی۔ وزیراعظم مودی کے اس دورے سے ہمیں کافی امیدیں ہیں۔" ایک دیگر ہند نژاد شخص نے کہا کہ کئی برسوں بعد ہندوستان کے وزیراعظم یہاں آ رہے ہیں۔ اس طرح کے دورے ہونے چاہئیں۔ یہ ہمارے لیے اور ناروے کے لیے اچھا ہے۔ ہم لوگ وزیراعظم سے ملنے جائیں گے۔ ہمیں وزیراعظم مودی سے ملنے کا موقع ملنے والا ہے۔ مزید ایک شخص نے وزیراعظم مودی کے دورے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے لگتا ہے پی ایم مودی بہت سرگرم ہیں۔ ایسے وقت میں جب دنیا تیل، گیس اور قدرتی وسائل سے متعلق چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے، ناروے ہماری مدد کر سکتا ہے۔ وزیراعظم اسی تناظر میں آ رہے ہیں۔ وزیراعظم اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھا رہے ہیں۔ وزیراعظم کے اس دورے سے ہندوستانی برادری میں خوشی کا ماحول ہے۔" ہندوستانی تارکین وطن برادری کے ایک شخص کا اس دورہ سے متعلق کہنا ہے کہ ہند نژاد فرد ہونے کے ناطے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ ڈیڑھ ارب ہندوستانیوں کے نمائندہ ناروے آ رہے ہیں۔ کافی طویل عرصے کے بعد ہندوستان کا کوئی وزیراعظم ناروے آ رہا ہے۔ اس کا گواہ بننے کا مجھے موقع ملا ہے۔ وزیراعظم کے دورے سے ہندوستانی برادری میں خوشی ہے۔ ناروے کی ایک معروف عالمی کمپنی ڈی این وی کے ہندوستان، سری لنکا اور بنگلہ دیش کے کنٹری چیئر امیت متل نے اس دورہ کو لے کر کہا کہ مجھے لگتا ہے وزیراعظم مودی کی آمد پر ناروے میں کافی جوش و خروش ہے۔ ہم طویل عرصے سے اس دورے کا انتظار کر رہے تھے۔

☆☆

متحدہ عرب امارات کے نیوکلیئر پاور پلانٹ پر ڈرون کے حملے میں زبردست آگ لگی

اتوار کو متحدہ عرب امارات کے واحد نیوکلیئر پاور پلانٹ کے کنارے پر ایک ڈرون حملے سے آگ بھڑک اٹھی جسے حکام نے "بلا اشتعال دہشت گرد حملہ" قرار دیا۔ حکام نے کسی پر الزام نہیں لگایا، لیکن حملے نے نئے سرے سے جنگ کے خطرے کو اجاگر کر دیا کیونکہ امریکہ اور ایران نے اشارہ دیا کہ وہ دوبارہ لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ کسی کے زخمی ہونے کی یا ریڈیولوجیکل ریلیز کی اطلاع نہیں ملی۔ متحدہ عرب امارات، جس نے اسرائیل کے فضائی دفاع اور اہلکاروں کی میزبانی کی ہے، حال ہی میں ایران پر ڈرون اور میزائل حملے کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ آبنائے ہرمز پر کشیدگی بڑھ گئی ہے، جو کہ ایران کے زیر قبضہ ایک اہم توانائی کی آبی گزرگاہ ہے، جو کہ امریکی بحری ناکہ بندی کے تحت ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے لکھا کہ "ایران کے لیے، گھڑی ٹک ٹک کر رہی ہے، اور وہ بہتر طور پر تیزی سے آگے بڑھیں، ورنہ ان میں کچھ باقی نہیں رہے گا۔" اسرائیل کے وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو کے ساتھ ایک کال کے فوراً بعد سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا۔ ابوظہبی کے میڈیا آفس نے بتایا کہ ڈرون براقع نیوکلیئر پاور پلانٹ کے اندرونی حصے کے باہر ایک برقی جنریٹر سے ٹکرا گیا۔ اس نے کہا کہ ریڈیولاجیکل سیفٹی کی سطح اور آپریشنز متاثر نہیں ہوئے اور کوئی زخمی نہیں ہوا۔ 28 فروری کو ایران کے خلاف امریکی اور اسرائیلی حملوں سے شروع ہونے والی جنگ کے دوران، ایران نے بار بار متحدہ عرب امارات اور دیگر خلیجی ریاستوں کو نشانہ بنایا ہے جو امریکی فوجی اڈوں کی میزبانی کرتے ہیں، ایسے مقامات کو نشانہ بناتے ہیں جن میں شہری اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے شامل ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے آبنائے ہرمز کو کھولنے کی کوشش کے لیے بحری مشن کے اعلان کے بعد ایران نے رواں ماہ کے شروع میں متحدہ عرب امارات پر ایسے حملوں میں اضافہ کیا تھا، جسے ٹرمپ نے 48 گھنٹوں کے بعد معطل کر دیا تھا۔ واشنگٹن نے تہران سے اپنے جوہری پروگرام کو ختم کرنے اور آبنائے پر اپنی گرفت ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایران نے جنگی نقصان کا معاوضہ، ایرانی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی کے خاتمے اور لبنان سمیت تمام محاذوں پر لڑائی روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے اس ہفتے چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ بات چیت کی۔ ایرانی مسلح افواج کے سینئر ترجمان ابوالفضل شکرچی نے اتوار کو کہا کہ اگر ٹرمپ کی دھمکیوں پر عمل کیا گیا تو امریکہ کو "نئے، جارحانہ اور حیران کن منظرناموں کا سامنا کرنا پڑے گا اور خود ساختہ دلدل میں دھنس جائے گا"۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل نے "ایران کے خلاف بلا اشتعال فوجی جارحیت" کے بعد توانائی کی منڈیوں کو غیر مستحکم کرنے کا الزام اپنے سر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ آبنائے ہرمز کے ذریعے جہاز رانی میں رکاوٹ تاریخ میں تیل کی سپلائی کے سب سے بڑے بحران کا سبب بنی ہے، جس سے قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں کی خود ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

اردو صحافت کا گوہر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
نائب ناظم امارت شرعیہ، پٹنہ

اردو صحافت کے گوہر نایاب، روزنامہ تاثیر کے بانی وایڈیٹر ڈاکٹر محمد گوہر نے لال پورہ واقع آرکیڈ ہاسٹیل رانچی میں ۵ مئی ۲۰۲۶ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۴۴۷ھ بروز منگل بوقت صبح پونے سات بجے عمر فانی کی آخری سانس لی، انہیں ۴ مئی کی صبح زور کی کھانسی آئی، شام کے وقت خون آمیز متلی شروع ہوگئی، آرکید ہاسپیٹل کے آئی سی او میں انہیں داخل کرایا گیا، رات کے دو بجے تک ملاقاتیوں سے وہ ہلکی گفتگو کرتے رہے، لیکن مرض میں افاقہ نہیں ہوا، ملک الموت اور وقت موعود کے سامنے ڈاکٹروں کی تدبیریں ناکام ہوگئیں اور انہوں نے عالم بالا کے لیے رخت سفر باندھ لیا، جنازہ رانچی سے بکسریا ٹولہ پٹنہ ان کی رہائش گاہ پر لایا گیا، تجہیز وتکفین کے بعد بکسریہ ٹولہ مسجد کے امام مولانا ابرار کریم نے جنازہ کی نماز پڑھائی، جنازہ میں بڑی تعداد میں ان کے خویش واقارب، محبین عام مسلمانوں کے ساتھ اردو صحافیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، امارت شرعیہ سے مولانا محمد شارق رحمانی اور مولانا منہاج عالم ندوی جنازہ وتدفین کے وقت موجود رہے، تدفین متھنی قبرستان سلطان گنج میں ہوئی، اس طرح اردو صحافت کے گوہر کو قبر نے اپنی آغوش میں لے لیا، پس ماندگان میں اہلیہ، بیٹی علینہ اور بیٹا دائم کو چھوڑا، دونوں کم سن ہیں۔ ڈاکٹر محمد گوہر بن محمد نظام الدین کی ولادت ۲۰ نومبر ۱۹۷۶ء کو ہوئی، وہ اردو صحافت میں صرف تیرہ سال قبل وارد ہوئے تھے، امتیاز کریم صاحب جو بعد میں تاثیر کے مینجنگ ایڈیٹر ہوئے، کے مشورے اور عملی تعاون سے تاثیر کا پہلا شمارہ ۵ جنوری ۲۰۱۳ء کو پٹنہ سے نکلا، وہ موجودہ صحافی برادری میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے صحافی تھے، انہوں نے کمپیوٹر سائنس میں ایم ٹیک، جرنلزم اینڈ ماس کمونیکیشن میں ایم اے اور پی ایچ ڈی، ایم بی اے، اور ایم سی اے کی ڈگری حاصل کی تھی، مسلم ہائی اسکول پٹنہ میں کمپیوٹر کی تدریس کا کام پانچ سو روپے کی معمولی تنخواہ پر برسوں کرتے رہے، انہوں نے تاثیر کو بانی مدیر اور مالک کی حیثیت سے کھڑا کیا، والد صاحب سعودی عرب میں ملازم تھے، ابتدا میں ان کا مالی تعاون ملا اور تاثیر دھیرے دھیرے ملک کی مختلف ریاستوں اور شہروں پٹنہ، مظفر پور، بھاگل پور، دہلی، بنگلور، گینگ ٹاک، گوہاٹی، رانچی، ہوڑہ، چنئی (مدراس) بھوپال، ممبئی، کولکاتہ اور لکھنؤ سے ایک ساتھ شائع ہونے لگا، میرے علم میں نہیں ہے کہ اردو کے کسی ایک اخبار کے اتنے ایڈیشن بیک وقت نکلتے ہوں، صرف انقلاب کو چھوڑ کر، اس لیے کہ وہ شخصی نہیں، کارپوریٹ اخبار ہے، دوسرے بہت سارے اردو اخبارات کی طرح یہ فائل اخبار نہیں ہے، یہ مارکیٹ میں دکھائی دیتا ہے اور اس کے قارئین کا اچھا حلقہ ہے، پرنٹ کے علاوہ اس کا ویب وِزن بھی ہے، جو دنیا کے تقریباً اکیس ملکوں میں پڑھا جاتا ہے، ان میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، امریکہ، برطانیہ، بحرین، کناڈا، مسقط، قطر، سنگاپور اور جنوبی افریقہ کا نام خاص طور سے لیا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ سوشل میڈیا فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹیوٹر وغیرہ پر اس کے قارئین کی تعداد لاکھوں تک پہونچتی ہے، خبریں اور مضامین ومقالات کے شیئر کرنے والوں اور لائک کرنے والوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔

تاثیر کی مقبولیت میں ان کے ادارہ میں کام کر رہے صحافی کارکنوں کا بڑا دخل ہے، وہ اپنے کارکنوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے، جیسے وہ سب ان کے رفیق ہوں، نور عالم صاحب، روح الامین صاحب اور امتیاز کریم صاحب نیز دفتر کے دیگر کارکنان ٹیم ورک کے طور پر کام کرتے رہے، مالیات کے معاملہ میں بھی گوہر صاحب کارکنوں پر کافی مہربان تھے، ان کی ضرورتوں کی تکمیل کی انہیں فکر رہتی تھی، اسی طرح وہ اپنے رشتہ داروں اور دیگر ضرورت مندوں کے کام آنے میں پیش پیش رہتے تھے، اس لیے وہ سب کے محبوب تھے۔ ڈاکٹر محمد گوہر خوبصورت اور انتہائی وجیہ شخص تھے، سنجیدگی، خاموش مزاجی، مخلصانہ رویہ ان کی زندگی کا لازمہ تھا، وہ حقیقت پسند صحافی تھے، زرد صحافت سے ان کا واسطہ نہیں تھا، وہ خبروں کو گودی میڈیا کی طرح توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے قائل نہیں تھے، تاثیر کے اداریوں میں مسائل کی گہری تشریح اور حالات کا تجزیہ ہوا کرتا تھا، ان کی صحافت کے پسندیدہ موضوع اقلیتوں کے حقوق، غریبوں اور خواتین، مسائل، تعلیم، صحت، بے روزگاری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی تھے، تاثیر میں ان موضوعات پر تحریریں ترجیحی بنیادوں پر شائع ہوا کرتی تھیں، وہ چاہتے تھے کہ نوجوان نسل صحافت کو اپنے کیریئر کے طور پر منتخب کرے، ان کے اندر پیشہ وارانہ اخلاقیات کے ساتھ دل دردمند، فکر ارجمند، جرأت وبے باکی اور صحافتی ایمانداری پورے طور پر ہونی چاہیے، ان کا خیال تھا کہ اگر دلِ دردمند نہ ہو تو قلم سچ لکھنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی جہد مسلسل سے ثابت کر دیا کہ ارادہ پختہ اور عزم جواں ہو تو فلک پر کمندیں ڈالی جا سکتی ہیں، تاثیر اس کی بہترین مثال ہے۔ ڈاکٹر محمد گوہر کی ان خدمات کی ملک وبیرون ملک میں بہت پذیرائی ہوئی، چنانچہ وہ بہار لیجس لیٹو کونسل کے پریس ایڈوائزری کمیٹی کے رکن، ارباب ادب کے نائب صدر، لائنس کلب انٹرنیشنل نیز روٹری کلب انٹرنیشنل پٹنہ کے ساتھ بہت ساری ادبی، تہذیبی اور ثقافتی اداروں سے بحیثیت رکن وابستہ تھے اور حسب سہولت وگنجائش ان کے پروگراموں میں شریک ہوا کرتے تھے، ان کی وابستگی اردو میڈیا فورم سے بھی تھی، انہوں نے اس فورم کی کئی مٹنگوں میں شرکت کی تھی اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد میری صدارت میں ۷ مئی ۲۰۲۶ء کو اردو میڈیا فورم نے بہار اردو اکیڈمی میں تعزیتی نشست کی تھی، جس میں پٹنہ سے نکلنے والے چھوٹے بڑے اخبارات کے مدیران اور کارکنوں کے ساتھ مولانا شمیم الدین منعمی، صفدر امام قادری، ڈاکٹر ریحان غنی جنرل سکریٹری اردو میڈیا فورم، جناب اشرف فرید، ضیاء الحسن صدیقی، انوار اللہ شافع اور تاثیر کے پورے عملے نے شرکت کی تھی، یہ ان سے محبت کی واضح دلیل تھی، ان کی خدمات کی پذیرائی کے طور پر مختلف ادارے اور تنظیموں نے ایوارڈ، اعزازات اور انعامات بھی ان کی خدمت میں پیش کیے، ان میں منشی پریم چندر ایوارڈ، قومی یک جہتی ایوارڈ برائے اردو صحافت، انمول رتن ایوارڈ، آفتاب صحافت ایوارڈ، وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر محمد گوہر کا دوسرا بڑا شوق سیاحت تھا، انہوں نے اپنی مختصر زندگی کے مہ وسال میں تقریباً ترپن ملکوں کی سیاحت کی، وہاں کی تہذیب، ثقافت، کلچر اور انداز رہائش کو دیکھا، جو خوبیاں تھیں، ان کو برتنے کی کوشش کی، ہر حال میں اپنی زبان اور تحریک کو آلودہ ہونے سے بچایا، وہ ایک سفرنامہ بھی لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے، لیکن ان کا سفر آخرت ہو گیا۔ ڈاکٹر محمد گوہر کی تحریریں تاثیر میں ان کے نام سے کم چھپتی رہی ہیں، اداریوں میں ہمارا سماج کو چھوڑ کر نام لکھنے کا رواج نہیں رہا ہے، اس لئے پتہ نہیں چلتا کہ اداریہ ایڈیٹر نے لکھا ہے یا کسی کارکن صحافی کے قلم سے وجود پذیر ہوا ہے؛ البتہ قومی اور بین الاقوامی سمیناروں میں جو مقالے انہوں نے پڑھے اور تاثیر کے منتخب اداریوں پر مشتمل ایک کتاب ۲۰۱۸ء میں ''صدائے گوہر'' کے نام سے اشاعت پذیر ہوئی تھی، میرے مطالعہ میں اب تک یہ کتاب نہیں آسکی ہے، اس لیے اس کے مندرجات کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میری ان سے صرف دو تین ملاقاتیں تھیں، وہ بھی اردو میڈیا فورم کی مٹنگوں میں، وہ اپنی بات پوری سنجیدگی سے رکھنے کے عادی تھے، گھما پھرا کر بات کرنا انہیں نہیں آتا تھا، اردو میڈیا فورم کے قیام کو انہوں نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا اور تعاون کا یقین دلایا تھا، اردو صحافت میں ان کے نقوش پائندہ اور تابندہ رہیں گے، جو آنے والے قافلوں کی رہنمائی کرتے رہیں گے، اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل دے اور تاثیر خاندان کو حوصلہ بخشے کہ وہ ان کی تحریک کو جاری رکھ سکیں۔

رابطہ: 9304919720

شب تار میں اجالوں کا نقیب

ڈاکٹر احمد معراج

شبیر ذوالمنان، ہوڑہ

عصرِ حاضر میں کائنات شعروسخن میں ہر روز اتنی غزلوں کا ظہور ہو رہا ہے کہ یہ طے کر پانا سخت مشکل ہے کہ ان میں کتنی غزلیں قارئین کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کی سکت رکھتی ہیں۔ بعض غزلوں کا معیار اتنا پست ہوتا ہے کہ یہ صفحۂ قرطاس پر نمودار ہوتے ہی اپنا وجود کھو دیتی ہیں۔ کوئی انہیں پڑھنا تک گوارا نہیں کرتا مگر ان میں کچھ غزلیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنی دلکشی، رعنائی، تازگی، معنی آفرینی اور تہہ داری کے بل بوتے پر قارئین کو بہت دیر تک اپنے حصارِ لطف میں لے کر انہیں غور و فکر پر اکساتی ہیں، جس کے نتیجے میں ان غزلوں کے خالق کی پہچان بنتی ہے۔ باذوق قارئین اور کاملینِ علم وفن اُن کی فکرِ رسا کی داد دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مقامِ مسرت ہے کہ ارضِ بنگالہ کے محبوب، خوش فکر، خوبرو اور خوش الحان شاعر وادیب ڈاکٹر احمد معراج کی غزلوں میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جن کا ذکر میں نے مندرجہ بالا اقتباس میں کیا ہے۔ ڈاکٹر احمد معراج کی غزل کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں جو میرے دعویٰ کی دلیل ہے۔

ان چراغوں کو جلانے سے بھلا کیا حاصل
جن چراغوں سے اُجالا نہیں ہونے والا

یہ شعر بظاہر سادہ اور معمولی ہے، جس کا مفہوم بھی بالکل واضح ہے مگر کسی باذوق قاری یا صاحبِ نظر کی نگاہ میں یہ اتنا بھی سادہ نہیں۔ شعر مختلف الجہات کا حامل ہو سکتا ہے۔ شاعر کا بنیادی عندیہ یہ ہے کہ تخلیق تنقیدی بصیرت سے جلا پاتی ہے۔ اس میں شعرو نثر کی تخصیص نہیں۔ ہر دو جگہ اس کی اپنی اہمیت ہے۔ جن صاحبانِ شوق میں تخلیق شعروادب کے جراثیم موجود نہ ہوں اُنہیں اس دشت کی سیاحی سے باز رکھا جائے، وہ مانگے کے اُجالے کے دم پر کائناتِ ادب میں کسی طور پر روشنی بکھیرنے کے اہل نہیں ہیں۔ ایسے افراد ادب نواز ہی رہیں تو بہتر ہے۔ فروغِ شعرو ادب میں ادب نوازوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ اگر ہم سیاسی تناظر میں اس شعر کا جائزہ لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ شاعر ہمیں تنبیہ کرتا ہے کہ ہم اُن ضرر رساں قوتوں کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم نہ کریں جو ہمارے لئے خسارے کا باعث ہیں۔ اس حوالے سے علامہ اقبال کا بہت ہی بلیغ شعر زبان زد خاص وعام ہے:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ علامہ اقبال اور ڈاکٹر احمد معراج کے محولہ بالا شعروں میں کسی طرح کی مماثلت ہے۔ دونوں کے کہنے کا انداز بھی جداگانہ ہے تاہم اتنا ضرور ہے کہ اُن کی فکر کا محور ایک ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ان چیزوں کے وجود سے کیا فائدہ جو فیض رساں نہیں۔ اس نوع کے بہتیرے اشعار ڈاکٹر احمد معراج کی شعری کائنات ''صحرائے جنوں'' کی ملکیت ہیں۔

حاصل ہو اس کو لطفِ جبیں سائی کس طرح
وہ جس کی بندگی کو تمنائے حور ہے

حضرت غواص قریشی کے خانوادے کے ممتاز استاد شاعر جناب عزیز خواصی فرماتے ہیں:

اُس کا غم پوچھ سکو تو پوچھو
جس نے مرنے کی مسرت چاہی

ڈاکٹر احمد معراج کہتے ہیں:

مارے گئے حیات کے ہاتھوں جو بد نصیب
اُن کو لحد کی گود میں آرام مل گیا

مندرجہ بالا اشعار اپنی جاں ستانی، معنی آفرینی اور تہہ داری کی کسوٹی پر کھرے اُترتے ہیں تاہم کس شعر میں کتنی وسعت ہے اس امر سے آشنائی اہلِ فکرونظر کے صواب دید پر منحصر ہے۔ جس درخت کی جڑ اپنی مٹی کو چھوڑ دے گی خواہ وہ جتنا بھی توانا ہو اس کا زمیں بوس ہونا طے ہے۔ ایک تخلیق کار کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ لکیر کا فقیر بنا رہے اس کے باوصف احترام روایت اور کلاسیکیت ضروری ہے تا کہ اشعار کی دلکشی اور رعنائی قائم و دائم رہ سکے۔ جدت طرازی، ترقی پسندی اور مابعد جدیدیت کے گرداب میں پھنس کر بعض شعراء کی غزلوں کے اشعار اپنی دلکشی اور رعنائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی انہیں ترسیل کے المیے سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر احمد معراج اس حقیقت سے آشنا ہیں۔ اس لئے اُن کی شاعری میں ہمیں جدت طرازی اور ترقی پسندانہ خیالات کی موجودگی کے ساتھ ساتھ روایت اور کلاسیکیت کا نہایت ہی حسین التزام بھی ملتا ہے۔ ان کی شاعری کے حوالے سے حقانی القاسمی (نئی دہلی) اپنے مضمون 'سخنِ آسمان کا نیا ستارہ' میں رقم طراز ہیں: ''اُن کی شاعری کا مرکزی حوالہ وہی کلاسیکی رموز و علائم، لفظیات، استعارے اور تراکیب ہیں۔ انہوں نے ان لفظیات وعلائم کو نئے افکار و معانی سے ہم رنگ کیا ہے۔ اس طور پر احمد معراج کی شاعری روایت اور عصری حسیت کا حسین امتزاج ہے۔ ان کی شاعری محض پرانی آوازوں کی توسیع وتجدید نہیں بلکہ اس میں احساس واظہار کی نئی سمتیں بھی ہیں''۔ ڈاکٹر احمد معراج کی غزلوں سے ماخوذ اس نوع کے اشعار ملاحظہ فرمائیں، جو حقانی القاسمی کے اقوال کی تصدیق کرتے ہیں:

ہاتھ پھیلائے ہوئے صبح و مسا میں بھی ہوں
اے خدا! سن لے مری، محوِ دعا میں بھی ہوں

بے گھری اوڑھے ہوئے رہتے ہیں فٹ پاتھ پہ جو
اُن کے رہنے کے لئے کاش کوئی گھر ہوتا

پھول کی مانند کھل اُٹھتا ہوں رہ کر چھاؤں میں
دھوپ میں جلتا ہوں تو اکسیر بن جاتا ہوں میں

آگ پانی میں لگانا چاہتے ہیں کیا وہ لوگ
جو جلا کر موجِ دریا میں بہاتے ہیں چراغ

یہ معجزہ ہے مرے عزمِ ناخدائی کا
مرا سفینہ بھنور کی طرف نہیں جاتا

سانس لیتا ہے سمندر کا تلاطم مجھ میں
میں غریقِ تہہِ دریا نہیں ہونے والا

دنیائے شعروسخن میں مضامین کی تنگ دامانی کے شکار مجموعہ ہائے کلام بکثرت نظر آتے ہیں۔ حدتو یہ ہے کہ ان میں سے بعض مجموعے ایوارڈ یافتہ بھی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایوارڈ، ایوارڈ دہندگان ادارے کے اربابِ حل وعقد کی رفاقت یا حاشیہ برداری کے انعام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ایوارڈ کیا ملا کہ خوش فہمیوں میں مبتلا رہنے والے فنکار (لفظ فنکار بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے) ڈھول تاشے پیٹنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حقیقی فنکاروں کی سرکوبی کے لئے میدانِ عمل میں بھی کود پڑتے ہیں۔ ڈاکٹر احمد معراج کا مجموعہ کلام 'صحرائے جنوں' میں مضامین کے تنوع اُس کے حسن اور معیار کو دوبالا کرتے ہیں۔ باذوق قارئین اور ادبی تعصب سے بے نیاز اذہان کو دعوت غور و فکر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر احمد معراج کا تعلق صوفی ازم سے گہرا ہے۔ خانقاہوں سے اُنہیں بڑی رغبت ہے۔ لہٰذا اُن کی غزلوں میں تصوف اور عشقِ حقیقی سے متصف اشعار کا ہونا لازمی ہے۔ اس نوع کے چند اشعار دیکھیں اور اُن کی فکرِ رسا کی داد دیں:

دیر و حرم کے بیچ سے جو راستہ ملا
وہ سلسلہ مقامِ تصوف سے جاملا

کیا کیا جتن کئے اُسے پانے کے واسطے
آخر فنا خودی کو کیا تو خدا ملا

اک جھلک پانے کا ہر شخص تمنائی ہے
دل نشیں خوب ترا جلوہ زیبائی ہے

جب بھی روتا ہوں اکیلے میں سکوں پاتا ہوں
میرا غم بانٹنے والی مری تنہائی ہے

جو راستہ ترے گھر کی طرف نہیں جاتا
میں ایسی راہ گزر کی طرف نہیں جاتا

ڈاکٹر راحت اندوری کا نہایت ہی خوبصورت شعر ہے کہ

تجارتوں کا رنگ بھی عبادتوں میں آگیا
سلام پھیرتے ہی ہم ثواب مانگنے لگے

احمد معراج کہتے ہیں۔

ہماری ذات فقیری میں مست رہتی ہے
خیال لعل و گہر کی طرف نہیں جاتا

کیا پتہ اوج پہ کب اپنا مقدر آئے
پیاس صحرا کی بجھانے کو سمندر آئے

کیسے کروں میں سیرِ گلستانِ رنگ و بو
زیرِ قدم ہے جادۂ دشت و دمن ہنوز

ذیل کا یہ شعر بھی شاید انہی افکار ونظریات کا پروردہ ہے:

جب ہم کو شیخِ تنگ نظر نے دعا نہ دی
آشیرواد لے کے چلے برہمن سے ہم

بعض شعراء وادباء دنیوی جاہ وچشم اور شہرت کی چاہ میں مذہب بیزار ہو جاتے ہیں۔ اُن کی تخلیقات میں اس کا نمایاں اثر بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ ڈاکٹر احمد معراج کی شاعری اس نوع کے کورانہ خیالات سے یکسر پاک وصاف ہے۔ وہ اپنے رب کی رحمتوں کے طالب نظر آتے ہیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں:

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

ڈاکٹر احمد معراج بھی اپنے رب کے حضور یہ التجا پیش کرتے ہیں:

میری جانب بھی اک نگاہِ کرم
گونگے لفظوں کی اک صدا ہوں میں

محولہ اشعار میں گونگے لفظوں کی صدا کا استعمال بہت دلکش، معنی خیز اور جدید بھی ہے۔

ڈاکٹر احمد معراج کی زنبیل فکر میں اُن کی ذاتی زندگی کے مصائب وآلام کو بھی جگہ ملی ہے۔ عام فہم زبان میں دل کی بات کہہ زرنے کے فن میں وہ بڑے ماہر ہیں۔ اُن کے پُر درد اشعار صرف غم ذات کی ترجمانی نہیں کرتے بلکہ ان میں غمِ کائنات کا عکس بھی صاف طور پر عیاں ہے۔ اشعار دیکھیں:

پاؤں میں ڈال دی گئی بیڑی
رقص کرنے کا جب شعور آیا

دھوپ سر پر مرے مشقت کی
شاخ محنت پہ پھل رہا ہوں میں

کون سمجھے وہ غم کا مارا ہے
جس نے ہنس ہنس کے دن گزارا ہے

ایک بچہ جو کبھی مجھ میں رہا کرتا تھا
غم کی آغوش میں وہ سو گیا رفتہ رفتہ

پہلے شعر پر اگر ہم غور کریں تو مفاہیم کے کئی اور در بھی وا ہوتے ہیں۔ وطن عزیز کی آزادی کے بعد جب بھی ہم نے اپنی محنت و مشقت کے بل بوتے پر اپنے جینے کا سامان مہیا کر لیا، راحت کی تھوڑی سی سانس لی اور دو قدم ترقی کی راہوں پر چلے ہی تھے کہ طرح طرح کے بہانے تلاش کر کے ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ ہمیں سلاخوں کے پیچھے ڈھکیل دیا گیا۔ عہد حاضر میں بھی ہمیں اسی طرح کے حالات کا سامنا ہے۔ محبوب کی جدائی کا غم، زمانے کی ستم ظریفی اور احباب کی بے رخی جیسے روایتی موضوعات کو بروئے کار لاکر ان میں بھی تخلیقی توجیہ پیدا کی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر احمد معراج نے بڑے احسن طریقے سے اس دشوار کن مرحلے کو بھی طے کر لیا ہے۔ اس قبیل کے اشعار دیکھیں:

لذت ہجر کیسی ہوتی ہے
عاشقِ نیم جاں سمجھتے ہیں

تجھے تو مجھ سے بچھڑنے کا کچھ ہوا نہ ملال
میں پھوٹ پھوٹ کے رویا تری جدائی پر

آئینہ دیکھنے کی عادت نے
مجھ کو سچ بولنا سکھایا ہے

ہم تو اپنے حال میں جیسے بھی تھے بہتر ہی تھے
آپ نے دے کر سہارا بے سہارا کر دیا

یاد کے جگنوؤں سے کہہ دینا
اب وہ تیرہ شبی نہیں مجھ میں

سنہرے خواب لے کر آگئے ہو تم کہاں ہمدم
یہاں کاسہ لیے پھرتا ہے ہر اک شخص آنکھوں میں

ڈاکٹر احمد معراج نے تلمیحی اشعار بھی بڑے سلیقے سے خلق کئے ہیں۔ اگر ان تلمیحات پر روشنی ڈالی جائے تو کئی صفحات کی ضرورت آن پڑے گی اور مضمون بھی خاصا طویل ہو جائے گا اس لئے صرف شعر بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں:

عزمِ پورس ہے مرے دل کے نہاں خانے میں
کیا ڈروں گا جو مصائب کا سکندر آئے

جو پیاسا ہوتا کوئی اہلِ کربلا کی طرح
تو اس کی پیاس کو بڑھ کر سلام ہم کرتے

۲۰۲۵ء میں جاپانی صنف ہائیکو پر مشتمل ڈاکٹر احمد معراج کا ایک دیوان شائع ہوا۔ یہ اردو کا پہلا ہائیکو دیوان ہے، جس میں انھوں نے ہائیکو کے مروجہ مضامین میں وسعت اور تنوع پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ پروفیسر شہپر رسول کے بموجب معراج کے یہاں مضامین ''موسم اور مناظر فطرت کے دائرے سے نکل کر زندگی کے دیگر نشیب وفراز تک پھیل گئے ہیں''۔ ڈاکٹر فرحت عباس شاہ نے احمد معراج کے 'ساکورا' کو ''ایک جاپانی صنفی مابعد الطبیعاتی سٹرکچر میں تہذیبی و سماجی ادراک کی انضمام کی ایک نمایاں مثال'' سے تعبیر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ''انھوں نے ہائیکو کے صنفی مزاج کا خیال رکھتے ہوئے اسے غزل کی لطیف حساسیت، تغزل اور تہذیبی ادراک سے آشنا بھی کیا ہے''۔ بطور مثال چند ہائیکو ملاحظہ کریں:

کیسا موسم ہے
باغوں میں پھولوں کو بھی
کھلنے کا غم ہے

کون سی شئے قابض
کچھ بھی پتا چل پاتا نہیں
ذہن پہ ہے قابض

چل سوئے افلاک
جا کے خلاؤں سے لائیں
نئی طرح کی خاک

بات میں نرمی اب
کبھی کبھی مل پاتی ہے
دھوپ میں گرمی اب

'صحرائے جنوں' کے خالق ڈاکٹر احمد معراج جواں سال، خوش فکر اور خوش الحان شاعر ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ماہر نثار اور ناقد بھی ہیں۔ نثر اور نظم دونوں اصناف میں ان کا قلم رواں دواں ہے۔ افسانوی ادب میں بھی اُنہوں نے ایک گہرا نقش چھوڑا ہے۔ اُن کا مطالعہ عمیق ہے۔ فرض شناس معلم بھی ہیں۔ موصوف ایک خوش بیاں مقرر اور ماہر نقیب ہیں۔ کئی موقعوں پر ان کی خطابت اور نقابت کے جواہر دیکھنے کو ملے ہیں۔ علم وادب کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کر لیتے ہیں۔ اُن کی فکر کی خوشبو ریاستی حدود وقیود سے باہر نکل کر ملک اور بیرونِ ملک میں نہ صرف پھیل رہی ہے بلکہ رفتہ رفتہ اپنی ایک منفرد پہچان بنانے کی طرف گامزن ہے۔ اُن کی غزلیں قارئین اور سامعین کے دلوں میں گہرے نقوش مرتسم کرنے میں کامیاب ہیں۔ میں ذاتی طور پر اُن سے آشنا ہوں۔ اس بنیاد پر پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنے علم وفضل کو قدرت کا ایک انمول عطیہ سمجھتے ہیں اور متکبر نہیں ہیں، جیسا کہ اُن کے اس شعر سے بھی ظاہر ہوتا ہے:

مجھ کو خالق نے بنایا ہے اجالوں کا نقیب
میں اسیر شبِ یلدا نہیں ہونے والا

☆☆☆☆
☆☆☆☆

وہ مرد ہے جو کبھی شکوۂ جفا نہ کرے

ڈاکٹر سید فرحان غنی

یہ شعر مشہور شاعر جگر بریلوی کا ہے جو مرد کی مردانگی، صبر، استقامت، باہمت اور خوددار انسان کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ شاعر مرد کی تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مرد وہ ہے جو محبوب کی بے وفائی یا ظلم پر گلہ نہ کرے۔ مرد سے مراد صرف جسمانی طاقت نہیں بلکہ اخلاقی قوت اور بردباری ہے۔ یعنی جو سختی یا ناانصافی کا بدلہ شکایت یا الزام لگا کر نہ لے، جو صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرے۔ اصل مرد وہ ہے جو مشکلات یا تکلیف کا سامنا ڈٹ کر کرے، وہ شکایت نہ کرے۔ جس کی زبان میں طاقت اور بولنے کی ہمت ہو یعنی رنج یا تکلیف کا اظہار نہ کرے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ اصل مرد وہ ہے جو مصیبت اور درد کے وقت بھی اپنی زبان پر فریاد نہ لائے، چاہے اس کی جان نکل رہی ہو یعنی لبوں پر دم ہو۔ مرد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مشکل حالات میں دوسروں پر الزام لگاتے ہیں اور ہر وقت شکوہ کرتے رہتے ہیں اور پریشانی کا رونا روتے ہیں۔ دوسرا وہ جو تکلیف کے باوجود صبر، حوصلے اور ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرے۔ وہ دوسروں کے سامنے اپنی بے بسی کا رونا نہیں روتے بلکہ خاموشی سے جدوجہد کرتے ہیں۔ مضبوط کردار والا انسان مصیبت اور پریشانی میں بھی اپنی عزت نفس کا سودا نہیں کرتا، دکھ کا رونا رونے کے بجائے ثابت قدم رہتا ہے۔ مرد میں ہمت اور استقلال نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں بہادری، قوت ارادی، محنت اور ذمہ داری جیسے اوصاف رکھے ہیں۔ وہ اپنی محنت اور جدوجہد سے نہ صرف اپنے گھر والوں کی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اُسے گھر کا سہارا اور خاندان کا محافظ سمجھا جاتا ہے۔ وہ مشکل حالات میں صبر اور حوصلے سے کام لیتا ہے اور دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مرد میں خودداری اور غیرت بھی پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی عزّت اور وقار کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ ایک اچھا مرد ہمیشہ سچائی، دیانت داری اور انصاف کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدوں کا پاس رکھتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرتا ہے۔ وہ بظاہر سخت مزاج دکھائی دیتا ہے لیکن اہلِ خانہ اور دوستوں کے لئے اس کے دل میں بے پناہ محبت ہوتی ہے۔ وہ اپنے والدین، بیوی، بچوں اور رشتہ داروں کے لئے قربانیاں دیتا ہے نیز ان کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھتا ہے۔ یعنی ایک مرد میں قوت اور نرمی دونوں کا حسین امتزاج پوشیدہ ہوتا ہے۔ نیک ہمسفر یعنی نیک شوہر خدا کا دیا ہوا ایک انمول تحفہ ہوتا ہے جو قسمت سے ملتا ہے۔ اصل مرد کی پہچان اس وقت ہوتی ہے جب اس بیوی کسی موذی مرض میں مبتلا ہو اور وہ اس کے ساتھ ڈھال بن کر کھڑا ہو۔ ایسی ہی ایک مثال ابھی سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے۔ اس کی زندہ مثال شارب ہاشمی ہیں جو پیشے سے اداکار ہیں۔ ان کی بیوی کو منہ کا کینسر تھا۔ یہ بیماری چھٹی بار ظاہر ہوئی۔ ایک انٹرویو میں شارب نے اپنی ازدواجی تعلق کے مضبوط رشتے پر تفصیل سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ 2018 میں پہلی بار نسرین میں منہ کے کینسر کی تشخیص ہوئی تھی۔ جس کے بعد اب تک ان کی پانچ بڑی سرجریز ہو چکی ہیں۔ نسرین نے اپنے شوہر کی تعریف کی اور کہا کہ شارب نے کبھی بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا یہاں تک کہ مصروف شوٹنگ شیڈول کے باوجود وہ اسپتال پہنچ جاتے تھے۔ نسرین کے مطابق شارب اسپتال میں داخلے سے لے کر ڈسچارج تک مسلسل ان کے ساتھ رہتے، اپنا بیگ وہیں رکھتے اور ہر وقت ان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شارب کی موجودگی ان کے لئے ذہنی سکون کا باعث بنتی تھی اور انہیں ہمیشہ یہ احساس دلاتی تھی کہ وہ تنہا نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ اس جوڑے کی شادی 2003 میں ہوئی تھی اور ان کے دو بچے ہیں۔ اس بیماری نے نسرین کی صورت تک بگاڑ دی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل مرد عورت کے حسن پر نہیں، اس کی وفاداری پر مرتا ہے۔ شوہر اپنی بیوی کو کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ اچھے وقت میں تو سبھی ساتھ دیتے ہیں، برے وقت میں جو ساتھ دے، جو مشکلوں کے طوفان میں بھی شریک حیات کا ساتھ نہ چھوڑے، اچھا انسان وہی ہے۔ بہر حال جگر بریلوی نے مندرجہ ذیل شعر میں مرد کی صرف خوبی بیان کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرد میں بھی بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ کچھ مرد اپنی بیوی کو پیر کی جوتی سمجھتے ہیں اور کچھ نوکرانی۔ ایسی سوچ والے مرد احمق اور جاہل ہوتے ہیں۔ کچھ مرد اپنی بیوی کا موازنہ دوسری خواتین سے کرتے ہیں۔ ایسا کرنا انتہائی نقصان دہ ہے۔ ایسی عادت احساس کمتری، بے سکونی اور رشتے میں دوری کا باعث بنتی ہے۔ ہر انسان کی صلاحیتیں اور خوبیاں مختلف ہوتی ہیں۔ دوسروں کی ظاہری زندگی سے موازنہ ہمیشہ حقیقت کے برعکس ہوتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی اپنی بیوی کو طعنہ دینا، نیچا دکھانا یا دوسروں سے کمتر ثابت کرنا پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ میاں بیوی کا سب سے اچھا عمل یہی ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی عزّت کریں اور خوبیوں کو سراہیں۔ شادی محبت، احترام اور قبولیت کا نام ہے، مقابلے کا نہیں۔ حضرت علیؓ کا قول ہے ''نماز اور قرآن کے بعد اگر سکون دینے والی کوئی چیز ہے تو وہ شوہر اور بیوی کی محبت ہے''۔ مرد کے متعلق بانو قدسیہ کہتی ہیں ''مرد کی فطرت ایسی ہے کہ اسے پوری عورت میسر ہو تو اس کا دل نہیں بھرتا ہے۔ اگر تھوڑی میسر ہو تو اسے پانے کے لئے حدیں پار کر دیتا ہے۔ توجہ نہ دو تو پل پل مرتا ہے، توجہ دو تو پل پل مار دیتا ہے۔ مرد کو آج تک یہ سمجھ ہی نہیں آئی کہ عورت حاصل کرنی ہے یا لاحاصل رکھنی ہے''۔ بانو قدسیہ کا مرد کے متعلق یہ رائے کہاں تک درست ہے یہ میں قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔ ماحول، تربیت، تعلیم اور تجربات انسان کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ کچھ مرد نرم مزاج، حساس اور جذباتی ہوتے ہیں جبکہ کچھ سخت مزاج اور کم گو۔ اس لئے کسی ایک کے رویے کو تمام مردوں کی فطرت قرار دینا صحیح نہیں۔ مختصر یہ کہ ایک اچھا مرد یا اچھا شوہر وہی ہے جو طاقت کے ساتھ نرمی، غیرت کے ساتھ حکمت اور قیادت کے ساتھ انصاف کا مظاہرہ کرے۔ مرد کی فطرت میں قوت اور ذمہ داری کے ساتھ محبت، قربانی اور حفاظت کے جذبات شامل ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنی فطری صلاحیتوں کو مثبت انداز میں استعمال کرے تو وہ نہ صرف ایک کامیاب مرد ہے بلکہ ایک بہترین شوہر، باپ، بھائی اور معاشرے کا مفید انسان بھی بن سکتا ہے۔

وہ مرد ہے جو کبھی شکوۂ جفا نہ کرے
لبوں پہ دَم ہو مگر نالہ و بکا نہ کرے

syedfarhanghani@yahoo.com

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 19th May 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل، ۱۹ مئی ۲۰۲۶ء

SPORTS

کھیل کی دنیا

ڈیمپو کے خلاف ڈرا کرنے کے بعد ڈائمنڈ ہاربر آئی لیگ چمپئن بن گیا، اگلے سیزن میں آئی ایس ایل کھیلیں گے

کولکاتا، 18 مئی :موہن بگان کے بعد مشرقی بنگال، محمڈن، ڈائمنڈ ہاربر ایف سی بنگال کی ایک اور ٹیم اس بار آئی ایس ایل کھیلے گی۔ (DHFC)۔ محمڈن ریلیگیشن میں چلی گئی، لیکن ڈائمنڈ ہاربر ایف سی بنگال سے آیا۔ کیبو وکونا نے آئی لیگ چیمپئن بن کر ملک کی بہترین لیگ کا ٹکٹ حاصل کرلیا۔ انڈین فٹ بال لیگ کے آخری میچ میں ڈیمپو کے ساتھ ڈرا کرنے کے بعد ڈائمنڈ ہاربر چیمپئن بن گیا۔

آخری میچ میں ایک پوائنٹ حاصل کرنے کے بعد ہی چیمپئن ہے۔ ڈائمنڈ ہاربر اس نمبر کے ساتھ میدان میں گیا اور ڈیمپو کے خلاف پیچھے ہو گیا۔ فاتورڈا میں شدید بارش میں ڈیمپو کے لیے مارکس جوزف نے 50ویں منٹ میں گول کیا۔ لیکن ڈرامہ میچ کے آخری لمحے تک برقرار رہا۔ 91ویں منٹ میں ہیوگو ڈیاز روڈریگز نے گول کر کے برابر کر دیا۔ میچ 1-1 سے برابر رہا۔ اس کے نتیجے میں 13 میچوں میں ڈائمنڈ ہاربر کے پوائنٹس 29 ہیں۔ دوسرے نمبر پر موجود شیلانگ لاجونگ کے 25 پوائنٹس ہیں۔ ڈائمنڈ ہاربر نے پچھلے 5 سالوں میں ڈرامائی اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے آئی لیگ 3، آئی لیگ 2 جیت کر آئی لیگ میں داخلہ لیا ہے۔ ڈیورنڈ کا فائنل کھیل چکے ہیں۔ اس بار جوبی جسٹن اور دھیرج سنگھ آئی لیگ جیتنے کے بعد آئی ایس ایل میں کھیلیں گے۔ کوچ کیبو نے چیمپئن شپ جیتنے کے بعد کہا، "یہ بہت اچھا لگ رہا ہے۔ ہم نے پورے سیزن میں بہت اچھا کھیلا ہے۔ ہم نے بہترین ٹیم ثابت کی ہے۔"

دوسرا ٹیسٹ: بنگلہ دیش نے پاکستان کو جیت کیلئے 437 رنز کا ہدف دے دیا

18 مئی: سلہٹ میں جاری دوسرے ٹیسٹ میں بنگلا دیش نے پاکستان کو جیت کیلئے 437 رنز کا ہدف دے دیا۔ خراب روشنی کے باعث تیسرے دن کا کھیل قبل از وقت ختم کر دیا گیا، پاکستان کل چوتھے روز ہدف کے تعاقب کیلئے اپنی دوسری اننگز کا آغاز کرے گا۔

میچ کے تیسرے روز بنگلا دیش کی ٹیم دوسری اننگز میں 390 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ میزبان ٹیم کو پاکستان کیخلاف 436 رنز کی سبقت حاصل ہے، پاکستان کو جیت کیلئے 437 رنز درکار ہیں۔ بنگلا دیش نے اپنی پہلی اننگز میں 278 رنز بنائے تھے جس کے جواب میں پاکستان ٹیم 232 رنز پر ڈھیر ہوگئی تھی اور پاکستان کو پہلی اننگز میں 46 رنز کے خسارے کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

بنگلا دیش کی طرف سے کپتان نجم الحسن شانتو اور مشفق الرحیم نے 110 رنز تین وکٹوں کے ساتھ تیسرے دن کے کھیل کا ا?غاز کیا۔

115 کے مجموعی اسکور پر بنگلا دیش کو چوتھا نقصان اٹھانا پڑا جب نجم الحسن شانتو 15 رنز بنا کر خرم شہزاد کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔ مشفق الرحیم نے 137 اور لٹن داس نے 69 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، دونوں کے درمیان 123 رنز کی شراکت داری قائم ہوئی۔ مہدی حسن میراز 19، تیج الاسلام 22، تسکین احمد 6، شریف الاسلام 12 رنز بنا کر ا?و?ٹ ہوئے جبکہ ناہید رانا کوئی رن نہ بنا سکے۔ پاکستان کی طرف سے خرم شہزاد نے 4، ساجد خان نے 3، حسن علی نے 2 اور محمد عباس نے ایک وکٹ حاصل کی۔

دوسرا روز:

دوسرے روز کھیل کے اختتام پر بنگلہ دیش نے اپنی دوسری اننگز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر 110 رنز بنائے تھے۔ محمود حسن جوئے 52، مومن الحق 30 اور تنزید حسن 4 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، نجم الحسن شانتو 13 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ ہیں۔ خرم شہزاد نے 2 اور محمد عباس نے ایک وکٹ حاصل کی۔ قبل ازیں پاکستان ٹیم اپنی پہلی اننگز میں بنگلا دیش کیخلاف 232 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی تھی۔ پاکستان نے 21 رنز بغیر کسی نقصان کے ساتھ دوسرے روز کے کھیل کا ا?غاز کیا مگر دونوں اوپنرز جلد ہی اپنے وکٹیں گنوا بیٹھے، اذان اویس 13 اور عبداللہ فضل 9 رنز بنا کر ا?و?ٹ ہوگئے۔ کپتان شان مسعود 21 رنز بنا کر پویلین لوٹے، بابر اعظم 68 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، سعود شکیل 8، سلمان آغا 21 اور محمد رضوان 13 رنز بنا سکے۔ حسن علی 18، ساجد خان 38 اور خرم شہزاد 10 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جبکہ محمد عباس کوئی رن نہ بنا سکے۔

بنگلا دیش کی طرف سے ناہید رانا اور تیج الاسلام نے 3، 3 اور تسکین احمد اور مہدی حسن میراز نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔

کیا ایران ورلڈ کپ کھیلے گا؟ فیفا کا اجلاس تعطل کے دہانے پر

تہران، 18 مئی :ایران عالمی کپ (فیفا ورلڈ کپ 2026) امریکی سرزمین پر کھیلے گا یا نہیں اس کی غیر یقینی صورتحال تعطل کے دہانے پر ہے۔ ایران کے ورلڈ کپ میں کھیلنے کے امکانات اب بہت زیادہ ہیں۔ فیفا کے سیکرٹری جنزل میتھیاس گرافسٹر وم کی ایرانی فٹ بال حکام سے ملاقات کے بعد دونوں فریقوں نے کہا کہ مثبت بات چیت ہوئی ہے۔ ملاقات کے بعد گرافسٹر وم نے کہا، "ہماری ملاقات مثبت رہی۔ ہم نے ایرانی فٹ بال ایسوسی ایشن کے ساتھ تعمیری بات چیت کی ہے۔ ہم پر امید ہیں کہ ہم ایران کو ورلڈ کپ میں دیکھیں گے۔ ہمارے پاس ابھی کچھ معاملات پر بات چیت کرنا ہے۔ یہ وہ بحث ہے جو مقابلے میں شریک ہر ملک کے ساتھ ہوتی ہے۔" فیفا نے کہا کہ انہیں ایرانی فٹ بال حکام کی دلچسپی دیکھ کر خوشی ہوئی۔ گرافسٹر وم نے مزید کہا کہ "ایرانی فٹ بال حکام نے بھی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ہم ایران کو امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو میں ہونے والے ورلڈ کپ میں خوش آمدید کہنے کے لیے تیار ہیں۔" دوسری جانب ایرانی فٹبال ایسوسی ایشن کے سربراہ مہدی تاج نے بھی اسی لہجے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے اپنے تحفظات سے فیفا عہدیدار کو آگاہ کر دیا ہے، انہوں نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ مسائل پر غور کیا جائے گا، اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہمیں ورلڈ کپ کھیلنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے"۔

عمران خان امریکی سازش کی وجہ سے اپنا عہدہ کھو بیٹھے! پاکستان کے اندر کیا کھیل چل رہا تھا؟ کھلے عام معلومات

کراچی، 18 مئی :اس نے بار بار شکایت کی۔ ایسا لگتا تھا کہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم عمران خان امریکی سازش کی وجہ سے اپنے عہدے سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ دعویٰ خود ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ یہی نہیں، تخریب کے نظریے کا بھی ذکر ہے۔ امریکی تحقیقاتی نیوز ویب سائٹ 'ڈراپ سائیٹ' کی ایک خفیہ دستاویز حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے۔ دستاویز کو 'Cypher' کہا جاتا ہے۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مارچ 2022 میں امریکہ میں پاکستان کے اس وقت کے سفیر اسد ماجد خان اور ایک امریکی اہلکار ڈونلڈ لو نے ملاقات کی۔ اہم بات یہ ہے کہ اس کے چند ہی دنوں میں عمران پاکستانی پارلیمنٹ میں عدم اعتماد کے ووٹ میں اقتدار سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں بیرونی طاقتوں کی مدد سے بے دخل کیا گیا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جو بائیڈن انتظامیہ کے اہلکار نے پاکستانی سفیر کو ہٹانے کی حوصلہ افزائی کی۔ لیکن کیوں؟ سب سے پہلے، سابق پاکستانی وزیراعظم نے روس یوکرین جنگ میں غیر جانبدارانہ کردار ادا کیا۔ دوسرا، اس نے امریکی افواج کو افغانستان کے خلاف مہم میں اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ان سب باتوں پر واشنگٹن عمران سے ناراض تھا۔ ذرائع کے مطابق ملاقات میں ڈونلڈ نے کہا کہ اگر پاکستان کسی طرح عمران کو ہٹا سکتا ہے تو امریکا اسلام آباد کی ہر بات کو معاف کر دے گا۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستانی فوج نے عمران کو بے دخل کرنے سے بہت پہلے خفیہ طور پر واشنگٹن سے رابطے شروع کر دیے تھے۔ سی آئی اے کے ایک سابق قریبی اہلکار کے ساتھ بھی قربت بڑھی۔ عمران کی حکومت کے خاتمے کے بعد نئی حکومت اور پاکستانی فوج نے آہستہ آہستہ امریکہ کے ساتھ قربتیں بڑھا دیں۔ یہی نہیں اسلام آباد نے خفیہ طور پر یوکرین جنگ میں گولہ بارود بھی فراہم کیا۔ امریکہ ثالثی کا ذمہ دار تھا۔ سابق پاکستانی وزیراعظم نے الزام لگایا تھا کہ امریکہ ان کی آزاد خارجہ پالیسی اور مختلف معاملات پر واشنگٹن سے اختلاف کی وجہ سے انہیں اقتدار سے ہٹانے کی سازش کر رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کی دو اہم سیاسی جماعتیں بھی اس سازش میں ملوث ہیں۔ اپریل 2022 میں جاری ہونے والے ایک بیان میں عمران خان نے کہا تھا کہ "امریکہ چاہتا ہے کہ میں عہدہ چھوڑوں، پھر سب کچھ معاف کر دیا جائے گا۔" ساتھ ہی انہوں نے افغانستان میں طالبان کے خلاف پاکستانی سرزمین استعمال نہ ہونے دینے پر واشنگٹن کی برہمی کا معاملہ بھی اٹھایا۔

اکیلی ونیش پھوگاٹ اور سامنے پورا 'اکھاڑا'

18 مئی: ہندوستانی کشتی فیڈریشن (ڈبلیو ایف ا?ئی) کے صدر سنجے سنگھ نے 11 مئی کو گونڈا میں یہ اعلان کرتے ہوئے کہ ''قواعد کسی کے لیے بھی نہیں توڑے جا سکتے''، سابق اولمپین ونیش پھوگاٹ کی سینئر اوپن رینکنگ چمپئن شپ میں حصہ لینے کی درخواست مسترد کر دی۔ گونڈا میں 10 سے 12 مئی تک منعقد یہ چمپئن شپ ونیش کی تقریباً 2 سال بعد مسابقتی کشتی میں واپسی کا راستہ کھولنے والی تھی۔ لیکن ہوا اس کے برعکس، اور اس نے ہندوستان کی سب سے مشہور خاتون پہلوان اور فیڈریشن کے درمیان تلخی بھرے اس باب کو پھر سے کھول دیا، جسے ونیش نے کبھی عوامی طور پر چیلنج کیا تھا۔

'ہم ہی صحیح' ماننے والے سنجے سنگھ نے میڈیا سے کہا کہ سابق اولمپین ونیش پھوگاٹ کو پہلے 15 صفحات کے وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب دینا ہوگا، اس کے بعد ہی ہندوستانی کشتی فیڈریشن 26 جون 2026 تک ان کی معطلی ہٹانے پر غور کر سکتی ہے۔ ظاہر ہے، ایسے میں ونیش (31) کے 3 روزہ سینئر اوپن رینکنگ چمپئن شپ میں حصہ لینے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا، جو ایک دن پہلے یعنی 10 مئی کو گونڈا میں شروع ہو چکی تھی۔ محض 10 ماہ کے بچے کی ماں اور 2024 سے ہریانہ میں کانگریس کی رکن اسمبلی ونیش اس امید میں گونڈا پہنچی تھیں کہ انہیں مقابلے میں حصہ لینے کا موقع ملے گا۔ لیکن ڈبلیو ایف آئی نے ان کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے اجازت دینے سے انکار کر دیا، اور اس کی وجہ ان کی معطلی اور ان کے خلاف زیر التوا 'وجہ بتاؤ نوٹس' کو بتایا۔

ونیش کا سوال تھا کہ ''اگر آپ واقعی 12 دسمبر 2025 کو میرے ذریعے بھیجے گئے خط، جس میں مسابقتی کشتی میں واپسی کا اعلان کیا گیا تھا، پر کارروائی کر رہے تھے تو نوٹس جاری کرنے اور جواب مانگنے میں آپ نے 5 ماہ کا انتظار کیوں کیا؟'' انہوں نے 30 اپریل کی آخری تاریخ سے 2 روز قبل ہی اپنا رجسٹریشن بھی مکمل کر لیا تھا۔ تاہم، وجہ بتاؤ نوٹس انہیں 10 دن بعد، 8 مئی کو ملا۔ ونیش نے انٹرنیشنل ٹیسٹنگ اتھارٹی (آئی ٹی اے) سے ملا 3 جولائی 2025 کا وہ پیغام بھی شیئر کیا، جو لوزان (سوئٹزرلینڈ) سے بھیجا گیا تھا اور جس میں کہا گیا تھا کہ وہ یکم جنوری 2026 سے دوبارہ مقابلے میں حصہ لینے کے لیے اہل ہوں گی۔ ٹیسٹنگ آفیسر ایسٹیل ڈلوج کے ای میل میں لکھا تھا کہ ''درحقیقت میں غلطی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ آپ کو یکم جنوری 2026 سے آگے مقابلے میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔''

سنگھ کا استدلال تھا کہ ونیش نے 2024 کے پیرس اولمپک میں 50 کلوگرام فائنل سے نااہل قرار دیے جانے کے بعد اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا تھا، اور اس لیے انہیں دوبارہ مقابلے میں واپسی سے پہلے 6 ماہ کا نوٹس دینا ضروری تھا۔ انہوں نے 'دیگر خلاف ورزیوں' کا بھی ذکر کرتے ہوئے زور دیا کہ انہیں پہلے ان الزامات کا جواب دینا ہوگا، اور یہ بھی کہ نوٹس میں ہوئی تاخیر محض ایک 'عملی تاخیر' تھی۔ ونیش نے الزامات کے مطالعے، وکلا سے مشورہ اور کاغذات جمع کرنے کے لیے وقت مانگا اور اس دوران انہوں نے خود کو مقابلے میں حصہ لینے کی اجازت دینے کی درخواست کی۔ انہوں نے میڈیا سے کہا کہ ''میں کوئی خصوصی سہولت نہیں مانگ رہی ہوں، صرف تربیت لینے اور مقابلہ کرنے کا ایک موقع چاہتی ہوں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ انہیں گونڈا میں دستیاب تربیتی سہولیات کا استعمال تک کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔

سنگھ کا 'ہم ہی صحیح' والا انداز نہیں بدلا۔ میڈیا میں ان کے حوالے سے آیا کہ انہوں نے تو خود ہی اس بات کی ضمانت دی تھی کہ وہ (ونیش) پوری طرح محفوظ رہیں گی اور احاطے میں کہیں بھی بلا روک ٹوک گھوم پھر سکتی ہیں؛ لیکن قواعد تو قواعد ہوتے ہیں۔ اس بیان نے 2023 میں ہوئے پہلوانوں کے اس زوردار احتجاج کی یاد تازہ کر دی، جب ونیش، ساکشی ملک اور بجرنگ پونیا نے دہلی کے جنتر منتر پر اس وقت کے ڈبلیو ایف آئی سربراہ اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف جنسی ہراسانی کے الزامات پر احتجاجی مظاہروں کی قیادت کی تھی۔ احتجاج کے دوران پولیس نے پہلوانوں کو زبردستی ہٹا دیا تھا؛ جس کی تصاویر نے پورے ملک میں شدید غصہ پیدا کر دیا تھا۔ انہی احتجاجی مظاہروں کے باعث گونڈا سے بی جے پی کے اس قدآور لیڈر کو عہدہ چھوڑنا پڑا اور ان کی جگہ برج بھوشن کے انتہائی قریبی ساتھی سنجے سنگھ کو ڈبلیو ایف آئی کا صدر بنا دیا گیا۔ ظاہر ہے، انتخاب تو ہوا ہی تھا، جس میں سنجے سنگھ کو 40 ووٹ ملے، جبکہ ایک سابق خاتون پہلوان کو صرف سات ووٹ ہی مل سکے۔ گونڈا میں ونیش نے تلخ لہجے میں کہا، ''کچھ بھی بدلا نہیں ہے۔'' ساتھ ہی یہ بھی جوڑا کہ ''اب تو سارا کام کاج بھی وہی لوگ چلا رہے ہیں۔''

سابق اولمپین ساکشی ملک نے بھی ونیش کی حمایت میں ایک جذباتی ویڈیو اپیل کرتے ہوئے جاری کی، جس میں وزیراعظم نریندر مودی سے معاملے میں مداخلت کی درخواست کی گئی۔ ملک نے اس روایت کی یاد دلائی کہ دنیا بھر کے کھیل فیڈریشن اکثر بچے کی پیدائش یا چوٹ کے بعد واپسی کرنے والے اپنے سرکردہ کھلاڑیوں کے لیے قواعد میں نرمی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ''ونیش ماں بننے کے بعد کھیل میں واپسی کرنا چاہتی ہیں، تو اس کا جشن منایا جانا چاہیے، نہ کہ اس میں رکاوٹ ڈالی جانی چاہیے۔''

اس تنازع نے 6 مئی کو ڈبلیو ایف آئی کے ذریعے آئندہ بین الاقوامی ٹرائلز کے لیے جاری نئے اہلیت معیار کی طرف بھی توجہ کھینچی ہے۔ ترمیم شدہ قواعد میں واضح کیا گیا تھا کہ صرف سینئر قومی کشتی چمپئن شپ (احمد آباد، دسمبر 2025)، سینئر فیڈریشن کپ (غازی آباد، فروری 2026) اور انڈر-20 قومی چمپئن شپ (بھلائی، اپریل 2026) کے تمغہ جیتنے والے ہی ٹرائلز کے لیے اہل ہوں گے۔ فیڈریشن نے اعلان کیا کہ 2025 اور 2026 کے منتخب قومی مقابلوں کے تمغہ یافتگان ہی ٹرائلز کے لیے کوالیفائی کریں گے، اور ساتھ ہی زور دے کر کہا کہ ''گزشتہ کارکردگی کو تسلیم نہیں کیا جائے گا''۔ ناقدین کا ماننا ہے کہ قواعد کے وقت اور الفاظ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اسے تو ونیش کو باہر رکھنے کے لیے ہی خاص طور پر تیار کیا گیا ہے۔ ونیش کو قصداً باہر رکھ کر ڈبلیو ایف آئی کھلاڑی کے حوصلے اور ہندوستان کی تمغہ جیتنے کی امیدوں، دونوں کو نقصان پہنچانے کا خطرہ مول لے رہا ہے۔ ونیش کوئی عام پہلوان نہیں ہیں۔ وہ 3 بار کی اولمپین ہیں، ریو (2016) اور ٹوکیو (2020) اولمپکس کے درمیان 17 چمپئن شپ کا حصہ رہی ہیں، اور ان میں سے 16 میں تمغے بھی جیتے - نو طلائی، چھ چاندی اور ایک کانسی کا تمغہ۔ ریو کے بعد انہیں گھٹنے کی سنگین چوٹ سے جوجھنا پڑا، اور ٹوکیو کے بعد انہیں سر کی چوٹ اور کووڈ سے جڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پیرس 2024 میں ملی مایوسی کے بعد ونیش نے ایکس پر لکھا تھا کہ ''کشتی جیت گئی اور میں ہار گئی۔ میرے خواب ٹوٹ گئے ہیں۔'' قابل غور بات ہے کہ گونڈا میں ہونے والا ٹورنامنٹ تو سلیکشن ٹرائل بھی نہیں تھا۔ ممکنہ طور پر ونیش صرف اپنی اسٹیمنا اور فٹنس کو پرکھنا چاہتی تھیں، تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ آیا وہ اب بھی بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں مقابلہ کر پائیں گی۔ واپسی کرنے کی ونیش کی کوشش کی حمایت کرنے کے بجائے، ڈبلیو ایف آئی تو یہ یقینی بنانے پر آمادہ لگتا ہے کہ وہ کبھی واپسی کر ہی نہ پائیں۔ کھیل مصنفہ شاردہ اگرا کے الفاظ میں کہیں تو 'ہماری سب سے بہترین، سب سے بہادر اور سب سے بے خوف ایتھلیٹ' کو تکنیکی، نوکر شاہی اور تعزیری اعتراضات کی بنیاد پر میدان میں دوبارہ اترنے سے روک دیا جائے - یہ نہ صرف ونیش پھوگاٹ کے لیے، بلکہ ہندوستان کے لیے اور اس کھیل کے لیے بھی ایک بڑا نقصان ہے، جس کے تئیں وہ پوری طرح وقف ہیں۔

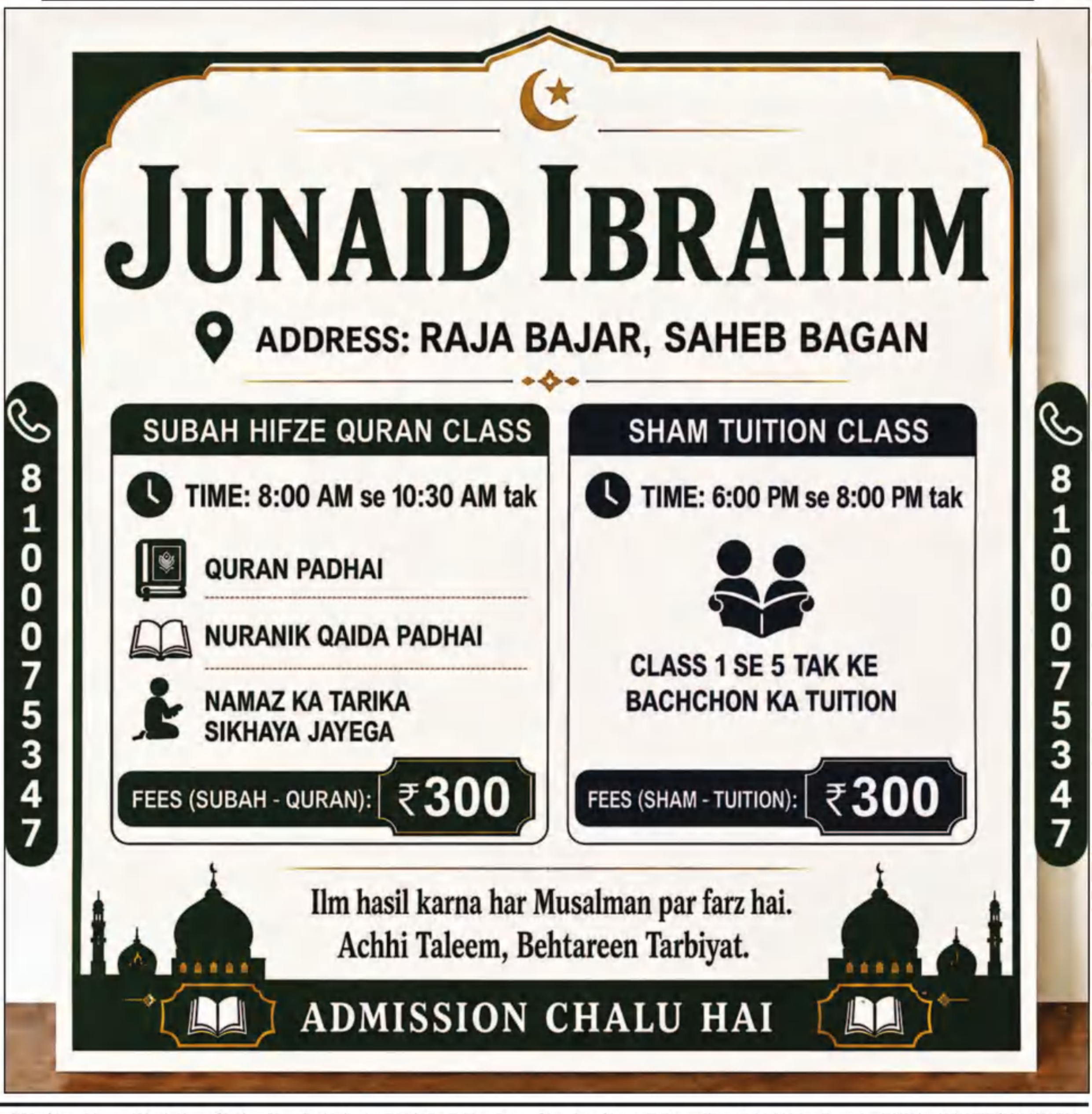

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 ، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا ۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ ۔ 789، چوبھا گا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی ۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804